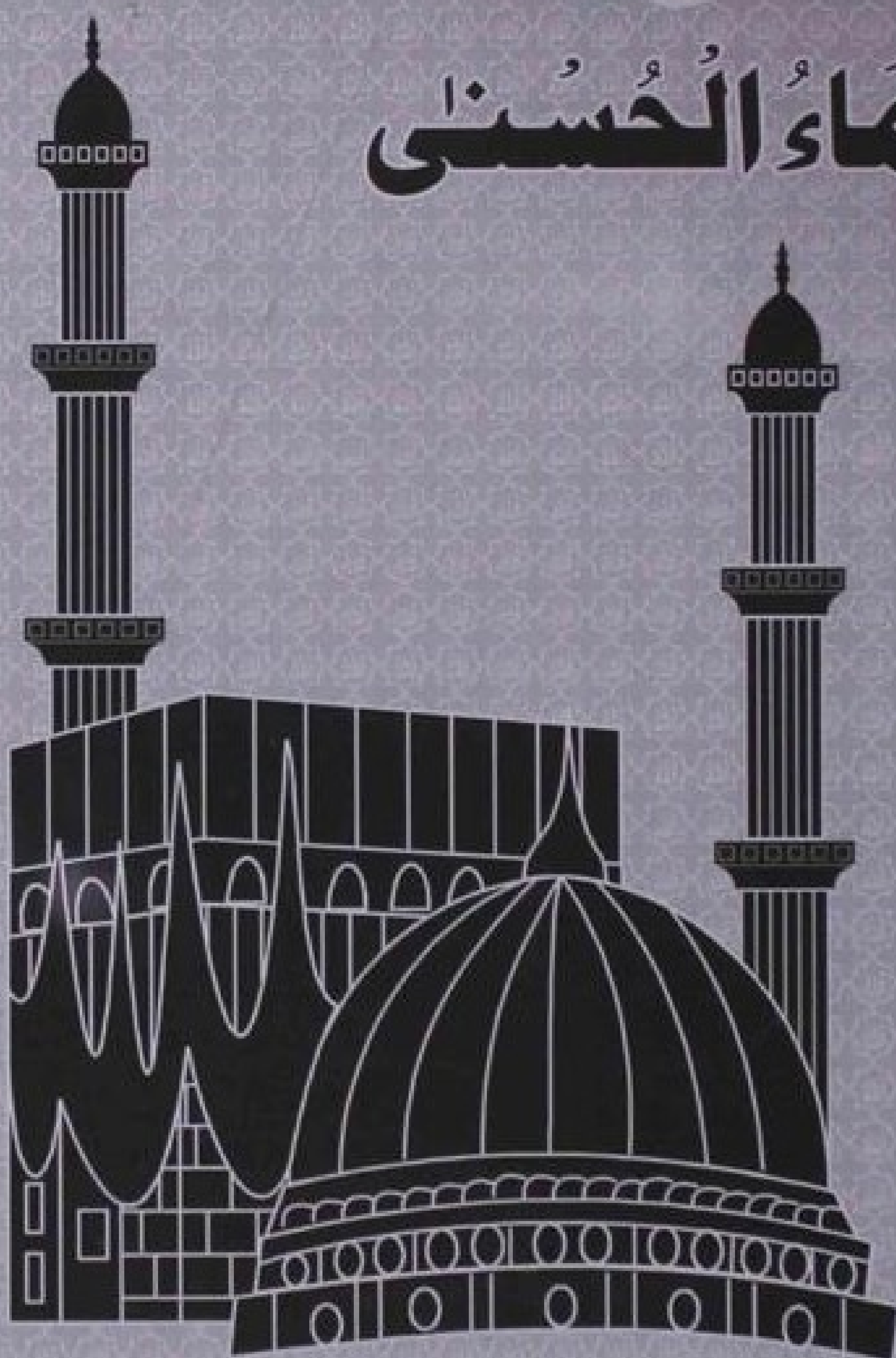
وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا

اَللّٰہ ہی اَللّٰہ

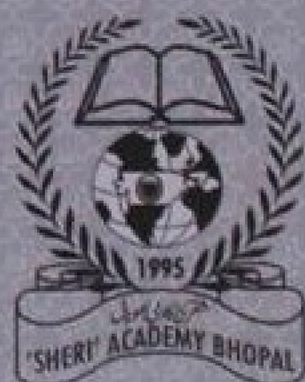
اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی



ابراہیم اشکؔ

مُرتّب

مقبول واجدؔ



شعری اکادمی، بھوپال

شعریؔ اکادمی، بھوپال کی مطبوعات

۱:- غازی پور کا سنچھپت اتہاس دیگ پرش	تاریخِ غازی پور	مقبول واجدؔ	اردو	قیمت -/100
۲:- افکار	نثر و نظم	مقبول واجدؔ	اردو	قیمت -/350
۳:- ہستا کچھر	منتخب اشعار	مقبول واجدؔ	ہندی	قیمت -/150
۴:- زمانے کے لئے	منتخب اشعار	منظرؔ بھوپالی	اردو، ہندی، انگلش	قیمت -/200
۵:- اَب شام ہوگئی	شعری مجموعہ	رضاؔ رامپوری	اردو	قیمت -/300
۶:- کارواں گذر گیا	مضامین، کہانی	مقبول واجدؔ	اردو	قیمت -/100
۷:- انسانیت کا خون	مضامین	مقبول واجدؔ	ہندی	قیمت -/100
۸:- یادگارِ صدیق	سوانح حیات	مقبول واجدؔ	ہندی	قیمت -/350
۹:- الماس	شعری مجموعہ	ابراہیم اشکؔ	ہندی	قیمت -/250
۱۰:- ملاقات	سوانح، فوٹو البم	سہیل خان	ہندی	قیمت -/100
۱۱:- اللہ ہی اللہ	نظم	ابراہیم اشکؔ	اردو، ہندی	قیمت فی سبیل اللہ

غیر مطبوعہ

۱:- غازی پوری کی اہم شخصیات	سوانحی خاکہ	مقبول واجدؔ	ہندی	قیمت -/500
۲:- چاند پر شبنم	شعری مجموعہ	خاموش غازیپوری	ہندی	قیمت -/250
۳:- ریت پر شبنم	شعری مجموعہ	شعریؔ بھوپالی	ہندی	قیمت -/250
۴:- سفرنامۂ مصر	سفرنامہ	مولانا خالد غازیپوری	اردو	قیمت -/200
۵:- شعریؔ بھوپالی حیات و کارنامے	تحقیق	مقبول واجدؔ	اردو	قیمت -/350
۶:- مجھ سے ملو میں قیصر ہوں	منتخب اشعار	قیصر الجعفری	اردو، ہندی، انگلش	قیمت -/250
۷:- ابراہیم اشکؔ کی رباعیات	رباعیات	ابراہیم اشکؔ	اردو	قیمت -/350
۸:- صبح مشرق کی اذان	شعری مجموعہ	چندر بھان خیالؔ	ہندی	قیمت -/250
۹:- انسانیت کی پکار	مضامین	مقبول واجدؔ	ہندی	قیمت -/200
۱۰:- افسانہ لکھ رہا ہوں	افسانہ	مقبول واجدؔ	ہندی	قیمت -/200
۱۱:- یُوا مارگ درشن	مضامین	سہیل خان	ہندی	قیمت -/100
۱۲:- برف کی ریت پر اور خیال شگفتہ	شعری مجموعہ	سرفراز آسیؔ	ہندی	قیمت -/100

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا

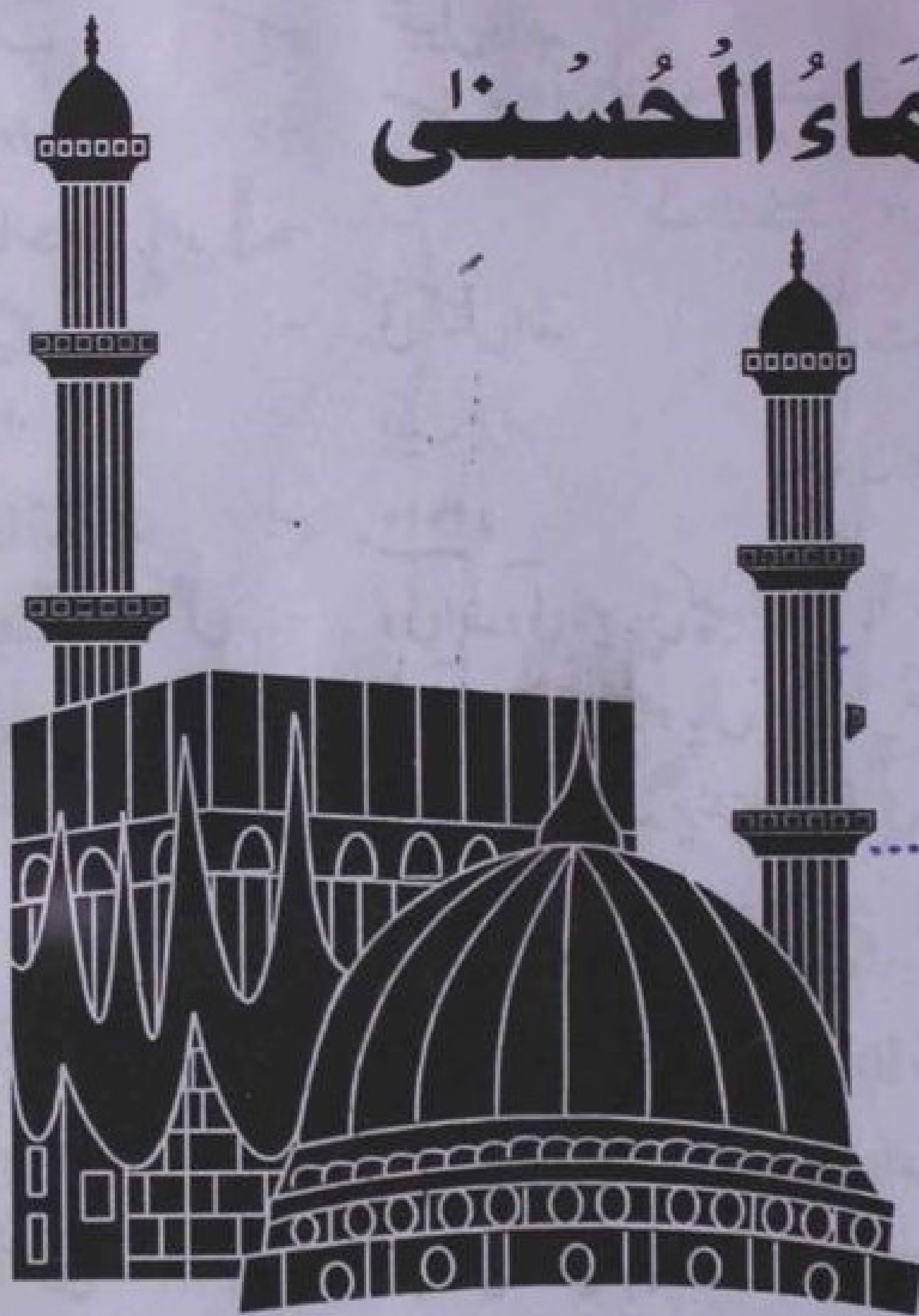
''اور اللہ کے لئے اچھے اچھے نام ہیں، سوتم (ہمیشہ) اُس کو اچھے ناموں سے پکارو''

(سورۂ اعرف، پارہ ۹ رآیت ۱۸۰)

اَللّٰہ ہی اَللّٰہ

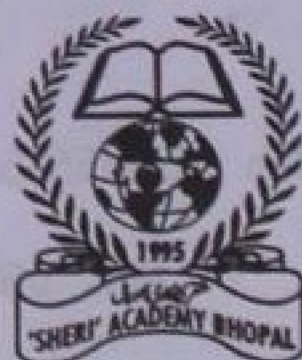
اَسماءُ الحُسنٰی

ابراہیم اشکؔ



مُرتّب

مقبول واجدؔ



شعریؔ اکادمی، بھوپال

"Allah He Allah" By Ibrahim 'Ashk'
Compiled by: Maqbool 'Wajid'
Shairy Academy, Bhopal
H-8, Police Radio Colony, Bhadbhada Road, Bhopal, Mob.: 09425377323

نام کتاب :- اللہ ھی اللہ
تخلیق کار :- ابراہیم اشکؔ
مُرتب :- مقبول واجد
معاون :- سہیل خان (کمسارنامہ)
صفحات :-
ہدیہ :- فی سبیل اللہ
تعداد :- ایک ہزار
سن اشاعت :- ۲۰۱۰ء
کمپوزنگ وٹائٹل :- ولی اللہ ولی، یو. پی کمپیوٹر، بھوپال، موبائیل: 9826359471
ناشر :- شعری اکادمی، بھوپال
طباعت :- شائن آفسیٹ اینڈ پرنٹرس، ایم. پی نگر، بھوپال M.: 09893270458

ملنے کا پتہ

شعری اکادمی، بھوپال :- ایچ-۸/ پولس ریڈیو کالونی، بھد بھدہ روڈ، بھوپال، Mob.: 09425377323
ابراہیم اشکؔ :- سی-۳/ فلیٹ نمبر ۳۰۲/ "الانصار" ملت نگر، اندھیری (W)، ممبئی، Mob.: 09820384921
دارالسہیل :- سہیل خان، حسین آباد، ولدار نگر، Mob.: 09450723189
"بزم آسی" :- زخمی تاجپوری، Mob.:09415890045
"خاموش اکادمی" :- سرفراز احمد آسی، یوسف پور، محمد آباد، غازیپور، Mob.: 09335535060
مدرسہ احسن المدارس :- عقب مسجد فوجداران، بھوپال، Mob.:09893750039

انتساب

اُس خالقِ کائنات کے نام!

جس نے ہمیں عدم سے وجود بخش کر

اپنے نام وصفات سے روشناس کرایا۔

اور اِن ناموں کو پڑھنے والے

اُن تمام حضرات کے نام

جو اللہ کے ناموں سے

عقیدت اور محبت رکھتے ہیں۔

اللہ اگر ملکِ عدم والا ہے

ہر اِک کا سہارا ہے کرم والا ہے

ہے عالمِ اِسرار اُسی کے دم سے

مالک ہے اِرم کا وہ حرم والا ہے

ابراہیم اشکؔ

عرضِ مُرتّب

شاعری کی روایت بہت قدیم ہے۔ شاید اُتنی ہی قدیم، جتنی کہ آدمی کے عالمِ وجود میں آنے کی تاریخ۔ اللہ ربّ العزت نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو گویائی (اندازِ گفتگو) عطا کیا ہوگا تو بہت حد تک ممکن ہے کہ اُس میں غنایت، موسیقی، رعنائی اور خوش الحانی بھی کچھ شاملِ حال رہا ہوگا اور یہی سارے اوصاف تو شاعری کے اہم جز ہوتے ہیں۔ ایّامِ جاہلیت میں تو پورے عرب میں عموماً اور اہلِ مکہ میں خصوصاً شاعری کا بڑا بول بالا تھا۔ اُس وقت شاعری عروج پر تھی اور شاعروں کی بڑی قدر و منزلت کی جاتی تھی۔ یہ عام رواج تھا کہ سب سے اچھے شاعر کا کلام جلی الفاظ میں رقم کر کے خانۂ خدا (حرم شریف) کے دروازے پر آویزاں کر دیا جاتا تھا اور پورے سال اہلِ مکہ بالخصوص شعراءِ کرام حسرت و اشتیاق کی نظروں سے اُس کلام کو دیکھا اور پڑھا کرتے تھے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ شاعر اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا تھا جس کا کلام در مولیٰ پر آویزاں کر دیا جاتا تھا۔ اسی طرح اہلِ مکہ کی نگاہوں میں وہ "بیسٹ شاعر آف دی ایئر" کے لقب سے سرفراز کیا جاتا تھا اور بھرپور داد و تحسین و انعام و اکرام سے نوازا جاتا تھا۔

عرب میں جب دینِ اسلام کا ظہور ہوا تو اِس فرسودہ رسم و رواج کو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے شرک و بدعت قرار دیتے ہوئے از سرِ نو خارج کر دیا۔ لیکن بہت سے شعراءِ کرام کا آج بھی یہ کہنا ہے کہ قرآن مجید جو اللہ کی کتاب ہے وہ بھی منظوم ہے۔ جس وقت قرآن کریم کے نزول کا سلسلہ شروع ہوا وہ ایّام جاہلیت کا زمانہ تھا اور لوگوں کی زبان اور دل و دماغ پر شعر و شاعری کا غلبہ تھا۔ چونکہ اہلِ مکہ نثر سے زیادہ نظم (شاعری) سے رغبت رکھتے تھے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دلچسپی اور پسندیدگی کو برقرار رکھنے کیلئے قرآن پاک کی آیاتِ کریمہ کو منظوم نازل کیا ہوتا کہ



آسانی سے اُن کے قلب میں اُتر جائے۔ واللہ اعلم بالصّواب۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ چونکہ قرآن مجید جس میں اللہ کا کلام ہے اور فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہے لہٰذا بعض شعراء نے اُسے اپنے شعری میزان میں تولنے کی کوشش کی اور پھر اس کے منظوم ہونے کا گمان کیا۔

اہلِ مکہ میں رائج شعرو شاعری کی اِس خرافات کے پیشِ نظر ہی قرآن مجید کے پارہ ۱۹ ''**وَقَالَ الَّذِیْنَ**'' میں ''الشعراء'' سورۃ آئی ہے جس میں ''**وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ**'' (اور شاعروں کی بات پر چلیں وہی جو بے راہ ہیں) جس کی تفسیر شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کی ہے کہ '' کافر لوگ پیغمبر (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم) کو کبھی کاہن بتاتے تو کبھی شاعر بتاتے۔ سو فرمایا کہ شاعری کی باتیں محض تخیّلات ہوتی ہیں تحقیق سے اُس کوئی لگاؤ نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے اُس کی باتوں سے بجز گرمئی محفل یا وقتی جوش اور واہ !واہ! کے کسی کو مستقل ہدایت نہیں ہوتی (حالانکہ پیغمبر کی صحبت میں قرآن مجید سُن کر ہزاروں آدمی نیکی اور پرہیز گاری پر اُتر آئے) اسی طرح شاعر نے جو بھی مضمون پکڑ لیا اُس کو بڑھاتے ہی چلے گئے۔ اگر اُس کی تعریف کی تو آسمان پر چڑھا دیا اور مذمّت کی تو ساری دُنیا کے عیب اُس میں جمع کر دیئے۔ موجود کو معدوم اور معدوم کو موجود ثابت کرنا اُس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ غرض'' جھوٹ، مبالغہ اور تخیّل کے جس جنگل میں نکل گئے پھر مڑ کر نہیں دیکھا۔ مگر جو کوئی شعر میں اللہ کی حمد کہے یا نیکی کی ترغیب دے یا کسی نے اُس کو ایذاء پہونچائی اس کا جواب دیا ایسا شعر عیب نہیں۔ چنانچہ حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ وغیرہ ایسے ہی اشعار کہتے تھے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اِن کافروں کا جواب دو روح القدس تیرے ساتھ ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حمد، ثنا، منقبت، سلام اور نعت پاک وغیرہ جس میں کہ شاعر اللہ



کی مدح اور سرورِ کائنات حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کے اوصاف بیان کرتا ہے بیشک یہ اُس شاعر کا کمال ہے، ویسے بھی ہر ادیب وشاعر کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اِس نسبت سے اپنی جزاءِ خیر کے لئے کچھ نہ کچھ ایسا کارنامہ ضرور انجام دے جس سے اُسے آخرت میں سرخروئی نصیب ہو۔ میرے عزیز دوست اور ہند و پاک کے مشہور ومعروف شاعر ونغمہ نگار بھائی ابراہیم اشکؔ جن کا میدانِ شعر وادب میں بڑا مقام ہے اور سبھی اصنافِ سخن میں اُنھوں نے بھر پور طبع آزمائی بھی کی ہے بلکہ لعلنؔ اور چہارنؔ جیسی کئی صنفوں کے موجد بھی ہیں، اللہ کے ننّاوے صفاتی ناموں کو دوہے اور رباعی میں منظوم کر کے بڑا اہم کام انجام دیا ہے جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائیگا اور آخرت میں شاعر کی نجات کا باعث بھی بنے گا۔

اس سلسلے میں قرآن مجید کے پارہ ۹، سورۃ اعراف کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا'' (اور اللہ کے لئے اچھے اچھے نام ہیں سو تم ہمیشہ اُس کو اچھے ناموں سے پُکارو) اسی طرح حدیث پاک کی کتاب مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۹، میں بھی آیا ہے کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ کے ننّاوے (۹۹) یعنی ایک کم سو (۱۰۰) نام ہیں، جس نے ان کو محفوظ کر لیا یعنی اِن کو یاد کیا اور ان پر ایمان لایا وہ جنّت میں پہونچ گیا''۔ فرمانِ الٰہی اور ارشادِ نبوی سے ہی متاثر ہو کر ابراہیم اشکؔ نے 'اسماء الحسنٰی' کو منظوم کرنے کی جسارت کی ہے اور ماشاء اللہ خوب سے خوب تر اور اللہ کی شایانِ شان ہی دوہے اور رباعیؔ کے اوزان میں شعری جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے، اِس سلسلے میں اشکؔ صاحب خود ہی فرماتے ہیں:

سب ہونگے فنا تُو ہی رہیگا آخر
قرآن سے یہ بات ہوئی ہے ظاہر
کہتا ہے عقیدت سے رُباعی تیری
بخشش کے لئے اشکؔ ہوا ہے حاضر

اللہ تعالیٰ کو نقطہ پسند نہیں ہے مگر وہ سب سے بڑا نقطہ نواز ہے۔ شاید ابراہیم اشکؔ کے ذہن میں بھی یہ بات رہی ہوگی، تبھی تو انھوں نے بغیر نقطے کی رباعی بھی کہہ کر جہاں اس کے اوزان و اوصاف کو قائم رکھا ہے وہیں صنفِ رباعی کو ایک نیا آیام بھی دیا ہے۔ ایک ایسا نیا تجربہ کیا ہے، جس کی مثال کسی اور شاعر کے یہاں آپ کو شاذ و نادر (Rare) ہی ملے گی۔ بغیر نقطے کی رباعی کا آغاز انھوں نے اللہ کی واحد ذاتِ پاک کے نام ہی سے کیا ہے۔

اللہ اگر ملکِ عدم والا ہے
ہر اِک کا سہارا ہے کرم والا ہے
ہے عالمِ اسرار اُسی کے دم سے
مالک ہے ارم کا وہ حرم والا ہے

باقی سبھی اصنافِ سخن کی طرح رُباعی بھی اہلِ عرب کی ہی ایجاد ہے۔ یہ اور بات ہے کہ فارسی ادب نے اِسے جاہ وجلال بخشا۔ شروع شروع میں اِس صنف کو ترآنہ یا دوبیتی کہتے تھے۔ اردو کی تمام اصنافِ سخن میں رباعی سب سے مشکل صنف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِس عہد میں اِس مشکل صنف پر طبع آزمائی کرنے والے شاعر حضرات اب اُنگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں جن میں بلاشبہ جناب ابراہیم اشکؔ کا نام صفِ اوّل کے رباعی نگار میں شمار کیا جاتا ہے۔ اُنھوں نے دیگر شعراء کی طرح صرف رباعی کی زبان پر ہی اپنی صلاحیتوں کو صرف نہیں کیا ہے بلکہ زبان اور موضوع دونوں کو ہی برابر کا درجہ عطا کیا ہے ساتھ ہی ساتھ دورِ حاضر کے انسانی مسائل کو بھی بڑی چابک دستی اور مہارت کے ساتھ اپنی رباعیوں میں ڈالا ہے جس میں عام روِش سے ہٹ کر نت نئے نئے تجربات بھی کیے ہیں۔ کچھ تجربات تو اتنے انوکھے اور حسین ہیں کہ بے ساختہ اُنھیں داد دینے کو جی

چاہتا ہے۔ جیسے رباعی کا صرف ایک لفظ بدلے اور مصرعہ وہی کا وہی رہے لیکن بات میں معنی پیدا ہو جائے، ایسا کسی اور شاعر کے یہاں بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے:

سر درد محبت میں مزہ دیتا ہے
ہر درد محبت میں مزہ دیتا ہے
یہ درد بڑی چیز ہے مانا ہم نے
پر درد محبت میں مزہ دیتا ہے

ابراہیم اشکؔ نے دو ہزار سے بھی زیادہ رباعیاں کہی ہیں جس میں اُنھوں نے ہر طرح کے مضامین کو باندھا ہے اور بیشتر مضامین کو نیا پیکر عطا کیا ہے جو اُن کا ہی وصفِ خاص ہے۔ اسماء الحسنٰی کے ننانوے صفاتی ناموں کو دوہے اور رباعی کی صنف میں شعری جامہ پہنانا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ ایک طرف دوہے اور رباعی کی اوزان و اوصاف کے دائرے میں بندھے رہنا تو دوسری طرف دنیا کے خالق و مالک کے بابرکت ننانوے ناموں کو اُس کی ذات و صفات اور اوصاف کو شعر میں ڈھالنا جس سے معنی اور مفہوم میں رتّی برابر تصنّع اور بناوٹ کی گنجائش نہیں۔ لیکن جس عقیدت و محبت اور خوش اصلوبی کے ساتھ جناب ابراہیم اشکؔ نے یہ کام سرانجام دیا ہے وہ یقیناً مبارکباد کے مستحق تو ہیں ہی ساتھ ہی ساتھ اللہ جل شانہٗ بھی یقیناً اُنھیں آخرت میں بہترین جزاءِ خیر بھی دیگا، زبان و بیان کا ایسا انوکھا اور نایاب انداز شاذ و نادر ہی کہیں اور دیکھنے کو ملے گا۔

یہی وجہ رہی کہ گذشتہ دنوں جب اُن کا بھوپال آنا ہوا تو دورانِ قیام ایک ملاقات میں اُنھوں نے اسماءُ الحسنٰی کے دو چار دوہے اور رباعیاں جب اُنھوں نے سنایا تو جیسے قلب میں ایک ایمانی حرارت پیدا ہوگئی اور دل نے بے ساختہ کہا کہ اِن تمام دوہوں اور رباعیوں کو کتابی شکل میں بغرضِ ثواب منظرِ عام پر لایا جانا چاہیئے اور الحمد للہ اللہ کے اِن ننانوے صفاتی ناموں کو اردو اور

دیوناگری دونوں ہی رسم الخط میں ''اللہ ہی اللہ'' عنوان سے کتابی صورت میں فی سبیل اللہ شعریؔ اکادمی، بھوپال کے زیرِ اہتمام شائع کر کے منظرِ شہود پر لا گیا ہے کہ تخلیق کار بھائی ابراہیم اشکؔ اور مرتب دونوں ہی کے سفرِ آخرت کا سامان ثابت ہو۔ علماءِ دین کا کہنا ہے کہ اللہ کی ذات وصفات کو پڑھنا، لکھنا، سُننا اور عام کرنا باعثِ ثواب بھی ہے اور آخرت کے لئے بہترین کارِ خیر بھی۔۔

لہٰذا انھیں مصالحت کے باعث زیرِ نظر کتاب ''اللہ ہی اللہ'' آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہونے کی جسارت کر رہا ہوں اور اللہ ربّ العزت سے دعاء گو ہوں کہ اللہ اپنے اسماءُ الحسنٰی کے طفیل میں جزاء خیر سے نوازے اور اِس تصنیف کو مقبولِ عام کرے۔ ساتھ ہی ساتھ میں اُن تمام قارئین حضرات سے بھی التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنی دعاؤں میں ناچیز کو ضرور شامل کریں۔

''فقط والسلام''

مقبول واجدؔ

بھوپال

۲۶ جنوری ۲۰۱۰ء

☆☆☆

اپنی بات

ویسے تو اللہ تبارک تعالیٰ کی تعریف اگر تمام زمین و آسمان کو کاغذ بنالیں، سات سمندر کو روشنائی بنالیں اور سارے جنگل کاٹ کر قلم بنالیں اور پھر اس کی حمد و ثنا لکھیں تو بھی اس کی تعریف لکھنے کا حق ادا نہ ہو سکے گا۔ میں نے اپنے شاعرانہ انداز میں یوں کہا ہے ۔

دھرتی کو کاغذ میں بناؤں ،سات سمندر سیاہی
سارے جنگل قلم بناؤں ، دوں میں تیری گواہی
تیرا روپ لکھا نہیں جائے رے سجنا، روپ لکھا نہیں جائے

اللہ کے ننانوے ۹۹ نام ہیں ان میں سے کسی ایک نام کی خوبی یا خصوصیت کا بیان بھی کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ ایسے کام کی تکمیل کے لئے کہا گیا ہے کہ اللہ جب بھی کسی کام کو کرانا چاہتا ہے کسی انسان کو وہ صلاحیت دے کر کرالیتا ہے۔ میری بساط ہی کیا کہ میں اللہ کے ان (۹۹) ناموں کو رُباعی اور دوہے کی اصناف میں ڈھال کر ان کی صفات کا بیان کرتا۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ نے اس کام کے لئے مجھ ناچیز کا انتخاب کر مجھ سے یہ کام کرالیا۔ کسی بھی زبان وادب میں اس طرح کا کام پہلی بار ہوا ہے کہ اللہ کے ۹۹ نام کی صفات کا بیان شاعری میں ہوا ہے اور وہ بھی رُباعی اور دوہے جیسی مشکل اصناف میں۔

آپ حضرات یہ ضرور جاننا چاہیں گے کہ مجھ گنہ گار کو یہ تحریک کیسے ملی اور مجھے یہ خیال کیسے آیا؟ دراصل ''ترکش'' کے ایڈیٹر جناب فراغ روہوی نے جب حمد نمبر شائع کرنے کا ارادہ کیا تو مجھ سے ایک مضمون کی درخواست کی اور کہا کہ میں اللہ کے ۹۹ نام کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک مضمون ان کے لئے لکھ دوں۔ میں کئی دن تک اس پر سوچتا رہا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ ایسا مضمون تو کوئی بھی لکھ سکتا ہے مجھے تو کچھ ایسا تخلیقی کام انجام دینا چاہیئے جو سب سے منفرد ہو اور جسے علم وادب کی دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں ؟ کیا نہ کروں؟ میں ان دونوں رُباعیات کہنے میں مصروف تھا۔ یہ دُھن ایسی لگی ہوئی تھی کہ کئی



تجرباتی رباعیاں جن میں کچھ غیر منقوطہ، دوقوافی، تین قوافی اور صرف ایک حرف یا ایک لفظ بدل کر مصرع کہنے والی رُباعیاں میں نے کہہ ڈالی تھیں۔ اسی درمیان خدا نے میری مشکل آسان کرتے ہوئے میرے ذہن میں یہ ڈال دیا کہ میں اللہ کے ۹۹ صفاتی نام کو رُباعی کے پیکر میں ڈھالنے کی کوشش کروں، شروع شروع میں یہ کام مشکل ضرور لگا۔ لیکن جب آغاز ہوگیا تو اللہ تعالیٰ میری مشکلوں کو آسان کرتا چلا گیا اور میں مہینوں اسی دُھن میں لگا رہا۔ اللہ کے ۹۹ نام رُباعیات میں ڈھلتے چلے گئے۔ چند رُباعیات ملاحظہ ہوں۔ جن میں قوافی کے تجربات موجود ہیں۔

اَلسَّتَّارُ (دوقوافی کا التزام)

انسان کا ہر عیب چھپا دیتا ہے
ایمان کی اک راہ دکھا دیتا ہے
اے اشکؔ بڑا نام ہے ستّار اس کا
شیطان کے پنجے سے چھڑا دیتا ہے

اَلْخَافِضُ (تین قوافی کا التزام)

انسان کی ہستی کو بنانے والا
ایمان کی بستی کو بسانے والا
ہے نور سے پُرنور وہی الخافض
شیطان کی پستی کو دکھانے والا

اَلْمُعِزُّ (تین قوافی کا التزام)

شیطان کی فطرت کو دکھانے والا
نادان کی ذلّت کو مٹانے والا
اے اشکؔ معزّ ہے وہ بڑی شان اس کی
انسان کی عظمت کو بڑھانے والا

اَلْبَصِیْرُ (دوقوافی کاالتزام)

ہے نور سے پرنور بصارت اس کی
ہر چیز میں مسرور حرارت اس کی
اک نام ہے اس ذاتِ مقدس کا بصیر
ہر نقش میں معمور عبارت اس کی

کچھ اور رُباعیات ملاحظہ کریں جن میں ایک سے زیادہ قوافی کاالتزام موجود ہے یا ایک ہی لفظ کی تبدیلی سے پورے مصرع کو کہا گیا ہے۔

اَلْقَوِیُّ (صرف ایک قافیہ بدلتا ہے)

جتنی بھی ہے قوت وہ اسی کے دم سے
جتنی بھی ہے قدرت وہ اسی کے دم سے
کمزور ہیں سب وہ ہی قوی ہے یارو
جتنی بھی ہے طاقت وہ اسی کے دم سے

اَلظَّاھِرُ (صرف قافیہ بدلتا ہے)

معمور ہے ہر چیز میں جلوہ تیرا
بھرپور ہے ہر چیز میں جلوہ تیرا
ہر آنکھ یہ کہتی ہے کہ ظاہر تو ہے
پُرنور ہے ہر چیز میں جلوہ تیرا

جب میں نے اللہ کے ۹۹ نام صنفِ رُباعیات میں کہہ کر مکمل کر لئے تو دل ودماغ کو بڑا سکون ملا۔لیکن یہ سکون دوبارہ اضطراب کی کیفیت میں بدلنے لگا۔اوراسی کیفیت میں ایک دن مجھے خیال آیا کہ رُباعی ہی کی طرح صنفِ دوہا میں بھی اللہ کے ۹۹ نام کہے جائیں۔کئی دنوں تک اسی دُھن میں لگا رہا اور اللہ کے نام کو دوہوں میں ڈھالتا رہا۔بس خدا سے یہی دعاء ہے کہ وہ میرے اِس



کام کو قبول فرمائے اور جو کوئی ان کو پڑھے ان کے گناہوں کو بھی بخش دے۔

مجھے یہ جان کر بے حد مسرّت ہو رہی ہے کہ میرے عزیز دوست اور ادیب وصحابی بھائی مقبول واجدؔ صاحب اپنے اشاعتی شعبہ شعریؔ اکادمی، بھوپال کے زیر اہتمام میرے کلام (دوہے اور رُباعی میں کہے گئے اللہ کے اِن تمام ننانوے صفاتی نام) کو ''اللہ ہی اللہ'' عنوان سے اردو کے ساتھ دیوناگری رسم الخط میں بھی کتابی شکل میں فی سبیل اللہ شائع کر منظرِ عام پر لانے جا رہے ہیں۔ یقیناً بھائی مقبول واجدؔ کی یہ اشاعت قابلِ صد مبارکباد ہے اور میں اللہ جلّ شانہٗ سے دعاء گو ہوں کہ میرے ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ اِنھیں بھی جزاءِ خیر عطا کرے اور مجموعہ ''اللہ ہی اللہ'' قبول عام ہو۔

ابراہیم اشکؔ

سی-3/203 ''الانصار'' ملّت نگر

اندھیری (w) ممبئی-400053

Mob:09820384921

ممبئی

یکم جنوری ۲۰۱۰ء



''اللہ ہی اللہ'' ایک رفیع الشان کارنامہ

ابراہیم اشکؔ محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔ نہ صرف برِصغیر بلکہ سرحدوں کے اُس پار، بیرونی ممالک میں بھی جہاں جہاں اُردو کی بستیاں آباد ہیں اُن کا نامِ نامی گُل وگلزار کی طرح اپنی مہک لُٹا رہا ہے۔ دنیائے ادب ہو یا فلم، ان کے نام کا سکّہ ہر جگہ چل رہا ہے۔ موصوف ایک ہمہ جہت وہمہ رنگ قلمکار وفنکار ہیں۔ تحقیق ہو یا تنقید، ناول نگاری ہو یا افسانہ نگاری، ترجمہ نگاری ہو یا شاعری آپ ہر میدان کے بانکے شہسوار ہیں اور آپ کی معرکہ آرائیوں نیز فتوحات کا سلسلہ دراز ہے۔ ایک فعاؔل قلمکار کی طرح آپ کے روز وشب ادبی سرگرمیوں میں ہی بسر ہوتے ہیں۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد، کام اور رسائل وجرائد میں آپ کے نام کا اندراج بذاتِ خود اس بات کا پختہ ثبوت ہیں۔

اشکؔ صاحب فطرتاً ایک مشکل پسند انسان ہیں۔ جس طرح یورپ کے شاعر کالوتیج پائمال راہوں پر چلنے کے بجائے پیچیدہ اور بل کھائے راستوں پر چلنا پسند کرتے تھے اسی طرح ابراہیم اشکؔ بھی اختراع پسند واقع ہوئے ہیں اور ادب میں کچھ نیا کر دکھانے کا ان میں حوصلہ بھی خوب ہے اور جذبہ بھی۔ شعری اصناف میں رباعی اور دوہا مشکل ترین اصنافِ سخن مانے جاتے ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے کہ جس طرح رباعی موزوں کرتے وقت بڑے بڑے استاذ شعراء کے دانتوں تلے پسینہ آجاتا ہے اسی طرح بظاہر آسان دکھائی دینے والے دوہا نے بھی اچھے اچھے شاعروں کو تگنی کا ناچ نچادیا ہے اور جس طرح ذرا سی چُوک سے رباعی قطعہ کے خانے میں چلی جاتی ہے اسی طرح دوہا بھی آسانی سے ہاتھ نہیں آتا اور اچھے اچھوں کو گمراہ کردیتا ہے۔ شاعر کہتا تو دوہا ہے اور بن جاتا ہے وہ سرسی چھند جیسا کہ جمیل الدین عالیؔ کے ساتھ ہوا کہ دوہا کے نام پر وہ سرسی بحر میں بھٹکتے رہے نتیجتاً نقادانِ فن نے ان کے دوہوں کو بیک جنبشِ قلم مسترد کردیا۔ رباعی کی طرح دوہا بھی مخصوص بحر، وزن اور متعینہ ماتراؤں کا پابند ہوتا ہے۔ ان اصناف میں کامیابی صرف اسی شاعر کا مقدر بنتی ہے جو اُن اصناف کی محور واوزان اور ارکان پر اپنی مضبوط گرفت رکھتا ہے۔ ابراہیم اشک

اگر ان اصناف میں کامیاب وکامران ہیں تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ عروض وقواعد پر انھیں قدرتِ کاملہ حاصل ہے، انہوں نے رباعیاں اور دوہے تخلیق کر کے ان پر اپنی مہارت کا سکہ تو بٹھایا ہی ہے لیکن حیرت انگیز قابل توجہ اور لائقِ داد کارنامہ تو ان کا یہ ہے کہ انہوں نے اسمائے حسنیٰ یا توصیفی ناموں کو بڑی فنی مہارت اور کامیابی وظفریابی کے ساتھ منظوم کیا ہے۔

جہاں تک رباعی کا تعلق ہے یہ اہل فارس کی دین ہے، ابتدأ یہ ایران کے قبیلے والوں کا لوک گیت تھا جسے دلچسپی لیکر وہاں کے شعراء نے نکھارا اور رودکی نے اسے چوبیس اوزان سے وابستہ کر کے منتہائے کمال پر پہونچا دیا۔ رباعی صوفیوں کا پسندیدہ نغمہ بھی ہے جسے خانقاہوں میں سنطور یا اکتارے جیسے ساز پر مخصوص دُھن میں گایا جاتا تھا۔ اس میں دین ومذہب اور اخلاق واخلاص سے متعلق مضامین باندھے جاتے تھے۔ کچھ شعراء اس کی موسیقیت اور ساز پہ گائے جانے کی موزونیت کے تعلق سے اسے ایک ہی وزن میں موزوں کرنے کو ترجیح دیتے تھے جب کہ بہت سے ۲۴ اوزان ہی میں اسے نظم کرنا پسند کرتے تھے۔

ابراہیم اشک کو رباعی گو کی حیثیت سے یہ افتخار حاصل ہے کہ انہوں نے چھ رباعیوں میں ۲۴ اوزان کے التزام کو برت کر رباعی میں اپنی استادانہ حیثیت کا سکہ بٹھادیا ہے۔ انھوں نے ہمہ جہت وہمہ رنگ اور متنوع ومتضاد موضوعات کے اضافے سے رباعی کو نئی وسعتوں سے ہمکنار بھی کیا ہے۔ اللہ کے صفتی ننانوے ناموں والی ننانوے رباعیات بذاتِ خود ان کی اختراعی ذہنیت اور تخلیقی انفرادیت کی غماز ہیں۔ یہ رباعیات انہوں نے نہ صرف ایک سے زاید اوزان میں تخلیق کی ہیں بلکہ تخلیقی عمل کے دوران اللہ کے صفتی نام کو گہرائی میں اتر کر اس کی معنویت کے رنگ وبو کا عرفان بھی حاصل کیا ہے اور اسے فنی وفکری نظام کے تابع کر کے اسے باحسن خوبی رباعیوں کے پیکر میں ڈھالا بھی ہے۔ اللہ کے اسمائے حسنیٰ سے منسوب ان کی ان رباعیوں سے یہ حقیقت بھی واشگاف ہو جاتی ہے کہ رباعیوں کے خالق کو قرآنی آیات اور احادیث نبوی کا بھی خاصہ دَرَک حاصل ہے، اپنے اس دعوے کی دلیل میں ان کی چند رباعیاں پیش کرنا میرے لئے ضروری ہو جاتا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

اَللّٰہُ

اللہ ترا نام ہے عظمت والا
اللہ ترا نام ہے رحمت والا
خالق ہے تو ہی دونوں جہاں کا مالک
اللہ ترا نام ہے حکمت والا

اَلرَّحِیْمُ

سرچشمہ ہے بخشش کا بڑا وہ ہے رحیم
انسان کو دیتا ہے وہی عقلِ سلیم
مانگیں جو دعاؤں میں عطا کرتا ہے
ہے سب کیلئے اس کی برابر تقسیم

مندرجہ بالا رباعیوں سے معنیٔ اسم کی مفاہمت کے ساتھ اظہارِ خیال میں مضمر فصاحت وبلاغت کی فنکارانہ لیاقت بھی خود بخود مترشح ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ اہم، خاص الخاص اور قابلِ ذکر بات جو ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے اسمائے حسنیٰ کو منظوم کرنے یا رباعی کے پیکر میں ڈھالنے کا یہ نادر خیال اللہ نے ہی ان کے دل میں ڈالا ہے اور اسی کے فضل وکرم سے ادب میں یہ اپنی نوع کا نیا اور منفرد کام پہلی بار انجام دینے کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔

ابراہیم اشکؔ کو میں نے اس لئے اختراعی ذہن کا حامل قرار دیا ہے کہ وہ جدّت کے پرستار تو بیشک ہیں مگر بزعم جدت وہ اصناف کی ہیئت وماہیت سے چھیڑ چھاڑ بالکل پسند نہیں کرتے اور نہ ایسے تجربوں میں ہی دلچسپی رکھتے ہیں کہ رباعی کو سہ مصرعی رباعی بنا کر رکھ دیں اور اُس پر نازاں بھی ہوں۔ رباعی میں اس کی متعینہ ساخت وماہیت کو چھیڑے بغیر انھوں نے اگر تخلیقی اختراعیت اور انفرادیت کا مظاہرہ کیا بھی ہے تو وہ رباعی میں مزید شگفتگی، مزید نغمگی اور مزید مترنم موسیقی کی حد تک ہے۔ انھوں نے پہلی بار اپنی اس اختراعی کدوکاوش سے رباعی کے خاکے میں یہ نیا رنگ وآہنگ رباعی میں ایک سے زائد قافیوں کی شمولیت اور انکی تکرار سے پیدا ہونے والی

موسیقی کی مدد سے انجام دیا ہے۔ ان کی درج ذیل تین عدد رباعیوں میں قارئین خود بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ ہر رباعی کے پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے میں انھوں نے دو قوافی کا التزام روا رکھا ہے اور اس عمل سے رباعی میں جو خوش آہنگی اور نغمگی دوبالا ہوئی ہے وہ بھی قابلِ توجہ ہے۔

السَتّار

انسان کا ہر عیب چھپا دیتا ہے
ایمان کی اک راہ دکھا دیتا ہے
اے اشکؔ بڑا نام ہے ستّار اس کا
شیطان کے پنجے سے چھڑا دیتا ہے

الباسط

عظمت کے جو افلاک بنا دیتا ہے
وسعت سے جہانوں کو سجا دیتا ہے
کہتا ہے اسی رب کو جہاں الباسط
قدرت سے نئی آب و ہوا دیتا ہے

البصیر

ہے نور سے پرُنور بصارت اس کی
ہر چیز میں مسرور حرارت اس کی
اِک نام ہے ذاتِ مقدس کا بصیر
ہر نقش میں معمور عبارت اس کی

السّتار والی رباعی میں قبلہ ابراہیمؔ نے تیسرے مصرعے میں اپنا تخلص اشکؔ بھی باندھنے کی جدّت کا مظاہرہ باندازِ دگر کیا ہے۔ لسانیات ولفظیات اور منجملہ تلازمات پر چونکہ ابراہیم اشکؔ کو غیر معمولی مہارت اور کماحقہٗ قدرت حاصل ہے لہٰذا انہیں کو ایسے نادر کمالات دکھانے کا حق پہونچتا ہے۔ ان میں کتنی تخلیقی قوت وتوانائی ہے اور کتنے کس بل ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں اور

اسی کے بل پر وہ دو قدم آگے بڑھ کر ایک بار پھر اپنے حیرت انگیز جوہر کا مظاہرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں کہ رباعیوں میں ایک قافیئے کے بجائے تین قافیوں سے اس کا سنگھار کر کے ہم سے اپنی زبان دانی اور معجز بیانی کا لوہا منوا لیتے ہیں۔ بطور نمونہ ان کی ایسی ہی دو رباعیاں درج ذیل ہیں۔ ہر رباعی کے پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے میں تین قافیے بآسانی شمار کئے جا سکتے ہیں، ملاحظہ ہو۔

الخافض

انسان کی ہستی کو بنانے والا
ایمان کی بستی کو بسانے والا
ہے نور سے پُر نور وہی الخافض
شیطان کی پستی کو دکھانے والا

المعزُ

شیطان کی فطرت کو دکھانے والا
نادان کی ذلت کو مٹانے والا
اے اشکؔ معزؔ ہے وہ بڑی شان اس کی
انسان کی عظمت کو بڑھانے والا

المعزُ والی رباعی کے تیسرے مصرعے میں تخلص اشکؔ کی شمولیت بھی جدّت کے زمرے میں آتی ہے۔ بہر کیف اللہ کے اسمِ صفاتی کو رباعی جیسی مشکل صنف میں ابراہیم اشکؔ نے جس غیر معمولی ہنر مندی اور فنکارانہ چابکدستی سے منظوم کیا ہے یہ انہیں کا کام ہے۔ انھوں نے اس نئے کام کا بیڑا اٹھایا تو اسے بہ حُسن خوبی کر کے دکھایا اس کے لئے وہ یقیناً لائق مبارکباد ہیں۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب کوئی جنگی سورما کوئی قلعہ فتح کر لیتا ہے تو اس کا حوصلہ اور بھی بڑھ جاتا ہے اور وہ آرام پر خاک ڈال کر نئے قلعہ فتح کرنے کو نکل جاتا ہے۔ یہ قول ابراہیم اشکؔ پر کما حقہٗ صادق آتا ہے کہ جب انھوں نے رباعیوں کا معرکہ سر کر لیا تو پھر ایک نئے عزم و حوصلے کے ساتھ دوہا نگاری پر دھاوا بول دیا اور یہاں بھی فتحیابی ان کا مقدر بن گئی۔



جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ دوہا نگاری ایک مشکل فن ہے اور جب دوہے اردو زبان میں کہنا مقصود ہو پھر تو مشکلوں کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں کیونکہ ہندی الفاظ کے برخلاف دوہے کی لنگڑی بحر میں اُردو کے الفاظ کھپانے میں بہت مغز پچی کرنا پڑتا ہے۔ دوہا ہندی زبان وادب کی ایک قدیم اور مقبولِ عام صنفِ سخن ہے جس کی با قاعدہ ابتداء اب بھرنش زبان وادب سے ہوئی۔ ہندی زبان بھی آٹھویں صدی سے لیکر تیرہویں صدی تک پھیلی اب بھرنش بھاشا ہی کی دین ہے۔ دوہا چھند کو صحیح طور پر موزوں کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی مخصوص بحر، وزن، ارکان، وقفہ اور متعینہ ماترائی نظام پر گرفت مضبوط ہو ڈاکٹر فراز حامدی نے دوہا کی آسان سی تعریف دوہے میں ہی کیا خوب نظم کی ہے۔

تیرہ گیارہ ماترا بیچ بیچ وشرام
دو مصرعوں کی شاعری دوہا جس کا نام

اس بات کو آسان زبان میں یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ اڑتالیس ماترئی دوہا چھند میں دو مصرعے ہوتے ہیں اور ہر مصرعے کے ۱۳ اور ۱۱ ماتراؤں والے دو ٹکڑوں کے درمیان وقفہ ہوتا ہے اور اس کی بحر فعلن فعلن فاعلن فعلن فعلن فاع ہوتی ہے۔ چونکہ ابراہیم اشک دوہے کے عروضی نظام پر قدرتِ کاملہ رکھتے ہیں اس لئے اُن کے دوہا چھند قوائد کی کسوٹی پر کھرے اترتے ہیں۔ وہ ہندی کی پنگل سے برآمد اُردو کے دوہوں میں بحر وزن ارکان وشم چرن اور سم چرن کی ماترائیں اور درمیانی وقفہ جیسے بھی لوزمات کی اپنے دوہوں میں سختی سے پابندی کرتے ہوئے کھرے اور صاف ستھرے دوہے تخلیق کرتے ہیں۔ مختلف النوع موضوعات کو دوہے کا لباس فاخرہ عطا کرنے میں انہیں کوئی تکلف نہیں ہوتی، دوہا نگاری پر ان کی خود اعتمادی اس بات سے بھی مترشح ہے کہ انھوں نے اللہ کے ۹۹ صفاتی ناموں کو دوہا جیسے مشکل بحر میں ڈھالنے کا حوصلہ کیا ہے اور اس کام کو انجام دینے میں وہ ہنستے کھیلتے گزر گئے ہیں۔ دوہے میں ان کا یہ کام اس لئے بھی انوکھا اور منفرد ہے کہ ان سے پہلے یہ کام انجام دینے کی توفیق کسی اور کو شاید نصیب نہیں ہوئی۔ ان کے یہ دوہے ژولیدگی و پیچیدگی اور ابہام واہمال سے پاک، صاف ستھرے اور معنویت سے بھرپور

ہیں۔ درج ذیل ان کے چند دوہوں کے تناظر میں یہ بات خود بخود ثابت ہو جاتی ہے کہ انھوں اللہ کے الرّحمان، الملک، القدوس، القوی، الرزّاق، اور المصوّر جیسے صفاتی ناموں کے مفاہیم کو نہ صرف باریک بینی سے سمجھا ہے بلکہ اس فنکارانہ خوبی کے ساتھ دوہوں میں باندھا ہے کہ خالق ارض وسماء اللہ تعالیٰ سبحانہٗ کی یہ صفات دوہوں میں خود بخود روشن ہوگئی ہیں۔ بطور نمونہ ملاحظہ فرمایئے۔

الرحمٰن

ہر اک پر ترا کرم ،تو ہی ہے رحمٰن
ہر آنسو کے واسطے تیری ہے مسکان

الملک

مالک ہے سنسار کا ، ملکؔ بڑا ہے نام
اپنے ہر اک حکم سے، وہی بنائے کام

الرزاق

سبؔ کی حاجت کو روا، کرتا ہے رزّاقؔ
اشکؔ اسی کے نام سے ، زہر بنے تریاق

المصوّر

صورت گر مخلوق کا، بڑا مصوّرؔ نام
ہر ذرّے میں دیکھ لو، نقش اُسی کا کام

جس طرح نعت گوئی میں ذرا سی لغزش ہو جانے پر عاقبت خراب ہو جانے کا خدشہ لاحق ہوتا ہے، اسی طرح خالقِ کائنات کے ناموں میں ،الجبّار، القہار، المتکبر ،الحسیب ،الجلیل ،الرقیب اور المنتقم ایسے نام ہیں جن کی تشریح وتوضیح میں اگر ذرا سی بھی لاپروائی اور بے احتیاطی ہو جائے تو صاحبِ قلم کفروالحاد کا مرتکب ہو جاتا ہے، ابراہیم اشکؔ نے اللہ کے ان ناموں کا اپنے دوہوں میں بڑی احتیاط اور سمجھداری سے استعمال کیا ہے جس سے ذاتِ خداوندی پر حرف آنے کا کوئی سوال ہی

پیدا نہیں ہوتا۔

ان کے ان دوہوں میں سادگی، صفائی، شگفتگی، نغمگی، رعنائی وزیبائی اور سیل وبلا کی سی روانی بھی دیکھنے اور محسوس کرنے کے لائق ہے۔

الجبّار

اُس کے در پر سب جھکیں ، ایسا ہے دریا
اسی لئے تو ہم اُسے ، کہتے ہیں جبّار

القہّار

ہے ساری مخلوق پر، قابض جس کی ذات
بس میں اسی قہّار کے ، ہیں سب کے حالات

المتکبّر

عالم میں اعلیٰ وہی ، بڑی اُسی کی شان
وہ متکبّر نام ہے ، عظمت کی پہچان

الحسیب

جس کا نام حسیبؔ ہے، سب کا رکھے حساب
دنیا کے اعمال کی ، اُس کے پاس کتاب

الجلیل

جس کے ہر فرمان کی ، کرتے سب تعمیل
حاکم وہ سب سے بڑا ، اُس کا نام جلیلؔ

الرقیب

وہ نگراں ہے آپ کا ، کہتے جسے رقیبؔ
ہر دھڑکن میں وہ ملے، اتنا رہے قریب



المنتقم

کہتے اُس کو منتقم ، اُس کا بڑا جلال
سزا اگر دینے لگے ، ہوکر رہے زوال

مالکِ دوجہاں کے صفاتی ناموں کے سیاق وسباق میں ان کے چند فنی خصائص کے حامل دلآویز و جاں آفریں اور خوبصورت درج ذیل دوہوں کی پیشکش کے ساتھ ہی یہ مضمون مکمل ہوا چاہتا ہے۔

الوارث

وارثؔ ہے مخلوق کا، وہ شاہوں کا شاہ
بندوں کو دکھلائے جو ،ہردم سیدھی راہ

الباقی

فانی ہراک چیز ہے، باقیؔ اس کی ذات
اُس نے ہی پیدا کیے، صدیوں کے دن رات

الغفّار

اُس کے رنگ ہزار ہیں، اُس کے روپ ہزار
کرے خطاکے بعد بھی ، بخشش وہ غفارؔ

الحکیم

دانائی سے کام لے، اس کا نام حکیمؔ
کرم جہاں میں عام ہیں ،وہ ہے بڑا کریم

الوکیل

ہر مشکل آسان جو ، کرتا وہی وکیلؔ
اس کے آگے کوئی بھی، چلتی نہیں دلیل



القیّوم

قائم رکھتا ہے وہی، نام بڑا قیّوم
دنیا کے ہر چیز کا، راز اُسے معلوم

النّور

ایسا وہ پُر نور ہے، سب کو دیتا نور
دنیا کی ہر چیز میں ، ہے اُس کا ہی ظہور

مضمون کے اختتام پر میں دعاء گو ہوں کہ بھائی ابراہیم اشکؔ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے بناوے صفاتی ناموں کو جس نیک دلی اور خوش اصلوبی کے ساتھ منظوم کیا ہے بیشک ان کی یہ کاوش مقبولِ عام ہوگی اور اللہ اُنھیں جزائے خیر بھی عطا کریگا، آمین۔

رفیق شاہین

تعلیم منزل، میرس روڈ، علی گڈھ

موبائل:09927146624



قاضی عبداللطیف خاں قاسمی

قاضی شہر، بھوپال

استاذ حدیث وفقہ ۔ جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی، بھوپال

احاطہ کلاشاہ، جہانگیر آباد، بھوپال ۔ ۴۶۲۰۰۸

فون (دفتر) ۲۵۳۰۲۴۲، ۲۵۳۰۱۴۱، (گھر) ۲۷۶۲۰۸۳

(موبائل) ۹۸۲۷۲۸۷۸۶۱

Qazi Abdul Lateef Khan Qasmi

QAZI-E-SHAHAR BHOPAL

Prof. of Hadees & Fiqa

JAMIA ISLAMIA ARABIA, BHOPAL

Ahata Kallashah, Jahangirabad, Bhopal-8

☎ (O) 2530242, 2530141, (R) 2762083

Mobile 9827287861



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد!

خالقِ کائنات اللہ ربّ العزّت جس نے اس دنیا کو وجود بخشا اور مختلف عالم پیدا کئے اور اپنی صفت یہ ذکر فرمائی کہ وہ ربُّ العالمین ہے۔ تمام جہانوں کا پالنہار ہے اور ہر ذی روح کو اسی کے لائق اور مناسب روزی فراہم کرنیوالی ذات اسی کی مقدّس ہے، وہ رحمِ مادر میں (جنین کو) قرار شدہ نطفہ کو استقرار حمل سے لیکر وضع حمل تک ماں کے پیٹ میں اس کے لائق اور مناسب غذا بہم پہونچاتا ہے۔ اور رحمِ مادر میں اس کی پرورش کرتا ہے۔ پھر جیتا جاگتا بچہ بنا کر اس کال کوٹھری سے نکالتا ہے اور جس شکل وصورت میں چاہتا ہے ڈھالدیتا ہے۔ **(فی ایّ صورۃ ماشاء رکّبک)** اور اس نے رحمِ مادر میں لاکھوں کروڑوں ملینوں نقشے کھینچ دیئے جو ایک دوسرے سے ملتے نہیں۔ وہ کتنا بڑا صانع وکاریگر نیز ڈیزائنر ہے کہ بیشمار انسانوں کے مکھوٹے چہرے بنادیئے جو ایک دوسرے سے ملتے نہیں ہیں۔ گویا اتنا بڑا ماہر ڈیزائنر ہے کہ ایک نقشہ جو کھینچ دیا تو دوبارہ اس نقشہ کو بنانا اپنی توہین سمجھتا ہے۔ لہٰذا نئے نئے نقشے وہ بنارہا ہے اور اس کی یہ تخلیق کا سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہیگا۔

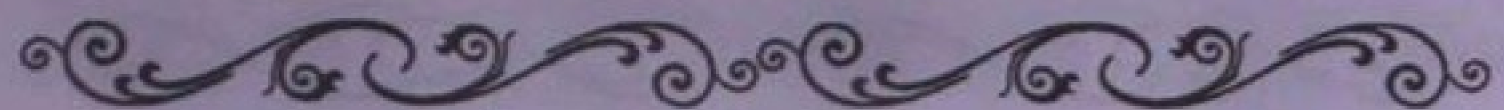
وہ پروردگارِ عالم ہے جو زمین کی تہوں میں کیڑے مکوڑوں کو روزی پہونچارہا ہے اور ان کو زندہ رکھے ہوئے ہے اور دریاوسمندروں میں جو بے شمار مخلوق ہیں جن کا روزی رساں اللہ ہی ہے۔ اس کے روزی رساں ہونے کا کرشمہ تو یہ ہے کہ بچہ ابھی پیدا نہیں ہوا ہے کہ ماں کی چھاتی میں دودھ کے چشمے جاری فرمادیئے اور ہر آنے والے نومولود کی روزی کا انتظام فرمادیا۔

اس قدسی الصفات ذاتِ گرامی کا جہاں ایک نام اللہ ہے یہ تو اس کا ذاتی نام ہے۔جس سے دنیا جہان میں جانا پہچانا جاتا ہے لیکن اسی کے ساتھ اس کے بہت سارے صفاتی نام حدیث پاک سے ثابت ہیں۔ان صفاتی ناموں کے متعلق خود قرآنِ کریم میں فرمایا گیا ہے کہ(وَ لِلّٰہِ الاسماء ُالحسُنیٰ فَادْ عوہُ بِھا) اللہ کے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں،لہٰذا تم ان ناموں سے اس کو پکارو۔

زیرِ نظر کتاب ''اللہ ہی اللہ'' جس کی تالیف وتصنیف محبی ومکرمی ابراہیم اشکؔ صاحب مد ظلہ' العالی نے کی ہے۔اور اسماءِ الٰہی کی تخلیق وتفسیر بہت اچھے اور نرالے انداز میں دوہے اور رباعیات کی شکل میں کی ہے۔جس میں زبان آسان اور شُستہ استعمال کی ہے اور کہیں بھی اردو ادب کے معیار کو گرنے نہیں دیا ہے۔

اسماءِ الٰہیہ کی تخلیقی فکر وعبادت اس لئے بھی ضروری ہوتی ہے کہ اس کے معانی مطالب کو سامنے رکھ کر دعاء کرنیوالا جب دعاء کرتا ہے اور بارگاہِ ایزدی میں روح وقلب کی حضوری کیساتھ اپنی معروضات پیش کرتا ہے تو ان معانی کا استحضار مزید خشو وخضوع پیدا کر دیتا ہے، جو دعاء کا مغز اور اصلی روح ہے۔دعاء میں یہی کیفیت ربِّ ذوالجلال کو مطلوب ومقصود بھی ہے یہ ہی کیفیت بارگاہِ مجیب الدّعوات میں مقبولیت کا باعث بنتی ہے اور استجابت کا عالی مقام حاصل کر لیتی ہے اور یہ بات تو شہرۂ عام ہے کہ نثر کے مقابلہ میں روح اور قلب پر اشعار زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں، جو پردۂ سماعت سے ٹکرا کر دِل ودماغ کو متأثر کرتے ہیں اور روح وجد میں آجاتی ہے اور دعاء کرنیوالے کے بدن میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو قبولیتِ دعاء کے آثار ہیں۔صاحبِ نسبت حضرات کا کہنا ہے اور تجربہ ہے کہ جس دعاء میں بدن پر لرزہ طاری ہو جائے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو سمجھ لو کہ دعاء قبول ہوگئی۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے (اِنَّ مِنَ الشعرِ لَحِکمۃٌ) بے شک بعض اشعار حکمت سے پُر ہوا کرتے ہیں اور لوگوں کے دِلوں کو موہ لیا کرتے ہیں۔ان ہی اشعار میں سے یہ



دوہے اور رباعیات ہیں، ۔محترم ابراہیم اشکؔ صاحب نے اسماءِ الٰہی کی تخلیق و تفسیر میں دوہے اور رباعیات کا جو انوکھا اور اچھوتا طرز اختیار فرمایا ہے وہ ان ہی سحر کن (جادو کرنے والے) طرزوں میں سے ایک طرز ہے۔

اور پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ برادرم مقبول واجدؔ صاحب نے اس میں چار چاند لگا دیئے ہیں کیونکہ موصوف اس کتاب کے مُرتب ہیں، ویسے بھی خود جناب مقبول واجد صاحب زاداللہ علمہٗ اپنی جگہ ایک بہترین نثر نگار اور شاعر بھی ہیں۔ مضمون نگاری میں اور منظر کشی میں ان کو یدِ طولا حاصل ہے مقبول واجد کی تصانیف اور تالیفات اور بھی ہیں جو مقبولِ عام ہیں، اللّٰھمّ زد فزد (اللہ ان کے علم وہنر میں مزید اضافہ فرمائے آمین)

بہر کیف ''اللہ ہی اللہ'' کتاب کی اشاعت ایک اچھی کوشش ہے، جو خیر اور بھلائی کو فروغ دینے والی ہے میری دعاء ہے کہ اللہ عزّ وجل اس کو (کتاب کو) مقبولِ عام وخاص فرمائے اور مصنف اور مرُتب کے لئے ذخیرۂ آخرت فرمائے اور یہ کتاب دونوں شخصیتوں کیلئے ذریعۂ نجات اور رفعِ درجات کا سبب ہو۔ آمین یاربّ العالمین۔

فقط

07/01/2010

مفتی عبدالطیف قاسمی

قاضی شہر بھوپال



☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ

کہتے ہیں اللّٰہ سب، تیری اونچی شان
ہر شئے میں جو نور ہے، تیری ہے پہچان

اَلرَّحْمٰنُ

ہر اِک پر تیرا کرم، ہے تو ہی رحمٰن
ہر آنسو کے واسطے، ہے تیری مسکان

اَلرَّحِیْمُ

تیرا نام رحیم ہے، سب کا پالن ہار
ایک اشارے پر ترے، چلتا ہے سنسار

اَلْمَلِکُ

مالک ہے سنسار کا، فلک بڑا ہے نام
اپنے ہر اِک حکم سے، وہی بنائے کام

اَلْقُدُّوْسُ

سب عیبوں سے پاک ہے، نام بڑا قدوس
اپنی ہر اِک سانس میں، کریں اُسے محسوس

اَلسَّلَامُ

رکھے سلامت جو ہمیں، اُس کا نام سلاؔم
رحمت ہے سب کے لئے، فیض اُسی کا عام

اَلْمُؤْمِنُ

چشمہ ہے ایمان کا، مومؔن اس کی ذات
رکھے حفاظت میں ہمیں، بدلے جو حالات

اَلْمُهَيْمِنُ

قُدرت اُس کی دیکھیے، سب کا رکھے خیال
بڑا مہیمؔن نام ہے، جانے سب کا حال

اَلْعَزِيْزُ

سب سے اعلیٰ ہے وہی، کہتے جسے عزؔیز
اُس کے ہی فرمان کو، سُنتی ہے ہر چیز

اَلْجَبَّارُ

اس کے در پر سب جھکیں، ایسا ہے دربار
اِسی لئے تو ہم اُسے، کہتے ہیں جبّاؔر

اَلْمُتَكَبِّرُ

عالَم میں اعلیٰ وہی، بڑی اُسی کی شان
وہ متکبّؔر نام ہے، عظمت کی پہچان

اَلْخَالِقُ

بخشش اُس کے ہاتھ ہے خالق اُس کا نام
جب بھی دل بے چین ہو، اُس کا دامن تھام

اَلْبَارِئُ

دُنیا میں ہر چیز کا، اُس کے ہاتھ وجود
باریؔ اُس کا نام ہے، سب کا ہے معبود

اَلْمُصَوِّرُ

صورت گر مخلوق کا، بڑا مُصوّرؔ نام
ہر ذرّے میں دیکھ لو، نقش اُسی کے کام

اَلْغَفَّارُ

اُس کے رنگ ہزار ہیں، اُس کے روپ ہزار
کرے خطا کے بعد بھی، بخشش وہ غفّارؔ

اَلْقَهَّارُ

ہے ساری مخلوق پر، غالب جس کی ذات
بس میں اُسی قہّارؔ کے، ہیں سب کے حالات

اَلْوَهَّابُ

ساری مخلوقات پر، اُس کا ہے احسان
ایک وہّابؔ کا نام ہے، بخشش کا سامان

اَلرَّزَّاقُ

سب کی حاجت کو روا، کرتا ہے رزّاق
اشکؔ اسی کے نام سے، زہر بنے تریاق

اَلسَّتَّارُ

پردہ ڈالے عیب پر، نام اُس کا ستّار
دنیا ہو یا آخرت، اُس کی ہے سرکار

اَلْفَتَّاحُ

کرتا ہے انسان کی، ہر مشکل آسان
کہتے ہیں فتّاح اُسے، جان سکے تو جان

اَلْعَلِیْمُ

عالم فاضل ہے بڑا، اُس کا نام علیم
بانٹے سب کے ذہن کو، وہ ہی عقلِ سلیم

اَلْقَابِضُ

قبضہ ہر اِک چیز پر، وہ قابض کہلائے
اُس کی قدرت کا سبب، کوئی جان نہ پائے

اَلْبَاسِطُ

عظمت اس کے ہاتھ میں، وسعت اس کے پاس
الباسط کہلائے وہ، کرے جو پوری آس

اَلْخَافِضُ

جب چاہئے انسان کو، کر سکتا ہے پست
الخافض کا نام ہے، رکھتا ہے المست

اَلرَّافِعُ

عطا کرے جو رفعتیں، رافع اُس کا نام
بنے اُسی کے نام سے، سب کے بگڑے کام

اَلْمُعِزُّ

عزت ہر انسان کی، رہے معز کے ہاتھ
محلوں میں رکھتا وہی، دیتا ہے فُٹ پاتھ

اَلْمُذِلُّ

جو بھی اُس کے حکم سے، ہووے نافرمان
کرے مذل اُس کے لئے، ذلت کا سامان

اَلسَّمِيْعُ

سنتا ہے سب کی دعا، سمیع اُسی کا نام
بندوں پر ہے مہرباں، بخشش اُس کا کام

اَلْبَصِيْرُ

سب پر رکھے نگاہ وہ، اُس کا نام بصیر
دنیا اُس کے جال میں، ہر دم رہے اسیر

اَلْحَکَمُ

دنیا کا حاکم وہی، باقی سب محکوم

کوئی اس کے راج میں، نہیں رہا محروم

اَلْعَدْلُ

مُنصف ہے سب سے بڑا، سچا ہر انصاف

عدلؔ اُسی کا نام ہے، سب کو کرے معاف

اَللَّطِیْفُ

سب میں اس کے لُطف کا، جوہر چھلکا جائے

اُس کا نام لطیفؔ ہے، رحمت جو برسائے

اَلْخَبِیْرُ

خبر اُسے ہر چیز کی، کہتے اُسے خبیرؔ

بے گانہ ہرگز نہیں، جانے سب کی پیر

اَلْحَلِیْمُ

بُردبار وہ ہے جسے، کہتے سبھی حلیمؔ

اُس کی ذات رحیم ہے، وہ ہے بڑا کریم

اَلْعَظِیْمُ

عظمت میں سب سے بڑا، اُس کا نام عظیمؔ

کرتا ہے جو رہبری، دیتا عقلِ سلیم

اَلْغَفُوْرُ

ہر شئے میں جلوہ نما، ہے اس کا ہی نور
بخشش اس کی عام ہے، کہتے جسے غفور

اَلشَّكُوْرُ

بندے کے اعمال کی، دیتا ہے وہ داد
بگڑے تیرا کام تو، کر شکور کو یاد

اَلْعَلِیُّ

رہے بلندی میں سدا، اُسی علی کا ہاتھ
دنیا میں کمزور کا، دیتا ہے وہ ساتھ

اَلْكَبِیْرُ

عظمت والا نام ہے، کہتے جسے کبیر
اُس کے آگے سب جھکیں، شاہ، ولی یا پیر

اَلْحَفِیْظُ

کہتے جسے حفیظ ہم، اُس کا یہ احسان
نگہبان ہر چیز کا، جب آئے طوفان

اَلْمُقِیْتُ

طاقت اُس کے ہاتھ ہے، روزی اُس کے ہاتھ
المقیت کہتے جسے وہ ہے سب کے ساتھ

اَلْحَسِیْبُ

جس کا نام حسیبؔ ہے، سب کا رکھے حساب
دنیا کے اعمال کی، اُس کے پاس کتاب

اَلْجَلِیْلُ

جس کے ہر فرمان کی، کرتے سب تعمیل
حاکم وہ سب سے بڑا، اُس کا نام جلیلؔ

اَلْکَرِیْمُ

ہر شئے پر اُس کا کرم، کہتے اُسے کریمؔ
کائنات پر ہے نظر، سب کا وہی ندیم

اَلرَّقِیْبُ

وہ نگراں ہے آپ کا، کہتے جسے رقیبؔ
ہر دھڑکن میں وہ ملے، اتنا رہے قریب

اَلْمُجِیْبُ

سب کی حاجت کو روا، ہر دم کرتا جائے
کہے مجیبؔ اُسے جہاں، رحمت جو برسائے

اَلْوَاسِعُ

واسعؔ اس کا نام ہے، وہ ہے لا محدود
ہر سجدہ جس کے لئے، وہ سب کا معبود

اَلْحَکِیْمُ

دانائی سے کام لے، اس کا نام حکیم
کرم جہاں میں عام ہیں، وہ ہے بڑا کریم

اَلْوَدُوْدُ

ہر بندے کے واسطے، اس کی محبت عام
کہتے اُسے ودود ہم، کرے جہاں کے کام

اَلْمَجِیْدُ

عظمت والا ہے وہی، جس کا نام مجید
سب سے وہی قدیم ہے، سب سے وہی جدید

اَلْبَاعِثُ

مُردوں کو زندہ کرے، سب کا رکھے حساب
باعث کہتا ہے اُسے، سارا جہاں جناب

اَلشَّہِیْدُ

حاضر و ناظر ہے وہی، سب کا وہی گواہ
بندے کبھی شہید سے، چھپتا نہیں گناہ

اَلْحَقُّ

برحق اُس کی ذات ہے، حق ہے اُس کا نام
جس کی رحمت سے بنے، سارے بگڑے کام

اَلْوَکِیْلُ

ہر مشکل آسان جو، کرتا وہی وکیؔل
اُس کے آگے کوئی بھی، چلتی نہیں دلیل

اَلْقَوِیُّ

طاقت والا ہے بڑا، قوؔی اُسی کا نام
اُس سے ہی آغاز ہے، اُس سے ہی انجام

اَلْمَتِیْنُ

وہ سب سے مضبوط ہے، کہتے جسے متیؔن
تھامے گا ہر بار وہ، اُس پر رکھیں یقین

اَلْوَلِیُّ

مددگار ہر چیز کا، وہی ولؔی کہلائے
مشکل میں انسان کو، سدا بچانے آئے

اَلْحَمِیْدُ

حمد اُسی کے واسطے، جس کا نام حمیؔد
دنیا کو تخلیق سے، کرتا جائے جدید

اَلْمُحْصِیُ

ہر اِک سے ہے باخبر، سب کار رکھے شمار
محصؔی جس کا نام ہے، اُس کا بڑا وقار

اَلْمُبْدِئُ

اوّل جو پیدا کرے، آخر اُس کے ہاتھ
مُبدِیؔ جس کا نام ہے، وہ ہے سب کے ساتھ

اَلْمُعِیْدُ

دوبارہ پیدا کرے، سب کو بعد الموت
اُس کا نام مُعیدؔ ہے، جلے اُسی کی جوت

اَلْمُحْیِیُ

عطا کرے جو زندگی، صِحت رکھے بحال
کہتے ہیں الحیؔ اُسے، کرتا وہی کمال

اَلْمُمِیْتُ

جس نے دی ہے زندگی، اُس کے گاؤ گیت
موت اُسی کے ہاتھ ہے، جس کا نام مُمیتؔ

اَلْحَیُّ

دنیا میں ہر دم رہے، زندہ وہی وجود
واقف ہے ہر چیز سے حیؔ بڑا معبود

اَلْقَیُّوْمُ

قائم رکھتا ہے وہی، نام بڑا قیومؔ
دنیا کی ہر چیز کا، راز اُسے معلوم

اَلْوَاجِدُ

کرتا ہے تخلیق وہ، دیتا نیا وجود
واجد جس کا نام ہے، سب کا ہے معبود

اَلْمَاجِدُ

رحمت والا نام ہے، ماجد جو کہلائے
اُس کی عظمت دیکھ کے، ہر اِک جُھکتا جائے

اَلْوَاحِدُ

واحد کہتے ہیں اُسے، اُس کی نہیں مثال
کامل ایسی ذات ہے، جس کو نہیں زوال

اَلصَّمَدُ

سب اُس کے محتاج ہیں، وہ سب کا مختار
رہے صمد کے نام سے، دو عالم گلزار

اَلْقَادِرُ

قدرت والا ہے بڑا، قادر جس کا نام
اُس کی مرضی سے چلے، دنیا کا ہر کام

اَلْمُقْتَدِرُ

کہلائے جو مقتدر، سب پر اُس کا راج
وہ چاہے تو آپ کا بن جائے ہر کاج

اَلْمُقَدَّمُ

منزل پر لے جائے گا، اُس کا ہر اقدام

بڑا مقدّم ہے وہی، بھول نہ اُس کا نام

اَلْمُؤَخِّرُ

اوّل آخر جو رکھے، اُسے موخّر بول

ہر بندے کے واسطے، پورا اس کا تول

اَلْاَوَّلُ

اوّل اُس کا نام ہے، افضل اُس کی ذات

اُس کے ہی دم سے بنے، دنیا کی ہر بات

اَلْآخِرُ

مِٹ جائیں گے دو جہاں، جیسے مثلِ دود

آخر میں رہ جائے گا، وہ سب کا معبود

اَلظَّاهِرُ

ہر منظر میں نور ہے، ظاہر ہے ہر اور

کائنات میں ہر طرف، ہے اُس کا ہی شور

اَلْبَاطِنُ

پنہاں اس کی ذات ہے، باطن اس کا نام

جلوے اُس کے نور کے، ہیں دنیا میں عام

اَلْوَالِیُ

مالک سب کا ہے وہی، والؔی جو کہلائے

سُنتا ہے فریاد وہ، بگڑے کام بنائے

اَلْمُتَعَالِیُ

انسانوں کی سوچ سے، ہر دم رہے بلند

مُتعالؔی معبود ہے، سب اُس کے پابند

اَلْبَرُّ

سر چشمہ احسان کا، کرتا خطا معاف

البرؔ کہتے اُسے، بڑا پاک اور صاف

اَلتَّوَّابُ

سنتا ہے فریاد وہ، توبہ کرے قبول

رحمت یہ توابؔ کی، برساتا ہے پھول

اَلْمُنْتَقِمُ

کہتے ہیں منتقمؔ اُسے، اُس کا بڑا جلال

سزا اگر دینے لگے، کام نہ آئے کمال

اَلْعَفُوُّ

بخشش کرتا ہے وہی، عفوؔ بڑا ہے نام

جس پر اُس کی مہر ہے، اُسے ملے آرام

اَلرَّؤُفُ

مالک ہے مخلوق کا، سب کے لئے رفیق
اُس کا نام رؤفؔ ہے، جو ہے بڑا شفیق

مَالِکُ الْمُلْکِ

کائنات میں ہر طرف، اُس کا بڑا کمال
وہی مالک الملکؔ ہے، جس کا نہیں زوال

ذُوالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَامِ

ہر مومن کے واسطے، رحمت کا انعام
جو دیتا ہے وہ ذوالجلالِ والاکرام

اَلْمُقْسِطُ

جو عدل و انصاف کو، قائم رکھتا جائے
عظمت والا ہے وہی، مُقسطؔ جو کہلائے

اَلْجَامِعُ

کرے جمع ہر چیز کو، جامعؔ اُس کا نام
برکت والا ہے بڑا، رحمت اُس کی عام

اَلْغَنِیُّ

خود کفیل ہے وہ غنیؔ، سب کا ہے مختار
پھیلا ہے دو جہاں میں، اُس کا کاروبار

اَلْمُغْنِیُ

مغنی اُس کا نام ہے، دے طاقت بھر پور
ذرّے ذرّے میں چھپا، اشکؔ اُسی کا نور

اَلْمَانِعُ

رکھے بُرائی سے سدا، انسانوں کو دور
مانعؔ کہتے ہیں اُسے، مدد کرے بھر پور

اَلضَّارُّ

رکھے فائدے میں وہی، ضرر وہی پہنچائے
قدرت ہے الضآر کی، سمجھ نہ کوئی پائے

اَلنَّافِعُ

اُس کی رحمت عام ہے، اُس کی برکت عام
نافعؔ کہتے ہیں اُسے، کرے نفع کا کام

اَلنُّوْرُ

ایسا وہ پُر نور ہے، سب کو دیتا نورؔ
دنیا کی ہر چیز میں، قائم وہی ظہور

اَلْهَادِیُ

ہادیؔ اس کا نام ہے، سیدھی راہ دکھائے
مشکل میں انسان کے، کام وہی تو آئے

اَلْبَدِیْعُ

کائنات پیدا کرے، جو حیرت انگیز
اُسی بدیع کے نام کا، دنیا میں ہے فیض

اَلْبَاقِیُ

فانی ہر اِک چیز ہے، باقی اُس کی ذات
اُس نے ہی پیدا کیے، صدیوں کے دن رات

اَلْوَارِثُ

وارث ہے مخلوق کا، وہ شاہوں کا شاہ
بندوں کو دکھلائے جو، ہر دم سیدھی راہ

اَلرَّشِیْدُ

عقل و خرد سے جو کرے، سب کو مالا مال
اُس کا نام رشید ہے، جانے سب کا حال

اَلصَّبُوْرُ

صبر و تحمّل کے لئے، اُس کا نام صبور
سب کا محسن ہے وہی، سب کا وہی غفور



بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ

اللہ تیرا نام ہے عظمت والا
اللہ تیرا نام ہے رحمت والا
خالق ہے تو ہی دونوں جہاں کا مالک
اللہ تیرا نام ہے حکمت والا

اَلرَّحْمٰنُ

رحمٰن ہے وہ سب پہ کرم ہے اس کا
دنیا کے لئے باغ ارم ہے اس کا
نازل ہے ہر اک شخص پہ برکت اس کی
پُرنور عنایت سے حرم ہے اس کا

اَلرَّحِیْمُ

سرچشمہ ہے بخشش کا بڑا وہ ہے رحیم
انسان کو دیتا ہے وہی عقلِ سلیم
مانگیں جو دعاؤں میں عطا کرتا ہے
ہے سب کے لئے اس کی برابر تقسیم

اَلْمَلِکُ

مالک ہے جہانوں کا ملکؔ کہتے ہیں
جس حال میں رکھے وہ سبھی رہتے ہیں
یہ چاند، یہ سورج، یہ زمین و افلاک
سب اُس کے اشارے کی طرف بہتے ہیں

اَلْقُدُّوْسُ

ہے پاک ہر اِک عیب سے قدُّوس ہے وہ
ایمان کی ہر شمع کا فانوس ہے وہ
رہتا ہے وہ مومن کی رگِ جاں کے قریب
رفتار میں ہر سانس کی محسوس ہے وہ

اَلسَّلَامُ

خطرات سے محفوظ جو رکھتا ہے ہمیں
بیٹھا وہ کہیں دور ہے تکتا ہے ہمیں
ہے نام سلام اس کا سدا یاد رکھو
ہر حال میں معبود جو لگتا ہے ہمیں

اَلْمُؤْمِنُ

مومن ہے عذابوں سے بچانے والا
ظلمت میں چراغوں کو جلانے والا
ہے راہ نُما سچّا وہی تو اپنا
جو سیدھی ہمیں راہ دکھانے والا

اَلْمُهَيْمِنُ

بے شک ہے مھیمن ہی حفاظت والا
یہ نام ہے معبود کا راحت والا
انسان اگر دل میں جگہ دے اس کو
بن جائے گا وہ خود بھی کرامت والا

اَلْعَزِیْزُ

غالب ہے دوعالم پہ وہ ہے نام عزیزؔ
ہے اُس کی حکومت میں جہاں کی ہر چیز
سمجھا نہ کوئی اس کی قدرت کا کمال
بندوں میں کہاں حق کو پرکھنے کی تمیز

اَلْجَبَّارُ

جبّارؔ ہے بگڑی کا بنانے والا
ہر موج میں طوفان اٹھانے والا
تکمیل وہ بندوں سے کرالیتا ہے
قدرت کے کرشمات دِکھانے والا

اَلْمُتَکَبِّرُ

ہر شئے میں نمایاں ہے بلندی تیری
حیرت سے ہوئی شان جو دیکھی تیری
سچ . بات تو یہ ہے متکبّر ہے تو
ہر روپ میں قدرت ہے نرالی تیری

اَلْخَالِقُ

بخشش ہے تیرے ہاتھ میں خالق تو ہے
دنیا کے ترنّم میں تیرا جادو ہے
مشفق ہے عنایت ہے تری بندوں پر
بکھری ہوئی عالم میں تری خوشبو ہے

اَلْبَارِیُٔ

تخلیق جو بے مِثَل کیا کرتا ہے
سب کو نیا انداز دیا کرتا ہے
البارؔی وہی فضل کا سر چشمہ ہے
رحمت سے بڑے کام لیا کرتا ہے

اَلْمُصَوِّرُ

مخلوق کے جلووں کا مصوّؔر وہ ہے
ترتیب جو دیتا ہے عناصر وہ ہے
سمجھا نہ کوئی اُس کا کمالِ قدرت
سوچیں تو ہر اِک چیز پہ ظاہر وہ ہے

اَلْغَفَّارُ

بندوں کے گناہوں کو بھلا دیتا ہے
مٹتا ہے کوئی اسکو بنا دیتا ہے
غفاؔر ہے وہ اس کے کرم کیا کہیے
ہر شئے پہ نیا رنگ چڑھا دیتا ہے

اَلْقَهَّارُ

تو ہی تو ہے قہاؔر جہاں تیرا ہے
ہے سب کو یہ اقرار جہاں تیرا ہے
ہر شئے میں ہے رفتار ترے ہی دم سے
مختاروں کے مختار جہاں تیرا ہے

اَلْوَهَّابُ

ہے تو ہی وہّاب سخاوت والا
بندوں کے لئے تو ہے عنایت والا
بخشش ہے نوازش ہے جہاں میں تیری
ہے ذکر تیرے نام کا برکت والا

اَلرَّزَّاقُ

رزّاق ہے تو رِزق تیرے ہاتھ میں ہے
ہو کوئی کہیں پھر بھی تیرے ساتھ میں ہے
بھوکا نہ کوئی پیا سا حکومت میں تیری
سیراب ہر اِک تیری عنایات میں ہے

اَلسَّتَّارُ

انسان کا ہر عیب چھپا دیتا ہے
ایمان کی اک راہ دکھا دیتا ہے
اے اشک بڑا نام ہے ستّار اس کا
شیطان کے پنجے سے چھڑا دیتا ہے

اَلْفَتَّاحُ

سب مشکلیں آسان جو کر دیتا ہے
فصلیں جو اگاتا ہے ثمر دیتا ہے
خالی نہیں رکھتا ہے کسی کی جھولی
فتّاح بڑے پیار سے بھر دیتا ہے

اَلْعَلِیْمُ

دنیا کے ہر اک راز کی پہچان اُسے
پہچان ذرا اے دلِ نادان اُسے
ہر عِلم کا ہے جاننے والا وہ علیم
ہر گز نہ سمجھ پائے گا انسان اُسے

اَلْقَابِضُ

دنیا کی ہر اک شئے پہ ہے قبضہ جس کا
ہر سمت نظر آتا ہے جلوہ جس کا
کہتے ہیں اُسے دونوں جہاں القابضؔ
عالَم میں بہت اعلیٰ ہے رُتبہ جس کا

اَلْبَاسِطُ

عظمت کے جو افلاک بنا دیتا ہے
وسعت سے جہانوں کو سجا دیتا ہے
کہتا ہے اسی رب کو جہاں الباسط
قدرت سے نئی آب و ہوا دیتا ہے

اَلْخَافِضُ

انسان کی ہستی کو بنانے والا
ایمان کی بستی کو بسانے والا
ہے نور سے پُر نور وہی الخافضؔ
شیطان کی پستی کو دکھانے والا



اَلرَّافِعُ

ذرّہ مہرِ کامل سے ہوا کرتا ہے
یہ کام تو بس میرا خدا کرتا ہے
رافع ہے وہ رفعت ہے اسی کے دم سے
ہر اِک کو بلندی جو عطا کرتا ہے

اَلْمُعِزُّ

شیطان کی فطرت کو دکھانے والا
نادان کی ذلت کو مٹانے والا
اے اشکؔ معزّ ہے وہ بڑی شان اُس کی
انسان کی عظمت کو بڑھانے والا

اَلْمُذِلُّ

ظالم کے تکبّر کو مٹانے والا
سر اہلِ ستم کا وہ جھکانے والا
اے اشکؔ مذلّ کی ہیں نرالی باتیں
شیطان کو ذلّت میں دبانے والا

اَلسَّمِیْعُ

کہتے ہیں سمیع اس کو سماعت والا
سنتا ہے دعا سب کی وہ عظمت والا
خالی نہیں جاتا کوئی در سے اس کے
بندوں کے لئے وہ تو ہے برکت والا

اَلْبَصِیْرُ

ہے نور سے پُر نور بصارت اس کی
ہر چیز میں مسرور حرارت اس کی
اِک نام ہے اس ذاتِ مقدس کا بصیؔر
ہر نقش میں معمور عبارت اس کی

اَلْحَکَمُ

حق دار کو حق اپنا دلا دیتا ہے
انصاف کو منزل سے ملا دیتا ہے
ہے نام حکم وہ جو دعائیں سُن کر
بندوں کو عبادت کا صلہ دیتا ہے

اَلْعَدْلُ

وہ سب عدؔل و انصاف کا سر چشمہ ہے
ہاں اس کے اشارے پہ جہاں چلتا ہے
ہے سب کے لئے ایک ہی قانون اس کا
دربار میں اس کے تو یہی دیکھا ہے

اَللَّطِیْفُ

دنیا میں ہر اک لطف و کرم اس کا ہے
انسان کا سب دین و دھرم اس کا ہے
حکمت سے ہر اک چیز بناتا ہے لطیف
مفہوم میں جتنا ہے بھرم اس کا ہے

اَلْخَبِیْرُ

بے شک نہیں دنیا میں کوئی تیری نظیر
ہر شاہ ترے در کی عنایت کا فقیر
اے اشکؔ زمانے کو ہر اک حالت میں
رکھتا ہے خبردار ہمیں ربِّ خبیر

اَلْحَلِیْمُ

مخلوق کا رحمٰن ہے وہ اور رحیم
کرتا ہے کرم سب پہ بڑا وہ ہے کریم
بخشش میں نہیں کوئی بھی اس کا ثانی
بندوں کے لئے اپنے نہایت ہے حلیم

اَلْعَظِیْمُ

کہتے ہیں عظیم اس کو ہے عظمت والا
قادر ہے بڑا وہ تو ہے قدرت والا
ہے کون بھلا ایسا بزرگ و برتر
اے اشکؔ وہی ایک ہے رحمت والا

اَلْغَفُوْرُ

ہر سمت یہ عالم میں ظہور اس کا ہے
انسان کے ذہنوں میں شعور اس کا ہے
کرتا ہے خطاوار کی بخشش ہردم
کہتے ہیں کہ اِک نام غفورؔ اس کا ہے

اَلشَّکُوْرُ

بندہ جو یہاں صاحبِ ایمان رہا
ذی رتبہ رہا دہر میں ذیشان رہا
ہم شکر ادا کرتے ہیں جس کا وہ شکور
جینے کے لئے عزم کا سامان رہا

اَلْعَلِیُّ

ہے صاحبِ قدرت وہ کرامت والا
اعلیٰ ہے وہی اور بلند و بالا
ہے نام علی ذاتِ گرامی اس کی
رکھوالا جہاں کا ہے وہی رکھوالا

اَلْکَبِیْرُ

ہے دونوں جہاں میں وہ بزرگ و برتر
معبود ہے سجدہ ہے اُسی کے در پر
ننیانوے ناموں میں ہے اِک نام کبیر
کوئی بھی نہیں اس کا شریک و ہمسر

اَلْحَفِیْظُ

محفوظ جو رکھتا ہے ہر اِک آفت سے
کرتا ہے جو امداد ہر اِک صورت سے
ہے سب پہ کرم جس کا وہ ہے نام حفیظ
آباد ہیں یہ دونوں جہاں برکت سے

اَلْمُقِیْتُ

ہر شئے میں توانائی اسی کے دم سے
چلتی ہے یہ پُروائی اسی کے دم سے
مشکل میں ہے مہرباں محافظ ہے **مقیت**
دنیا میں ہے دانائی اسی کے دم سے

اَلْحَسِیْبُ

وہ جانتا ہے سب کے گناہ اور ثواب
نازل وہی کرتا ہے زمانے پہ عذاب
ہم اشکؔ اسی ذات کو کہتے ہیں **حسیب**
ہر بات کا دنیا کی جو رکھتا ہے حساب

اَلْجَلِیْلُ

مخلوق کا حاکم ہے غنی ہے وہ تو
کہتے ہیں علی اور ولی ہے وہ تو
ہے پاک بڑا یعنی وہ ہے ربِّ **جلیل**
عظمت کا دھنی اور قوی ہے وہ تو

اَلْکَرِیْمُ

اکرام و عنایت ہے اسی کے دم سے
انسان کو راحت ہے اسی کے دم سے
بندوں پہ کرم اس کا بڑا وہ ہے **کریم**
ہر شئے میں حرارت ہے اسی کے دم سے

اَلرَّقِیْبُ

مخلوق کی نگرانی کیا کرتا ہے
رحمت کی فراوانی کیا کرتا ہے
ہے نام رقیبؔ اس کا قدرت والا
وہ سب کی نگہبانی کیا کرتا ہے

اَلْمُجِیْبُ

مخلوق کی حاجت کو روا کرتا ہے
سنتا ہے اُسے جو بھی دعا کرتا ہے
کہتے ہیں مجیبؔ اس کو بڑی ذات اس کی
اکرام گناہوں سے سوا کرتا ہے

اَلْوَاسِعُ

اک ذاتِ مقدّس ہے وہ عظمت والا
اے اشکؔ بڑا نام ہے رحمت والا
کہتے ہیں جہاں والے اُسے الواسعؔ
محدود نہیں وہ تو ہے وسعت والا

اَلْحَکِیْمُ

احکام میں حکمت ہے بڑا وہ ہے حکیمؔ
اس کے ہی اشارے پہ چلے بادِ نسیم
مختار ہے کل کا وہ بزرگ وہ برتر
ہے سب پہ کرم اس کا بڑا وہ ہے کریم

اَلْوَدُوْدُ

سجدہ ہے اُسی کے لئے وہ ہے معبود
وہ ذات نہیں عقل و خرد تک محدود
کرتا ہے محبت وہ عمل والوں سے
اے اشک ادب سے اُسے کہتے ہیں ودود

اَلْمَجِیْدُ

ہے پاک بڑا وہ ہے بزرگی والا
رتبے میں وہی سب سے ہے افضل اعلیٰ
اے اشک مجید اس کو کہا ہے سب نے
چیونٹی ہو کہ انسان سبھی کو پالا

اَلْبَاعِثُ

ہر صبح کا ہر شام کا باعث وہ ہے
آغاز کا انجام کا باعث وہ ہے
ہے اُس سے حیات اور اُسی سے ہے نجات
انسان کے اکرام کا باعث وہ ہے

اَلشَّھِیْدُ

ہر دورِ قدیم اور جدید اُس کا ہے
عالم میں ہر اک گفت و شنید اُس کا ہے
اے اشک جسے سب کی شہادت معلوم
ہاں اِس لئے اِک نام شہید اُس کا ہے

اَلْحَقُّ

ظاہر ہے کمالات سے قدرت اس کی
باہر ہے خیالات سے عظمت اس کی
حق نام ہے مفہوم ہزاروں اس کے
ملتی ہے کرامات سے برکت اس کی

اَلْوَکِیْلُ

مشکل کو ہے آسان وہ کرنے والا
جھولی وہ عنایات سے بھرنے والا
اے اشکؔ وکیل اس کو کہا جاتا ہے
اس نام کا ہے وِرد سنورنے والا

اَلْقَوِیُّ

جتنی بھی ہے قوت وہ اسی کے دم سے
جتنی بھی ہے قدرت وہ اسی کے دم سے
کمزور ہیں سب وہ ہی قوی ہے یارو
جتنی بھی ہے طاقت وہ اسی کے دم سے

اَلْمَتِیْنُ

مہتاب میں سورج میں ہے جلوہ جس کا
ہر سمت نظر آتا ہے رُتبہ جس کا
اے اشکؔ ادب سے اُسے کہتے ہیں متین
ہے سارے ہی عالم کو بھروسہ جس کا

اَلْوَلِیُّ

سب کا ہے ولی اور مددگار ہے وہ
مومن کی اداؤں کا طرفدار ہے وہ
کوئی بھی نہیں اُس کے کرم سے محروم
ستّار ہے جبّار ہے غفّار ہے وہ

اَلْحَمِیْدُ

جتنی بھی ہے تعریف یہ سب اُس کے لئے
یہ عقل و خِرد علم و ادب اُس کے لئے
ہے سب کی عبادت میں وہی ذاتِ حمید
بندے کی دعاؤں میں طلب اس کے لئے

اَلْمُحْصِیُ

نقشہ ہے شمار میں جہانِ گُل کا
شبنم کا ہے رکھوالا محافظ گل کا
کہتا ہے اُسے اشکؔ زمانہ محصیٰ
ہے اس کے لئے نغمہ ہر اِک بلبل کا

اَلْمُبْدِیُٔ

تخلیق کیا جس نے یہ عالم سارا
کرتا ہے وہی سب کے دُکھوں کا چارا
کہتے ہیں اُسے مبدیٔ اسی کے دم سے
افلاک پہ روشن ہے ہر اِک تارا

اَلْمُعِیْدُ

مخلوق کو دوبارہ جِلا دیتا ہے
اعمال کا مرنے پہ صِلہ دیتا ہے
کہتے ہیں معید اشکؔ اُسی ذات کو ہم
دم بھر میں جو دنیا کو ہلا دیتا ہے

اَلْمُحْیِیُ

ہر سانس جو انساں کو عطا کرتا ہے
اس پر بھی عنایت جو خطا کرتا ہے
المحیی کے ہے فیض کا چشمہ جاری
ملتا ہے اسے جو بھی دعا کرتا ہے

اَلْمُمِیْتُ

ہم کھاتے ہیں جس نام کی ہر دم قسمیں
وہ دیکھتا ہے نیکی بدی کی رسمیں
کہتا ہے الممیتؔ یہ دہر جسے
ہے زندگی اور موت اُسی کے بس میں

اَلْحَیُّ

زندہ ہے وہ ہر حال میں تابندہ ہے
روشن ہے جہاں دیکھئے رخشندہ ہے
ہر چیز پہ قادر ہے وہ قدرت والا
ہر شاہ حَیؔ کے لئے کارندہ ہے

اَلْقَیُّوْمُ

قیّوم ہے قائم ہے زمانہ اس سے
ہر ایک کے جینے کا بہانہ اس سے
گردش ہے یہ دنیا کی اُسی سے دائم
صدیوں کا ہے رنگین فسانہ اس سے

اَلْوَاجِدُ

دنیا کے وجودوں کو بنانے والا
قدرت کے کرشمات دکھانے والا
اے اشکؔ ہے واجد وہ بزرگ و برتر
مُردوں کو سرِ حشر جگانے والا

اَلْمَاجِدُ

فیّاض ہے ثانی نہیں جس کا کوئی
وہ ابرِ کرم ہے کہ نہ ایسا کوئی
بخشش میں کوئی اشکؔ نہ ماجد جیسا
مایوس نہیں اُس سے ہے بندہ کوئی

اَلْوَاحِدُ

یکتا ہے یگانہ ہے اکیلا وہ ہے
ہے نیند سے بے گانہ کہ جاگا وہ ہے
واحد ہے کوئی ذات میں اُس کے نہ شریک
ہر راز کا بس جاننے والا وہ ہے

اَلصَّمَدُ

سب مالک و مختارِ ابد کہتے ہیں
قرآن کو ہم اس کی سند کہتے ہیں
جو سب سے ہے بے نیاز دنیا بھر میں
اے اشکؔ اُسے لوگ صمد کہتے ہیں

اَلْقَادِرُ

پردے میں ہے، پر حاضر و ناظر تو ہے
مخلوق کی تخلیق کا ماہر تو ہے
دنیا کی یہ ہلچل ہے تری مرضی سے
قدرت ہے ترے ہاتھ میں قادر تو ہے

اَلْمُقْتَدِرُ

ہر چیز پہ اختیار اُسی کا دیکھا
دنیا میں بس اعتبار اسی کا دیکھا
بے شک وہ ہے مقتدر اثر ہے سب پر
اس دہر میں اقتدار اسی کا دیکھا

اَلْمُقَدِّمُ

سوچا جو تجھے ہم نے معظم پایا
اِک نور میں سمٹا ہوا عالم پایا
کیا خوب نوازش کی ادا ہے تیری
ہر ذکر ترا ہم نے مقدم پایا

اَلْمُؤَخِّرُ

کہتے ہیں سبھی حاضر و ناظر وہ ہے
دنیا کی ہر اک چیز سے ظاہر وہ ہے
ہے تیز وہ اتنا کہ ہے سب سے آگے
ہاں اس لئے کہتے ہیں موخّر وہ ہے

اَلْاَوَّلُ

اعلیٰ ہے تری ذات کہ افضل تو ہے
وہ تیرے کمالات کہ اکمل تو ہے
دنیا میں نہیں کوئی بھی تجھ سے پہلے
سچی ہے یہی بات کہ اوّل تو ہے

اَلْآخِرُ

سب ہونگے فنا تو ہی رہے گا آخر
قرآن سے یہ بات ہوئی ہے ظاہر
کہتا ہے عقیدت سے رباعی تیری
بخشش کے لئے اشکؔ ہوا ہے حاضر

اَلظَّاہِرُ

معمور ہے ہر چیز میں جلوہ تیرا
بھر پور ہے ہر چیز میں جلوہ تیرا
ہر آنکھ یہ کہتی ہے کہ ظاہر تو ہے
پُر نور ہے ہر چیز میں جلوہ تیرا

اَلْبَاطِنُ

جو راز نہاں ہے وہ عیاں ہے تجھ پر
قربان زمانے کی زباں ہے تجھ پر
ہر ایک کے باطن کی ہے پہچان تجھے
انسان کی خاموش بیاں ہے تجھ پر

اَلْوَالِیُ

ہر ایک کا والی ہے بزرگ و برتر
ہر باغ کا مالی ہے بزرگ و برتر
ہر شے میں جمال اُس کا نظر آتا ہے
کیا شانِ جلالی ہے بزرگ و برتر

اَلْمُتَعَالِیُ

نادان کے افکار سے بالا تر ہے
ایمان کے معیار سے بالا تر ہے
اُس ذات کے قربان متعالی ہے جو
انسان کے کردار سے بالا تر ہے

اَلْبَرُّ

مخلوق سے برتاؤ بھلائی والا
کام اُس کا نہیں کوئی برائی والا
ایمان کا سر چشمہ اُسے کہتے ہیں
اک نام ہے البرّ بڑائی والا

اَلتَّوَّابُ

کرتا ہے گنہگار کی بخشش توّاب
ہر ایک طلب گار کی پُرشش توّاب
انسان کی توبہ کو جو کرتا ہے قبول
کرتا ہے نوازش پہ نوازش توّاب

اَلْمُنْتَقِمُ

ہر ایک غلط کار کو دیتا ہے سزا
انسان کی ہر سانس کو ہے اُس کی رضا
اک نام ہے منتقم جہاں میں اُس کا
کر سکتا ہے جب چاہے قیامت برپا

اَلْعَفُوُّ

کھلتی ہے کہاں سب پہ حقیقت اس کی
بندوں پہ ہمیشہ ہے عنایت اس کی
وہ عفو ہے اور کام معافی دینا
ہر ایک گنہگار پہ رحمت اس کی

اَلرَّؤُفُ

مشفق ہے نہایت وہ کرم والا ہے
افضل ہے نگہبان بہت اعلیٰ ہے
کہتے ہیں رؤف اشک اُسے ہم جس نے
مخلوق کو پھولوں کی طرح پالا ہے

مَالِکُ المُلکِ

ہر سمت نظر آتی ہے قدرت اس کی
ہر ذرّے میں پوشیدہ ہے حکمت اس کی
کہتے ہیں اسے اشکؔ مالک الملکؔ جسے
ہر شئے پہ ہے یعنی کہ حکومت اس کی

ذُوالجَلاَلِ وَالاِکرَام

وہ اعظم و اکرم ہے بہت اعلیٰ ہے
ہم سب کو تو اس نے ہی سدا پالا ہے
سب کہتے ہیں ذوالجلالِ والاکرام اشکؔ
یعنی وہ جلال اور کرم والا ہے

اَلمُقسِطُ

مخلوق پہ اکرام ہے افضل اس کا
ہر فیصلہ ہوتا ہے مکمّل اس کا
مقسطؔ ہے توازن کا وہ آئینہ ہے
ہر کام میں انصاف ہے اوّل اس کا

اَلجَامِعُ

انوارِ حیات اسے کہتے ہیں
ہم ربِّ کائنات اسے کہتے ہیں
دنیا کی ہر ایک چیز کو کرتا ہے جمع
ہم سب جامعؔ صفات اسے کہتے ہیں

اَلْغَنِیُّ

پُر نور ہے، جمیل ہے وہ خالق اپنا
محسن ہے وکیل ہے وہ خالق اپنا
کہتے ہیں غنی اس کو بھرے وہ جھولی
ہر اک کا کفیل ہے وہ خالق اپنا

اَلْمُغْنِیُ

کم نام کو شہرت جو عطا کرتا ہے
بیمار کو راحت جو دیا کرتا ہے
اے اشکؔ بڑا نام ہے مغنی اس کا
کمزور کی طاقت جو ہوا کرتا ہے

اَلْمَانِعُ

خطرات کی راہوں سے ہٹانے والا
صدمات کی آہوں سے چھڑانے والا
کہتے ہیں کہ اک نام ہے مانع اس کا
ظلمات کی بانہوں سے بچانے والا

اَلضَّارُّ

ہر رات میں اندازِ سحر ہے اس کا
ہر ذرّہ عالم پہ اثر ہے اس کا
الضّار ہے اک نام وہ قدرت والا
مخلوق کو جتنا ہے ضرر، ہے اس کا

اَلنَّافِعُ

ہے نفع کا ہر شۓ میں کرشمہ کوئی
بہتا ہے عنایات کا دریا کوئی
اے اشک بڑا نام ہے نافع اس کا
جس طرح وہ دیتا ہے، نہ دے گا کوئی

اَلنُّوْرُ

ہرے شے میں جو یہ نور نظر آتا ہے
سب اُس کے ہی جلووں کا اثر آتا ہے
کرتا ہے وہی ذہن و دل و جاں معمور
النور سے یہ نور اتر آتا ہے

اَلْهَادِیُ

ایمان کی راہوں پہ چلانے والا
حیوان کو انسان بنانے والا
ہادی اسے کہتے ہیں ہدایت کے لئے
ہے اشک وہ منزل کو دِکھانے والا

اَلْبَدِیْعُ

ہر چیز کو بے مثل بنایا اس نے
جلوہ مہہ و انجم میں دِکھایا اس نے
کہتے ہیں بدیع اشک اسے اہلِ جہاں
کس رنگ سے دنیا کو سجایا اس نے

اَلْبَاقِیُ

انسان کو اِک روز فنا ہونا ہے
حیوان کو اِک روز فنا ہونا ہے
اے اشکؔ وہ الباقی رہے گا ہر دم
ہر جان کو اِک روز فنا ہونا ہے

اَلْوَارِثُ

ہر چیز پہ دنیا کی ہے قدرت اس کی
ہر دشت پہ دریا پہ حکومت اس کی
کہتے ہیں اُسے دونوں جہاں کا **وارث**
ہر حال میں قائم ہے وراثت اس کی

اَلرَّشِیْدُ

انسان کو جو عقل و خرد دیتا ہے
ہر جان کو بروقت رَسد دیتا ہے
جو اُس کی ہدایت پہ چلا کرتے ہیں
کہتے ہیں رشید اس کو ابد دیتا ہے

اَلصَّبُوْرُ

دنیا میں ترے جیسا نہ قادر کوئی
ماہر ہے کوئی اور نہ ساحر کوئی
سب اس لئے آداب سے کہتے ہیں **صبور**
دیکھا ہے ترے جیسا نہ صابر کوئی

☆☆☆



'अलबाक़ी'

इंसान को इक रोज़ फ़ना होना है
हैवान को इक रोज़ फ़ना होना है
ऐ 'अश्क' वह '**अलबाक़ी**' रहेगा हर दम
हर जान को इक रोज़ फ़ना होना है

'अलवारिस'

हर चीज़ पे दुनिया की है क़ुदरत उसकी
हर दश्त पे, दरिया पे, हुकूमत उसकी
कहते हैं उसे दोनों जहां का '**वारिस**'
हर हाल में क़ायम है विरासत उसकी

'अर्रशीद'

इंसान को जो अक़्लो-ख़िरद देता है
हर जान को बरवक़्त रसद देता है
जो उसकी हिदायत पे चला करते हैं
कहते हैं '**रशीद**' उसको अबद देता है

'अस्सबूर'

दुनिया में तेरे जैसा न क़ादिर कोई
माहिर है कोई और न साहिर कोई
सब इसलिए आदाब से कहते हैं '**सबूर**'
देखा है तेरे जैसा न साबिर कोई

‘अन्नाफ़ेअ’

है ‘**नफ़अ**’ का हर शै में करिश्मा कोई
बहता है इनायात का दरिया कोई
ऐ ‘अश्क’ बड़ा नाम है ‘**नाफ़ेअ**’ उसका
जिस तरह व देता है, न देगा कोई

‘अलहादी’

ईमान की राहों पे चलाने वाला
हैवान को इंसान बनाने वाला
‘**हादी**’ उसे कहते हैं हिदायत के लिए
है ‘अश्क’ वह मंज़िल को दिखाने वाला

‘अन्नूर’

हर शै में जो ये नूर नज़र आता है
सब उसके ही जल्वों का असर आता है
करता है वही ज़ेहनों-दिलो-जाँ मामूर
‘**अन्नूर**’ से ये नूर उतर आता है

‘अलबदीअ’

हर चीज़ को बेमिस्ल बनाया उसने
जल्वा महो-अंजुम में दिखाया उसने
कहते हैं ‘**बदीअ**’ ‘अश्क’ उसे अह्ले-जहां
किस रंग से दुनिया को सजाया उसने



'अलग़नी'

पुरनूर है, जमील है, वह ख़ालिक़ अपना
मुहसिन है, अकेला है, वह ख़ालिक़ अपना
कहते हैं '**ग़नी**' उसको भरे वह झोली
हर इक का कफ़ील है वह ख़ालिक़ अपना

'अलमुग़्नी'

गुमनाम को शोहरत जो अता करता है
बीमार को राहत जो दिया करता है
ऐ 'अश्क' बड़ा नाम है '**मुग्नी**' उसका
कमज़ोर की ताक़त जो सिवा करता है

'अलमानेअ'

ख़तरात की राहों से हटाने वाला
सदमात की आहों से छुड़ाने वाला
कहते हैं कि इक नाम है '**मानेअ**' उसका
ज़ुल्मात की बाहों से बचाने वाला

'अज़्ज़ार्र'

हर रात में अंदाज़े-सहर है उसका
हर ज़र्रा-ए-आलम पे असर है उसका
'**अज़्ज़ार्र**' है इक नाम वह क़ुदरत वाला
मख़लूक़ को जितना है ज़रर, है उसका

'मालिकुल-मुल्क'

हर सिम्त नज़र आती है क़ुदरत उसकी
हर ज़र्रे में पोशीदा है हिक्मत उसकी
कहते हैं ऐ 'अश्क' '**मालिकुल-मुल्क**' जिसे
हर शै पे है यानी कि हुकूमत उसकी

'ज़ुलजलाले-वल-इकराम'

वह आज़मो-अकरम है बहुत आला है
हम सबको तो उसने ही सदा पाला है
सब कहते हैं '**ज़ुलजलाले-वल इकराम**' 'अश्क'
यानी वह जलाल और करम वाला है

'अलमुक़्सित'

मख़लूक़ पे इकराम है अफ़ज़ल उसका
हर फ़ैसला होता है मुकम्मल उसका
'**मुक़्सित**' है तवाज़ुन का वह आईना है
हर काम में इंसाफ़ है अव्वल उसका

'अलजामेअ'

अन्वारे-हयात उसे कहते हैं
हम रब्बे-कायनात उसे कहते हैं
दुनियां की हर एक चीज़ को करता है जमा
हम सब '**जामेअ**' सिफ़ात उसे कहते हैं

'अत्तव्वाब'

करता है गुनहगार की बख़्शिश 'तव्वाब'
हर एक तलबगार की पुरशिश तव्वाब
इंसान की तौबा को जो करता है क़ुबूल
करता है नवाज़िश पे नवाज़िश तव्वाब

'अलमुंतक़िम'

हर एक ग़लतकार को देता है सज़ा
इंसान की हर सांस को है उसकी रज़ा
इक नाम है, 'मुंतक़िम' जहां में उसका
कर सकता है जब चाहे क़यामत बरपा

'अलअफ़ुव्व'

खुलती है कहां सब पे हक़ीक़त उसकी
बन्दों पे हमेशा है इनायत उसकी
वह 'अफ़ु' है और काम मुआफ़ी देना
हर एक गुनहगार पे रहमत उसकी

'अर्रऊफ़'

मुश्फ़िक़ है निहायत वह करम वाला है
अफ़ज़ल है निगहबान बहुत आला है
कहते हैं 'रऊफ़' 'अश्क' उसे हम, जिसने
मख़लूक़ को फूलों की तरह पाला है

'अलबातिन'

जो राज़ निहां है वह अयां है तुझ पर
क़ुर्बान ज़माने की ज़ुबां है तुझ पर
हर एक के '**बातिन**' की है पहचान तुझे
इंसान की ख़ामोश बयां है तुझ पर

'अलवाली'

हर एक का '**वाली**' है बुज़ुर्गो-बरतर
हर बाग़ का माली है बुज़ुर्गो-बरतर
हर शै में जमाल उसका नज़र आता है
क्या शाने-जलाली है बुज़ुर्गो-बरतर

'अलमुतआली'

नादान के अफ़कार से बाला तर है
ईमान के मयार से बाला तर है
उस ज़ात के क़ुर्बान '**मुतआली**' है जो
इंसान के किरदार से बाला तर है

'अलबर्र'

मख़लूक़ से बर्ताव भलाई वाला
काम उसका नहीं कोई बुराई वाला
ईमान का सरचश्मा उसे कहते हैं
इक नाम है '**अलबर्र**' बड़ाई वाला

‘अलमुअख़्ख़िर’

कहते हैं सभी हाज़िरो–नाज़िर वह है
दुनिया की हर एक चीज़ से ज़ाहिर वह है
है तेज़ वह इतना कि है सबसे आगे
हाँ इसलिए कहते हैं ‘**मुअख़्ख़िर**’ वह है

‘अलअव्वल’

आला है तेरी ज़ात कि अफ़ज़ल तू है
वह तेरे कमालात की अक्मल तू है
दुनिया में नहीं कोई भी तुझसे पहले
सच्ची है यही बात कि ‘**अव्वल**’ तू है

‘अलआख़िर’

सब होंगे फ़ना तू ही रहेगा ‘**आख़िर**’
क़ुरआन से ये बात हुई है ज़ाहिर
कहता है अक़ीदत से रूबाई तेरी
बख़्शिश के लिए ‘अश्क’ दुआ है हाज़िर

‘अज़्ज़ाहिर’

मामूर है हर चीज़ में जल्वा तेरा
भरपूर है हर चीज़ में जल्वा तेरा
हर आँख ये कहती है कि ‘**ज़ाहिर**’ तू है
पुरनूर है हर चीज़ में जल्वा तेरा

‘अस्समद’

सब मालिको-मुख़्तारे-अबद कहते हैं
क़ुरआन को हम उसकी सनद कहते हैं
जो सबसे है बेनियाज़ दुनिया भर में
ऐ ‘अश्क’ उसे लोग ‘**समद**’ कहते हैं

‘अलक़ादिर’

पर्दे में है, पर हाज़िरो-नाज़िर तू है
मख़लूक़ की तख़लीक़ का माहिर तू है
दुनिया की ये हलचल है तेरी मर्ज़ी से
क़ुदरत है तेरे हाथ में **क़ादिर** तू है

‘अलमुक़्तदिर’

हर चीज़ पे अख़्तियार उसी का देखा
दुनिया में बस ऐतबार उसी का देखा
बेशक वह है ‘**मुक़्तदिर**’ असर है सब पर
इस देहर में इक़्तेदार उसी का देखा

‘अलमुक़द्दम’

सोचा है तुझे हमने मुअज़्ज़म पाया
इक नूर में सिमटा हुआ आलम पाया
क्या ख़ूब नवाज़िश की अदा है तेरी
हर ज़िक्र तेरा हमने ‘**मुक़द्दम**’ पाया

‘अलक़य्यूम’

‘क़य्यूम’ है, क़ायम है ज़माना उससे
हर एक के जीने का बहाना उससे
गर्दिश है ये दुनिया की उसी से दायम
सदियों का है रंगीन फ़साना उससे

‘अलवाजिद’

दुनिया के वजूदों को बनाने वाला
क़ुदरत के करिश्मात दिखाने वाला
ऐ ‘अश्क’ है **‘वाजिद’** वह बुज़ुर्गो-बरतर
मुर्दों के सरे-हश्र जगाने वाला

‘अलमाजिद’

फ़ैय्याज़ है सानी नहीं जिसका कोई
वह अब्रे-करम है कि न ऐसा कोई
बख़्शिश में कोई ‘अश्क’ न **‘माजिद’** जैसा
मायूस नहीं उससे है बन्दा कोई

‘अलवाहिद’

यकता है, यगाना है, अकेला वह है
है नींद से बेगाना कि जागा वह है
‘वाहिद’ है कोई ज़ात में उसके न शरीक
हर राज़ का बस जानने वाला वह है

'अलमुईद'

मख़लूक़ को दुबारा जिला देता है
आमाल का मरने पे सिला देता है
कहते हैं **'मुईद'** 'अश्क' उसी ज़ात को हम
दम भर में जो दुनिया को हिला देता है

'अलमुह्यि'

हर सांस जो इन्सां को अता करता है
उस पर भी इनायत जो ख़ता करता है
'अलमुह्यि' के है फ़ैज़ का चश्मा जारी
मिलता है उसे जो भी दुआ करता है

'अलमुमीत'

हम खाते हैं जिस नाम की हर दम क़स्में
वह देखता है नेकी-बदी की रस्में
कहता है **'अलमुमीत'** ये देह्र जिसको
है ज़िंदगी और मौत उसी के बस में

'अलहय्यि'

ज़िंदा है वह हर हाल में ताबिन्दा है
रौशन है जहां देखिए रख़शिंदा है
हर चीज़ पे क़ादिर है वह क़ुदरत वाला
हर शाह **'हयी'** के लिए कारिंदा है

‘अलवली’

सबका है ‘वली’ और मददगार है वह
मोमिन की अदाओं का तरफ़दार है वह
कोई भी नहीं उसके करम से महरूम
सत्तार है, जब्बार है, ग़फ़्फ़ार है वह

‘अलमुहसी’

नक़्शा है शुमार में जहाने-कुल का
शबनम का है रखवाला मुहाफ़िज़ गुल का
कहता है उसे ‘अश्क’ ज़माना **‘मुहसी’**
है उसके लिए नग़्मा हर इक बुलबुल का

‘अलहमीद’

जितनी भी है तारीफ़ ये सब उसके लिए
ये अक़्लो-ख़िरद, इल्मो-अदब उसके लिए
है सबकी इबादत में वही ज़ाते- **‘हमीद’**
बन्दे की दुआओं में तलब उसके लिए

‘अलमुब्दी’

तख़लीक़ किया जिसने ये आलम सारा
करता है वही सबके दुखों का चारा
कहते हैं उसे **‘मुब्दी’** उसी के दम से
अफ़्लाक पे रोशन है हर इक तारा

'अलहक़्क़'

ज़ाहिर है कमालात से कुदरत उसकी
बाहर है ख़यालात से अज़्मत उसकी
'**हक़्क़**' नाम है मफ़हूम हज़ारों उसके
मिलती है करामात से बरकत उसकी

'अलवकील'

मुश्किल को है आसान वह करने वाला
झोली वह इनायात से भरने वाला
ऐ 'अश्क' '**वकील**' उसको कहा जाता है
उस नाम का है विर्द संवरने वाला

'अलक़वी'

जितनी भी है क़ूव्वत वह उसी के दम से
जिनती भी है क़ुदरत वह उसी के दम से
कमज़ोर हैं सब वह ही '**क़वी**' है यारो
जितनी भी है ताक़त वह उसी के दम से

'अल मतीन'

महताब में, सूरज में है जल्वा जिसका
हर सिम्त नज़र आता है रूत्बा जिसका
ऐ 'अश्क' अदब से उसे कहते हैं '**मतीन**'
है सारे ही आलम को भरोसा जिसका

‘अलवदूद’

सिज्दा है उसी के लिए वह है माबूद
वह ज़ात नहीं अक़्लो-ख़िरद तक महदूद
करता है मोहब्बत वह अमल वालों से
ऐ ‘अश्क’ अदब से उसे कहते हैं ‘**वदूद**’

‘अलमजीद’

है पाक बड़ा वह है बुज़ुर्गो-बाला
रुत्बे में वही सबसे है अफ़ज़ल आला
ऐ ‘अश्क’ ‘**मजीद**’ उसको कहा है सबने
चिंटी हो कि इंसान सभी को पाला

‘अलबाइस’

हर सुबह का हर शाम का ‘**बाइस**’ वह है
आग़ाज़ का अंजाम का बाइस वह है
है उससे हयात और उसी से है निजात
इंसान के इकराम का बाइस वह है

‘अश्शहीद’

हर दौरे-क़दीम और जदीद उसका है
आलम में हर एक गुफ़्तो-शुनीद उसका है
ऐ ‘अश्क’ जिसे सबकी शहादत मालूम
हां इसलिए इक नाम ‘**शहीद**’ उसका है

‘अर्रक़ीब’

मख़लूक की निगरानी किया करता है
रहमत की फ़रावानी किया करता है
है नाम ‘**रक़ीब**’ उसका क़ुदरत वाला
वह सबकी निगहाबानी किया करता है

‘अलमुजीब’

मख़लूक की हाजत को रवा करता है
सुनता है उसे, जो भी दुआ करता है
कहते हैं ‘**मुजीब**’ उसको, बड़ी ज़ात उसकी
इकराम गुनाहों से सिवा करता है

‘अलवासे’

इक ज़ाते-मुक़द्दूस है वह अज़्मत वाला
ऐ ‘अश्क’ बड़ा नाम है रहमत वाला
कहते हैं जहां वाले उसे ‘**अलवासे**’
मेहदूद नहीं वह तो है वुसअत वाला

‘अल हकीम’

एहकाम में हिक्मत है बड़ा वह है ‘**हकीम**’
उसके ही इशारे पे चले बादे-नसीम
मुख़्तार है कुल का वह बुज़ुर्गो-बरतर
है सब पे करम उसका बड़ा वह है ‘करीम’

'अलमुक़ीत'

हर शै में तवानाई उसी के दम से
चलती है ये पुरवाई उसी के दम से
मुश्किल में है मेहरबां, मुहाफ़िज़ है 'मुक़ीत'
दुनिया में है दानाई उसी के दम से

'अलहसीब'

वह जानता है सबके गुनाह और सवाब
नाज़िल वही करता है ज़माने में अज़ाब
हम 'अश्क' उसी ज़ात को कहते हैं 'हसीब'
हर बात का दुनियां की जो रखता है हिसाब

'अलजलील'

मख़लूक़ का हाकिम है, ग़नी है वह तो
कहते हैं अली और वली है वह तो
है पाक बड़ा यानी वह है रब्बे- 'जलील'
अज़्मत का धनी और क़वी है वह तो

'अलकरीम'

इकरामो-इनायत है उसी के दम से
इंसान को राहत है उसी के दम से
बंदों पे करम उसका बड़ा वह है 'करीम'
हर शै में हरारत है उसी के दम से

'अश्शकूर'

बंदा जो यहां साहिबे-ईमान रहा
ज़ी रुत्बा रहा दह्र में ज़ीशान रहा
हम शुक्र अदा करते हैं जिसका वह '**शकूर**'
जीने के लिए अज़्म का सामान रहा

'अलअली'

है साहिबे-क़ुदरत वह करामत वाला
आला है, वही और बलन्दो-बाला
है नाम '**अली**' ज़ाते-गिरामी उसकी
रखवाला जहां का है वही रखवाला

'अलकबीर'

है दोनों जहां में वह बुज़ुर्गो-बरतर
माबूद है, सिज्दा है उसी के दर पर,
निन्यानवे नामों में है इक नाम '**कबीर**'
कोई भी नहीं उसका शरीको-हमसर

'अलहफ़ीज़'

मेहफ़ूज़ जो रखता है हर इक आफ़त से
करता है जो इम्दाद हर इक सूरत से
है सब पे करम जिसका वह है नाम '**हफ़ीज़**'
आबाद हैं ये दोनों जहां बरकत से

'अलख़बीर'

बेशक़ नहीं दुनिया में कोई तेरी नज़ीर
हर शाह तेरे दर की इनायत का फ़क़ीर
ऐ 'अश्क' ज़माने को हर इक हालत में
रखता है ख़बरदार हमें रब्बे-'ख़बीर'

'अलहलीम'

मख़लूक़ का रहमान है वह और रहीम
करता है करम सब पे बड़ा वह है ख़बीर
बख़्शिश में नहीं कोई कभी उसका शानी
बंदों के लिए अपने निहायत है **'हलीम'**

'अलअज़ीम'

कहते हैं **'अज़ीम'** उसको है अज़्मत वाला
क़ादिर है बड़ा वह तो है क़ुदरत वाला
है कौन भला ऐसा बुज़ुर्गो-बरतर
ऐ 'अश्क' वही एक है रहमत वाला

'अलग़फ़ूर'

हर सिम्त ये आलम में ज़हूर उसका है
इंसान के ज़ेहनों में शऊर उसका है
करता है ख़ताबार की बख़्शिश हर दम
कहते हैं कि इक नामे **'ग़फ़ूर'** उसका है

'अलबसीर'

है नूर से पुरनूर बसारत उसकी
हर चीज़ में मसरूर हरारत उसकी
इक नाम है उस ज़ाते-मुक़द्दस का '**बसीर**'
हर नक़्श में मामूर बसारत उसकी

'अलहकम'

हक़दार को हक़ अपना दिला देता है
इंसाफ़ को मंज़िल से मिला देता है
है नाम '**हकम**' वह जो दुआएं सुनकर
बंदों को इबादत का सिला देता है

'अलअद्ल'

वह सब '**अद्लो-इंसाफ़**' का सरचश्मा है
हां उसके इशारे पे जहां चलता है
है सबके लिए ए ही क़ानून उसका
दरबार में उसके तो यही देखा है

'अललतीफ़'

दुनिया में हर इक लुत्फ़ो-करम उसका है
इंसान का सब दीनो-धरम उसका है
हिक्मत से हर इक चीज़ बनाता है '**लतीफ़**'
मफ़हूम में जितना है भरम उसका है

'अरफ़िअ'

ज़र्रा महे-कामिल से सिवा करता है
ये काम तो बस मेरा ख़ुदा करता है
'राफ़ेअ' है, वह रफ़्अत है उसी के दम से
हर इक को बलन्दी जो अता करता है

'अलमुईज़्ज़'

शैतान की फ़ित्र को दिखाने वाला
नादान की ज़िल्लत को मिटाने वाला
ऐ 'अश्क' **'मुईज़्ज़'** है वह बड़ी शान उसकी
इंसान की अज़्मत को बढ़ाने वाला

'अलमुज़िल्ल'

ज़ालिम के तकब्बुर को मिटाने वाला
सर अहले-सितम का वह झुकाने वाला
ऐ 'अश्क' **'मुज़िल्ल'** की है निराली बातें
शैतान को ज़िल्लत में दबाने वाला

'अस्समीअ'

कहते हैं **'समीअ'** उसको समाअत वाला
सुनता है दुआ सबकी वह अज़्मत वाला
ख़ाली नहीं जाता कोई दर से उसके
बंदों के लिए वह तो है बरकत वाला

'अलअलीम'

दुनिया के हर इक राज़ की पहचान उसे
पहचान ज़रा ऐ दिले-नादान उसे
हर इल्म का है जानने वाला वह **'अलीम'**
हर्गिज़ न समझ पाएगा इंसान उसे

'अलक़ाबिज़'

दुनिया की हर इक शै पे है क़ब्ज़ा जिसका
हर सिम्त नज़र आता है जल्वा जिसका
कहते हैं उसे दोनों जहां **'अलक़ाबिज़'**
आलम में बहुत आला है रुत्बा वाला

'अलबासित'

अज़्मत के जो अफ़लाक बना देता है
वुसअत से जहानों को सजा देता है
कहता है उसी रब को जहां **'अलबासित'**
क़ुदरत से नई आबो-हवा देता है

'अलख़ाफ़िज़'

इंसान की हस्ती को बनाने वाला
ईमान की बस्ती को बसाने वाला
है नूर से पुरनूर वही **'अलख़ाफ़िज़'**
शैतान की पस्ती को दिखाने वाला

‘अलवह्हाब’

है तू ही ‘**वह्हाब़**’ सख़ावत वाला
बंदों के लिए तू है इनायत वाला
बख़्शिश है, नवाज़िश है, जहां में तेरी
है ज़िक्र तेरे नाम का बरकत वाला

‘अर्रज़्ज़ाक़’

‘**रज़्ज़ाक़**’ है तू रिज़्क तेरे हाथ में है
हो कोई कहीं फिर भी तेरे साथ में है
भूका न कोई प्यासा हुकूमत में तेरी
सेराब हर इक तेरी इनायात में है

‘अस्सत्तार’

इंसान का हर ऐब छुपा देता है
ईमान की इक राह दिखा देता है
ऐ ‘अश्क’ बड़ा नाम है ‘**सत्तार**’ उसका
शैतान के पंजे से छुड़ा देता है

‘अलफ़त्ताह’

सब मुश्किलें आसान जो कर देता है
फ़सलें जो उगाता है समर देता है
ख़ाली नहीं रखता है किसी की झोली
‘**फ़त्ताह**’ बड़े प्यार से भर देता है

‘अलबारी’

तख़लीक़ जो बेमिस्ल किया करता है
सबको नया अंदाज़ दिया करता है
‘अलबारी’ वही फ़ज़्ल का सरचश्मा है
रहमत से बड़े काम किया करता है

‘अलमुसव्विर’

मख़लूक़ के जलवों का ‘मुसव्विर’ वह है
तरतीब जो देता है अनासिर वह है
समझा न कोई उसका कमाले-क़ुदरत
सोचें तो हर इक चीज़ पे ज़ाहिर वह है

‘अलग़फ़्फ़ार’

बंदों के गुनाहों को भुला देता है
मिटता है कोई उसको बना देता है
‘ग़फ़्फ़ार’ है वह उसके करम क्या कहिए
हर शै पे नया रंग चढ़ा देता है

‘अलक़ह्हार’

तू ही तो है ‘क़ह्हार’ जहां तेरा है
है सबको ये इक़रार जहां तेरा है
हर शै में है रफ़्तार तेरे ही दम से
मुख़्तारों का मुख़्तार जहां तेरा है

'अलअज़ीज़'

ग़ालिब है दो-आलम पे वह है नाम '**अज़ीज़**'
है उसकी हुकूमत में जहां की हर चीज़
समझा न कोई उसकी क़ुदरत का कमाल
बंदों में कहां हक़ को परखने की तमीज़

'अलजब्बार'

'**जब्बार**' है बिगड़ी का बनाने वाला
हर मौज में तूफ़ान उठाने वाला
तक्मील वह बंदों से करा लेता है
क़ुदरत के करिश्मात दिखाने वाला

'अलमुतकब्बिर'

हर शै में नुमायां है बुलन्दी तेरी
हैरत सी हुई शान जो देखी तेरी
सच बात तो ये है '**मुतकब्बिर**' है तू
हर रूप में क़ुदरत है निराली तेरी

'अलख़ालिक़'

बख़्शिश है तेरे हाथ में '**ख़ालिक़**' तू है
दुनिया के तरन्नुम में तेरा जादू है
मुश्फ़िक़ है, इनायत है, तेरी बंदों पर
बिखरी हुई आलम में तेरी ख़ुश्बू है

'अलक़ुद्दूस'

है पाक हर इक ऐब से '**क़ुद्दूस**' है वह
ईमान की हर शम्अ का फ़ानूस है वह
रहता है वह मोमिन की रगे-जां के क़रीब
रफ़्तार में हर सांस की मेहसूस है वह

'अस्सलाम'

ख़तरात से मेहफ़ूज़ जो रखता है हमें,
बैठा वह कहीं दूर है तकता है हमें
है नाम '**सलाम**' उसका सदा याद रखो
हर हाल में माबूद जो लगता है हमें

'अलमोमिन'

'**मोमिन**' है अज़ाबों से बचाने वाला
ज़ुल्मत में चराग़ों को जलाने वाला
है राहनुमा सच्चा वही तो अपना
जो सीधी हमें राह दिखाने वाला

'अलमुहैमिन'

बेशक है '**मुहैमिन**' ही हिफ़ाज़त वाला
ये नाम है माबूद का राहत वाला
इंसान अगर दिल में जगह दे उसको
बन जाएगा वह खुद भी करामत वाला

रुबाई में अल्लाह के 99 नाम

'अल्लाह'

अल्लाह तेरा नाम है अज़्मत वाला
अल्लाह तेरा नाम है रहमत वाला
मालिक है तू ही दोनों जहां का मालिक
'अल्लाह' तेरा नाम है हिक्मत वाला

'अर्रहमान'

'रहमान' है वह सब पे करम है उसका
दुनिया के लिए बाग़े-इरम है उसका
नाज़िल है हर इक शख़्स पे बरकत उसकी
पुरनूर इनायत से हरम है उसका

'अर्रहीम'

सर चश्मा है बख़्शिश का बड़ा वह है **'रहीम'**
इंसान को देता है वही अक़्ले-सलीम
मांगे जो दुआओं में अता करता है
है सबके लिए उसकी बराबर तक़्सीम

'अलमलिक'

'मालिक' है ज़हानों का मलक कहते हैं
जिस हाल में रक्खे वो सभी रहते हैं
ये चांद, ये सूरज, ये ज़मीनों-अफ़लाक
सब उसके इशारे की तरफ़ बहते हैं

'अलबाक़ी'

फ़ानी हर इक चीज़ है, 'बाक़ी' उसकी ज़ात
उसने ही पैदा किए, सदियों के दिन-रात

'अलवारिस'

'वारिस' है मख़लूक़ का, वह शाहों का शाह
बंदों को दिखलाए जो, हर दम सीधी राह

'अर्रशीद'

अक़्लो-ख़िरद से जो करे, सबको माला-माल
उसका नाम 'रशीद' है, जाने सबका हाल

'अस्सबूर'

सब्रो-तहम्मुल के लिए, उसका नाम 'सबूर'
सबका मुहसिन है वही, सबका वही ग़फ़ूर

'अलमुग़्नी'

'मुग्नी' उसका नाम है, दे ताक़त भरपूर
ज़र्रे-ज़र्रे में छिपा, 'अश्क' उसी का नूर

'अलमानेअ'

रखे बुराई से सदा, इंसानों को दूर
'मानेअ' कहते हैं उसे, मदद करे भरपूर

'अज़्ज़ार'

रखे फ़ायदे में वही, ज़रर वही पहुंचाए
क़ुदरत है 'अज़्ज़ार' की, समझ न कोई पाए

'अन्नाफ़ेअ'

उसकी रहमत आम है, उसकी बरकत आम
'नाफ़ेअ' कहते हैं उसे, करे नफ़ा का काम

'अलहादी'

'हादी' उसका नाम है, सीधी राह दिखाए
मुश्किल में इंसान के, काम वही तो आए

'अन्नूर'

ऐसा वह पुर्रनूर है, सबको देता 'नूर'
दुनिया की हर चीज़ में, क़ायम वही ज़हूर

'अलबदीअ'

कायनात पैदा करे, जो हैरत-अंगेज़
उसी 'बदीअ' के नाम का, दुनिया में है फ़ैज़

'अलअफ़ुव्व'

बख़्शिश करता है वही, 'अफ़ुव्व' बड़ा है नाम
जिस पर उसकी मुहर है, उसे मिला आराम

'अर्रऊफ़'

मालिक है मख़लूक़ का, सबके लिए रफ़ीक़
उसका नाम 'रऊफ़' है, जो है बड़ा शफ़ीक़

'मालिकुल-मुल्क'

कायनात में हर तरफ़, उसका बड़ा कमाल
वही 'मलिकुल-मुल्क' है, जिसका नहीं ज़वाल

'ज़ुलजलाले-वल-इकराम'

हर मोमिन के वास्ते, रहमत का ईनाम
जो देता है वह, 'ज़ुलजलाले-वल-इकराम'

'अलमुक़्सित'

जो अद्लो-इंसाफ़ को, क़ायम रखता जाए
अज़्मत वाला है वही, 'मुक़्सित' जो कहलाए

'अलजामेअ'

करे जमा हर चीज़ को, 'जामेअ' उसका नाम
बरकत वाला है बड़ा, रहमत उसकी आम

'अलग़नी'

ख़ुद कफ़ील है वह 'ग़नी', सबका है मुख़्तार
फैला है दो-जहां में, उसका कारोबार

'अज्ज़ाहिर'

हर मंज़र में नूर है, 'ज़ाहिर' है हर ओर
कायनात में हर तरफ़, है उसका ही शोर

'अलबातिन'

पिन्हां उसकी ज़ात है, 'बातिन' उसका नाम
जल्वे उसके नूर के, हैं दुनिया में आम

'अलवाली'

मालिक सबका है वही, 'वाली' जो कहलाए
सुनता है फ़रियाद वह, बिगड़े काम बनाए

'अलमुतआली'

इंसानों की सोच से, हर दम रहे बलंद
'मुतआली' माबूद है, सब उसके पाबंद

'अलबर्र'

सर चश्मा एहसान का, करता ख़ता मुआफ़
'अलबर्र' कहते उसे, बड़ा पाक़ और साफ़

'अत्तव्वाब'

सुनता है फ़रियाद वह, तौबा करे क़ुबूल
रहमत से 'तव्वाब' की, बरसाता है फूल

'अलमुंतक़िम'

कहते हैं 'मुंतक़िम' उसे, उसका बड़ा जलाल
सज़ा अगर देने लगे, काम न आए कमाल

‘अस्समद’

सब उसके मोहताज हैं, वह सबका मुख़्तार
रहे **‘समद’** के नाम से, दो-आलम गुलज़ार

‘अलक़ादिर’

क़ुदरत वाला है बड़ा, **‘क़ादिर’** जिसका नाम
उसकी मर्ज़ी से चले, दुनियां का हर काम

‘अलमुक़्तदिर’

कहलाए जो **‘मुक़्तदिर’**, सब पर उसका राज
वह चाहे तो आपका, बन जाए हर काज

‘अलमुक़द्दम’

मंज़िल पर ले जाएगा, उसका हर इक़्दाम
बड़ा **‘मुक़द्दम’** है वही, भूल न उसक नाम

‘अलमुअख़्ख़िर’

अव्वल आख़िर जो रखे, उसे **‘मुअख़्ख़र’** बोल
हर बन्दे के वास्ते, पूरा उसका तौल

‘अलअव्वल’

‘अव्वल’ उसका नाम है, अफ़ज़ल उसकी ज़ात
उसके ही दम से बने, दुनिया की हर बात

‘अलआख़िर’

मिट जाएंगे दो-जहां, जैसे मिस्ले-दूद
‘आख़िर’ में रह जाएगा, वह सबका माबूद

'अलमुह्यि'

अता करे जो ज़िंदगी, सेहत रखे बहाल
कहते हैं 'अलमुह्यि' उसे, करता वही कमाल

'अलमुमीत'

जिसने दी है ज़िंदगी, उसके गाओ गीत
मौत उसी के हाथ है, जिसका नाम 'मुमीत'

'अलहय्यि'

दुनिया में हर दम रहे, ज़िंदा वही वजूद
वाक़िफ़ है हर चीज़ से, 'हयी' बड़ा माबूद

'अलक़य्यूम'

क़ायम रखता है वही, नाम बड़ा 'क़य्यूम'
दुनिया की हर चीज़ का, राज़ उसे मालूम

'अलवाजिद'

करता है तख़लीक़ वह, देता नया वजूद
'वाजिद' जिसका नाम है, सबका है माबूद

'अलमाजिद'

रहमत वाला नाम है, 'माजिद' जो कहलाए
उसकी अज़्मत देख के, हर इक झुकता जाए

'अलवाहिद'

'वाहिद' कहते हैं उसे, उसकी नहीं मिसाल
कामिल ऐसी ज़ात है, जिसको नहीं ज़वाल

'अलक़वी'

ताक़त वाला है बड़ा, '**क़वी**' उसी का नाम
उससे ही आग़ाज़ है, उससे ही अंजाम

'अलमतीन'

वह सबसे मज़बूत है, कहते जिसे '**मतीन**'
थामेगा हर बार वह, उस पर रखें यक़ीन

'अलवली'

मददगार हर चीज़ का, वही '**वली**' कहलाए
मुश्किल में इंसान को, सदा बचाने आए

'अलमुहसी'

हर इक से है बाख़बर, सबका रखे शुमार
'**मुहसी**' जिसका नाम है, उसका बड़ा वक़ार

'अलहमीद'

हम्द उसी के वास्ते, जिसका नाम '**हमीद**'
दुनिया को तख़लीक़ से, करता जाए जदीद

'अलमुब्दी'

अव्वल जो पैदा करे, आख़िर उसके हाथ
'**मुब्दी**' जिसका नाम है, वह है सबके साथ

'अलमुईद'

दुबारा पैदा करे, सबको बाद अलमौत
उसका नाम '**मुईद**' है, जले उसी की जोत

‘अलहकीम’

दानाई से काम ले, उसका नाम ‘**हकीम**’
करम जहां में आम है, वह है बड़ा करीम

‘अलवदूद’

हर बंदे के वास्ते, उसकी मुहब्बत आम
कहते उसे ‘**वदूद**’ हम, करे जहां के काम

‘अलमजीद’

अज़्मत वाला है वही, जिसका नाम ‘**मजीद**’
सबसे वही क़दीम है, सबसे वही जदीद

‘अलबाइस’

मुर्दों को ज़िंदा करे, सबका रखे हिसाब
‘**बाइस**’ कहता है उसे, सारा जहां जनाब

‘अश्शहीद’

हाज़िर, नाज़िर है वही, सबका वही गवाह
बंदे कभी ‘**शहीद**’ से, छुपता नहीं गुनाह

‘अलहक़्क़’

बरहक़ उसकी ज़ात है, ‘**हक़्क़**’ है उसका नाम
जिसकी रहमत से बने, सारे बिगड़े काम

‘अलवकील’

हर मुश्किल आसान जो, करता वही ‘**वकील**’
उसके आगे कोई भी, चलती नहीं दलील

‘अलमुक़ीत’

ताक़त उसके हाथ हैं, रोज़ी उसके हाथ
‘अलमुक़ीत’ कहते जिसे, वह है सबके साथ

‘अलहसीब’

जिसका नाम ‘**हसीब**’ है, सबका रखे हिसाब
दुनियां के आमाल की, उसके पास किताब

‘अलजलील’

जिसके हर फ़रमान की, करते सब तामील
हाकिम वह सबसे बड़ा, उसका नाम ‘**जलील**’

‘अलकरीम’

हर शै पर उसका करम, कहते उसे ‘**करीम**’
कायनात पर है नज़र, सबका वही नदीम

‘अर्रक़ीब’

वह निग़रां है आपका, कहते जिसे ‘**रक़ीब**’
हर धड़कन में वह मिले, इतना रहे क़रीब

‘अलमुजीब’

सबकी हाजत को रवा, हर दम करता जाए
कहे ‘**मुजीब**’ उसे जहां, रहमत जो बरसाए

‘अलवासेअ’

‘**वासेअ**’ उसका नाम है, वह है लामेहमूद
हर सिज्दा जिसके लिए, वह सबका माबूद

‘अलहलीम’

बुर्दबार वह है जिसे, कहते सभी ‘हलीम’
उसकी ज़ात रहीम है, वह है बड़ा करीम

‘अलअज़ीम’

अज़्मत में सबसे बड़ा, उसका नाम ‘अज़ीम’
करता है जो रहबरी, देता अक़्ले-सलीम

‘अलग़फ़ूर’

हर शै मैं जलवानुमा है, उसका ही नूर
बख़्शिश उसकी आम है, कहते जिसे ‘ग़फ़ूर’

‘अश्शकूर’

बंदे के आमाल की, देता है वह दाद
बिगड़े तेरा काम तो, कर ‘शकूर’ को याद

‘अलअली’

रहे बलंदी में सदा, उसी ‘अली’ का हाथ
दुनिया में कमज़ोर का, देता है वह साथ

‘अलकबीर’

अज़्मत वाला नाम है, कहते जिसे ‘कबीर’
उसके आगे सब झुकें, शाह, वली या पीर

‘अलहफ़ीज़’

कहते जिसे ‘हफ़ीज़’ हम, उसका ये एहसान
निगहबान हर चीज़ का, जब आए तूफ़ान

'अलमुज़िल्ल'

जो भी उसके हुक्म से, होवे नाफ़रमान
करे 'मुज़िल्ल' उसके लिए, ज़िल्लत का सामान

'अस्समीअ'

सुनता है सबकी दुआ, 'समी' उसी का नाम
बंदों पर है मेहरबां, बख़्शिश उसका काम

'अलबसीर'

सब पर रखे निगाह वह, उसका नाम 'बसीर'
दुनिया उसके जाल में, हर दम रहे असीर

'अलहकम'

दुनिया का 'हाकिम' वही, बाक़ी सब महकूम
कोई उसके राज में, नहीं रहा महरूम

'अलअद्ल'

मुंसिफ़ है सबसे बड़ा, सच्चा हर इंसाफ़,
'अद्ल' उसी का नाम है, सबको करे मुआफ़

'अललतीफ़'

सबमें उसके लुत्फ़ का, जौहर छलका जाए
उसका नाम 'लतीफ़' है, रहमत जो बरसाए

'अलख़बीर'

ख़बर उसे हर चीज़ की, कहते उसे 'ख़बीर'
बेगाना हर्गिज़ नहीं, जाने सबकी पीर

'अलफ़त्ताह'

करता है इंसान की, हर मुश्किल आसान
कहते हैं '**फ़त्ताह**' उसे, जान सके तो जान

'अलअलीम'

आलिम, फ़ाज़िल है बड़ा, उसका नाम '**अलीम**'
बांटे सबके ज़ेहन को, वह ही अक्ले-सलीम

'अलक़ाबिज़'

क़ब्ज़ा हर इक चीज़ पर, वह '**क़ाबिज़**' कहलाए
उसकी क़ुदरत का सबब, कोई जान न पाए

'अलबासित'

अज़्मत उसके हाथ में, वुसअत उसके पास
'**अलबासित**' कहलाए वह, करे जो पूरी आस

'अलख़ाफ़िज़'

जब चाहे इंसान को, कर सकता है पस्त
'**अलख़ाफ़िज़**' का नाम है, रखता है अलमस्त

'अर्रराफ़ेअ'

अता करे जो रफ़अतें, '**राफ़ेअ**' उसका नाम
बने उसी के नाम से, सबके बिगड़े काम

'अलमुइज़्ज़'

इज़्ज़त हर इंसान की, रहे '**मुइज़्ज़**' के नाम
महलों में रखता वही, देता है फुटपाथ

'अलबारी'

दुनिया में हर चीज़ का, उसके हाथ वजूद
'**बारी**' उसका नाम है, सबका है माबूद

'अलमुसव्विर'

सूरतगर मख़लूक का, बड़ा '**मुसव्विर**' नाम
हर ज़र्रे में देख लो, नक़्श उसी के काम

'अलग़फ़्फ़ार'

उसके रंग हज़ार हैं, उसके रूप हज़ार
करे ख़ता के बाद भी, बख़्शिश वह '**ग़फ़्फ़ार**'

'अलक़ह्हार'

है सारी मख़लूक़ पर, ग़ालिब जिसकी ज़ात
बस में उसी '**क़ह्हार**' के, हैं सबके हालात

'अलवह्हाब'

सारी मख़लूक़ात पर, उसका है एहसान
एक '**वह्हाब**' का नाम है, बख़्शिश का सामान

'अर्रज़्ज़ाक़'

सबकी हाजत को रवा, करता है '**रज़्ज़ाक़**'
'अश्क' उसी के नाम से, ज़हर बना तिर्याक

'अस्सत्तार'

पर्दा डाले ऐब पर, नाम उसका '**सत्तार**'
दुनिया हो या आख़िरत, उसकी है सरकार

'अलमोमिन'

चश्मा है ईमान का, 'मोमिन' उसकी ज़ात
रखे हिफ़ाज़त में हमें, बदले जो हालात

'अलमुहैमिन'

क़ुदरत उसकी देखिए, सबका रखे ख़याल
बड़ा 'मुहैमिन' नाम है, जाने सबका हाल

'अलअज़ीज़'

सबसे आला है वही, कहते जिसे 'अज़ीज़'
उसके ही फ़रमान को, सुनती है हर चीज़

'अलजब्बार'

उसके दर पर सब झुकें, ऐसा है दरबार
इसीलिए तो हम उसे, कहते हैं 'जब्बार'

'अलमुतकब्बिर'

आलम में आला वही, बड़ी उसी की शान
वह 'मुतकब्बिर' नाम है, अज़्मत की पहचान

'अलख़ालिक़'

बख़्शिश उसके हाथ है, 'ख़ालिक़' उसका नाम
जब भी दिल बेचैन हो, उसी का दामन थाम

दोहे में अल्लाह के 99 नाम

'अल्लाह'

कहते हैं 'अल्लाह' सब, तेरी ऊंची शान
हर शै में जो नूर है, तेरी है पहचान

'अर्रहमान'

हर एक पर तेरा करम, है तू ही '**रहमान**'
हर आंसू के वास्ते, है तेरी मुस्कान

'अर्रहीम'

तेरा नाम '**रहीम**' है, सबका पालनहार
एक इशारे पर तेरे, चलता है संसार

'अलमालिक'

'**मालिक**' है संसार का, मुल्क बड़ा है नाम
अपने हर इक हुक्म से, वही बनाए काम

'अलकुद्दूस'

सब ऐबों से पाक है, नाम बड़ा '**क़ुद्दूस**'
अपनी हर इक सांस में, करें उसे मेहसूस

'अस्सलाम'

रखे सलामत जो हमें, उसका नाम '**सलाम**'
रहमत है सबके लिए, फ़ैज़ उसी का आम



जिस तरह नातगोई में ज़रा सी लग़्ज़िश हो जाने पर आक़बत ख़राब हो जाने का ख़दसा लाहक़ होता है। उसी तरह खालिक़े-कायनात के नामों 'अलजब्बार', 'अलक़ह्हार', 'अलमुतकब्बिर', 'अलहसीब', 'अलजलील' और 'अर्रक़ीब' ऐसे नाम हैं जिनकी तशरीहो-तवज़ीह में अगर ज़रा सी भी लापरवाही और बेइहतियाती हो जाए तो साहिबे-क़लम कुफ्रो-इलहाद का मुर्तकिब हो जाता है। इब्राहीम 'अश्क' ने अल्लाह के इन नामों का अपने दोहों में बड़ी इहतियातो-समझदारी से इस्तेमाल किया है जिससे ज़ाते-खुदावंदी पर हर्फ़ आने का कोई सवाल ही पैदा नहीं होता। उनके दोहों में सादगी, सफ़ाई, शगुफ़्तगी, नग़्मगी, लबो-लेहज़े की शुस्तगी-वो-शाइस्तगी, रानाई-वो-ज़ेबाई और सीले-बला की रवानी भी देखने और मेहसूस करने के लायक़ है।

मालिके -दो जहां के सिफ़ाती नामों के सियाक़ में उनके चन्द फ़न्नी ख़साइस के हामिल दिल आवेज़ां-जां आफ़रीं और खूबसूरत दर्जे-ज़ेल दोहों की पेशकश के साथ ही यह मज़मून मुकम्मल हुआ चाहता है।

अलवारिस

वारिस है मख़लूक़ का, वह शाहों का शाह
बंदों को दिखलाए जो, हर दम सीधी राह

अलबाक़ी

फ़ानी हर इक चीज़ है, बाक़ी उसकी ज़ात
उसने ही पैदा किए, सदियों के दिन रात

अलग़फ़्फ़ार

उसके रंग हज़ार हैं, उसके रूप हज़ार
करे ख़ता के बाद भी, बख़्शिश वह सत्तार

अलहक़ीम

दानाई से काम ले, उसका नाम हकीम
करम जहां में आम हैं, वह है बड़ा करीम

मज़मून के इख़्तिमाम पर मैं दुआए-गो हूं कि भाई इब्राहीम 'अश्क' ने अल्लाह तबारक तआला के निन्यानवे सिफ़ाती नामों को जिस नेक दिली और खुश उस्लूबी के साथ मंज़ूम किया है बेशक उनकी यह काविश मक़बूले-आम होगी और अल्लाह उन्हें जज़ाए-ख़ैर भी अता करेगा। आमीन।

रफ़ीक़ शाहीन
'तालीम मंज़िल' मीरस रोड
अलीगढ़ (उ.प्र.) 202002
मो. 09927146624

अलीगढ़
30 जनवरी 2010

तेरह - ग्यारह मात्रा, बीच-बीच विश्राम
दो मिस्रों की शायरी, दोहा जिसका नाम

इस बात को आसान ज़बान में यूं भी समझा जा सकता है कि अड़तालिस मात्राई दोहा छंद में दो मिस्रे होते हैं और हर मिस्रे के 13 और 11 मात्राओं वाले दो टुकड़ों के दरम्यान वक़्फ़ा होता है और उसकी बह्र फअलुन फ़अलुन फ़ायलुन फ़अलुन फ़अलुन फ़ाअ होती है। चूंकि इब्राहीम 'अश्क' दोहे के अरूज़ी निज़ाम पर क़ुदरते-कामिला रखते हैं इसलिए उनके दोहा छंद क़वायद की कसौटी पर खरे उतरते हैं। वह हिन्दी की पिंगल से बरामद उर्दू के दोहों में बहरो-ज़न अरकान विषम चरन और समचरन की मात्राएं और दरम्यानी वक़्फ़ा जैसे सभी लवाज़मात की अपने दोहों में सख़्ती से पाबंदी करते हुए खरे और साफ़-सुथरे दोहे तख़लीक़ करते हैं।

मुख़्तलिफ़िन्नव मौज़ूआत को दोहे का लिबासे - फ़ाख़िरा अता करने में उन्हें कोई तकलीफ़ नहीं होती है। दोहा निगारी पर उनकी खुदएतमादी इस बात से भी मुतरश्शेह है कि उन्होंने अल्लाह के निन्यान्वे सिफ़ाती नामों को दोहा जैसे मुश्किल बहर में ढ़ालने का हौसला किया है और इस काम को अंजाम देने में वह हंसते-खेलते गुज़र गए हैं। दोहे में उनका यह काम इसलिए भी अनोखा और मुंफ़रिद है कि उनसे पहले यह काम अंजाम देने की तौफ़ीक़ किसी और शायर को नसीब नहीं हुई। उनके ये दोहे ज़ोलीदगी-वो-पेचीदगी और इब्हामो-एहमाल से पाक, साफ़, सुथरे और मआनवीयत से भरपूर हैं। दर्ज ज़ेल उनके चंद दोहों के तनाज़ुर में यह बात खुद-बखुद साबित हो जाती है कि उन्होंने अल्लाह के 'अर्रहमान', 'अलमलिक', 'अलक़ुद्दूस', 'अलक़वी', 'अर्रज़्ज़ाक़' और 'अलमुसव्विर' जैसे सिफ़ाती नामों के मफ़ाहिम को न सिर्फ़ बारीक बीनी से समझा है बल्कि इस फ़न्काराना खूबी के साथ दोहों में बांधा है कि ख़ालिक़े-अर्ज़ो-समा की यह सिफ़ात दोहों में खुद-बख़ुद रौशन हो गई हैं। बतौर नमूना मुलाहिज़ा फ़र्माइए :-

अर्रहमान

हर इक पर तेरा करम, तू ही है रहमान
हर आंसू के वास्ते, है तेरी मुस्कान

अलमालिक

मालिक है संसार का, मलिक बड़ा है नाम
अपने हर इक हुक्म से, वही बनाए काम

अर्रज़्ज़ाक़

सबकी हाजत को रवा, करता है रज़्ज़ाक़
'अश्क' उसी के नाम से, ज़हर बने तिर्याक

अलमुसव्विर

सूरत गर मख़लूक़ का, बड़ा मुसव्विर नाम
हर ज़र्रे में देख लो, नक़्श उसी का काम



अस्सत्तार वाली रूबाई में क़िब्ला इब्राहीम ने तीसरे मिस्रे में अपना तख़ल्लुस 'अश्क' भी बांधने की जिद्दत का मुज़ाहिरा बअंदाज़े-दिगर किया है। लिसानियातो-लफ़्ज़ियात और मुंजिम्ला तलाज़मात पर चूंकि इब्राहीम 'अश्क' को ग़ैर मामूली महारत और कमा हक़्क़हु क़ुदरत हासिल है लिहाज़ा उन्हीं को ऐसे नादिर कमालात दिखाने का हक़ पहुंचता है। उनमें कितनी तख़लीक़ी क़ुव्वतो-तवानाई है और कितने कसो-बल हैं। वह अच्छी तरह जानते हैं और इसी के बल पर वह दो क़दम आगे बढ़कर एक बार फिर अपने हैरत अंगेज़ जौहर का मुज़ाहिरा कुछ इस तरह करते हैं कि रूबाईयों में एक क़ाफ़िए के बजाय तीन-तीन क़ाफ़ियों से उसके सिंघार करके हमसे अपनी ज़बानदानी और मोजिज़ा बयानी का लोहा मनवा लेते हैं। बतौर नमूना उनकी ऐसी ही दो रूबाईयां दर्ज ज़ेल हैं। हर रूबाई के पहले-दूसरे और चौथे मिस्रे में तीन क़ाफ़िए बआसानी शुमार किए जा सकते हैं। मुलाहिज़ा हो :

अलख़ाफ़िज़

इंसान की हस्ती को बनाने वाला
ईमान की बस्ती को बसाने वाला
है नूर से पुरनूर वही अलख़ाफ़िज़
शैतान की पस्ती को दिखाने वाला

अलमुइज़्ज़

शैतान की फ़ितरत को दिखाने वाला
नादान की ज़िल्लत को मिटाने वाला
ऐ 'अश्क' मुइज़्ज़ है वह बड़ी शान उसकी
इंसान की अज़्मत को बढ़ाने वाला

अलमुइज़्ज़ वाली रूबाई के तसीरे मिस्रे में तख़ल्लुस 'अश्क' की शमोलियत भी जिद्दत के ज़मुर्रे में आती है। बहरकैफ़ अल्लाह के निन्यानवे अस्मा-ए-सिफ़ाती को रूबाई जैसी मुश्किल सिन्फ़ मे इब्राहीम 'अश्क' ने जिस ग़ैर मामूली हुनरमंदी और फ़न्काराना चाबुकदस्ती से मंज़ूम किया है यह उन्हीं का काम है। उन्होंने इस नए काम का बीड़ा उठाया तो उसे बहुस्नो-ख़ूबी करके भी दिखाया, जिसके लिए वह यक़ीनन लायक़े-मुबारकबाद हैं।

दोहा निगारी एक मुश्किल फ़न है और जब दोहे उर्दू ज़बान में कहना मक़सूद हो फिर तो मुश्किलों का कोई ठिकाना ही नहीं क्योंकि हिंदी अल्फ़ाज़ के बरख़िलाफ़ दोहे की लंगड़ी बह्र में उर्दू के अल्फ़ाज़ खपाने में बहुत मग़ज़पच्ची करना पड़ता है। दोहा हिन्दी ज़बानो-अदब की एक क़दीम और मक़बूले-आम सिन्फ़े-सुख़न है जिसकी बाक़ायदा इब्तिदा अपभ्रंश ज़बानो-अदब से हुई है। हिंदी ज़बान भी आठवीं सदी से लेकर तेरहवीं सदी तक फैली अपभ्रंश भाषा ही की देन है। दोहा छंद को सही तौर पर मौज़ूं करने के लिए ज़रूरी है कि उसकी मख़सूस बह्र-वज़न, अर्कान, वक़्फा और मुतअय्यीना मात्राई निज़ाम पर गिरफ़्त मज़बूत हो। डॉ. फ़राज़ हामिदी ने दोहा की आसान सी तारीफ़ दोहे में ही क्या ख़ूब नज़्म की है :



मुंदर्जा बाला रूबाईयों से मआनी-ए-इस्म की मज़ाहमत के साथ इज़हारे-ख़याल में मुज़्मिर फ़साहतो-बलाग़त की फ़न्काराना लियाक़त भी खुद-बखुद मुतशर्रेह हो जाती है और सबसे ज़्यादा: अहम, ख़ासुल-ख़ास और क़ाबिले-जिक्र बात जो है वह यह है कि अल्लाह के अस्माए-हुस्ना को मंजूम करने या रूबाई के पयकर में ढ़ालने का यह नादिर ख़याल अल्लाह ने ही उनके दिल में डाला है और उसी के फ़ज़लो-करम से उन्हें अदब में यह अपनी नौ का नया और मुंफ़रिद काम पहली बार अंजाम देने की तौफ़ीक़ नसीब हुई है।

इब्राहीम 'अश्क़' को मैंने इस लिए इख़्तिराई ज़ेहन का हामिल क़रार दिया है कि वह जिद्दत के परस्तार तो बेशक हैं मगर बज़ोमे-जिद्दत वह असनाफ़ की हुबत व माहबत से छेड़ छाड़ बिलकुल पसंद नहीं करते और न ऐसे तजुर्बों में ही दिलचस्पी रखते हैं कि रूबाई को सेमिस्री रूबाई बना कर रख दें और उस पर नाज़ां भी हों। रूबाई में उसकी मुतअय्यना साख़्तों-माहियत को छेड़े बग़ैर उन्होंने अगर तख़लीक़ी इख़्तिराईयत और इंफ़िरादियत का मुज़ाहिरा किया भी है तो वह रूबाई में मज़ीद शगुफ़्तगी, मज़ीद नग़मगी और मज़ीद मुतरन्निम मौसिक़ी की हद तक है। उन्होंने पहली बार अपनी इस इख़्तिराई कदोकाविश से रूबाई के ख़ाके में यह नया रंगो-आहंग रूबाई में एक से ज़ायद क़ाफ़ियों की शमोलियत और उनकी तक़रार से पैदा होने वाली मैसिक़ी की मदद से अंजाम दिया है। उनकी दर्ज ज़ेल तीन अदद रूबाईयों में क़ारीयीन खुद भी मुलाहिज़ा कर सकते हैं कि हर रूबाई के पहले, दूसरे और चौथे मिस्रे में उन्होंने दो क़वाफ़ी का इल्तेज़ाम रख रखा है और इस अमल से रूबाई में जो खुश आहंगी और नग़मगी दोबाला हुई है वह भी क़ाबिले-तवज्जो है।

अस्सत्तार

इंसान का हर ऐब छुपा देता है
ईमान की इक राह दिखा देता है
ऐ 'अश्क़' बड़ा नाम है सत्तार उसका
शैतान के पंजे से छुड़ा देता है

अलबासित

अज़्मत के जो अफ़लाक बना देता है
वुसअत से जहानों को सजा देता है
कहता है उसी रब को जहां अलबासित
क़ुदरत से नई आबो-हवा देता है

अलबसीर

है नूर से पुरनूर बसारत उसकी
हर चीज़ में मसरूर हरारत उसकी
इक नाम है ज़ाते-मुक़द्दस का बसीर
हर नक़्श में मसरूर हरारत उसकी

जहां तक रूबाई का तअल्लुक़ है, यह अहले-फ़ारस की देन है। इब्तिदाअन यह ईरान के क़बीले वालों का लोकगीत था जिसे दिलचस्पी लेकर वहां के शोअरा ने निखारा और 'रूदकी' ने इसे चौबीस अवज़ान से बाबिस्ता कर के मुंतहा-ए-कमाल पर पहुंचाया। रूबाई सूफ़ियों का पसंदीदा नग़मा थी जिसे खांक़ाहों में सन्तूर या इकतारे जैसे साज़ पर मख़सूस धुन में गाया जाता था। इसमें दीनो-मज़हब और अख़लाक़ो-इख़लास से मुतअल्लिक़ मज़ामीन बांधे जाते थे। कुछ शोअरा इसको मौसिक़ियत और साज़ पे गाए जाने की मौज़ूनियत के तआल्लुक़ से इसे एक ही वज़न में मौज़ू करने को तर्जीह देते थे जबकि बहुत से चौबीस अवज़ान ही में इसे नज़्म करना पसंद करते थे।

इब्राहीम 'अश्क़' को रूबाईगो की हैसियत से यह इफ़्तेख़ारो-इम्तियाज़ हासिल है कि उन्होंने छः रूबाईयों में 24 अवज़ान के इल्तिज़ाम को बरत कर रूबाई में अपनी उस्तादाना हैसियत का सिक्का बिठा दिया है। उन्होंने हमाजेहत व हमारंग और मुतनौव्वे-मुतज़ाद मौज़ूआत के इज़ाफ़े से रूबाई को नई वुसअतों से हमकनार भी किया है। अल्लाह के सिफ़ाती निन्यान्वे नामों वाली इनकी निन्यान्वे रूबईयां बज़ाते-खुद उनकी इख़्तिराई ज़ेहनियत और तख़लीक़ी इंफ़िरादियत की ग़म्माज़ हैं। ये रूबाईयां उन्होंने न सिर्फ़ एक से ज़यादा अवज़ान में तख़लीक़ की हैं बल्कि तख़लीक़ी अमल के दौरान अल्लाह के सिफ़ाती नाम को गहराई में उतर कर इसकी मानवीयत के रंगो-बू का इरफ़ान भी हासिल किया है और इसे फ़न्नी व फ़िक्री निज़ाम के ताबे करके इसे बहुस्नो-ख़ूबी रूबाईयों के पयकर में ढ़ाला भी है। अल्लाह के अस्मा-ए-हुस्ना से मंसूब उनकी इन रूबाईयों से यह हक़ीक़त भी वाशगाफ़ हो जाती है कि रूबाईयों के ख़ालिक़ को क़ुरआनी आयात और अहादीसे-नबवी का भी ख़ासा दरक हासिल है। अपने इस दावे की दलील में उनकी चन्द रूबाईयां पेश करना मेरे लिए ज़रूरी हो जाता है।

अल्लाह

अल्लाह तेरा नाम है अज़्मत वाला
अल्लाह तेरा नाम है रहमत वाला
ख़ालिक़ है तू ही दोनों जहां का मालिक
अल्लाह तेरा नाम है हिक्मत वाला

अर्रहीम

सरचश्मा है बख़्शिश का बड़ा वह है रहीम
इंसान को देता है वही अक़्ले-सलीम
मांगें जो दुआओं में अता करता है
है सबके लिए उसकी बराबर तक़्सीम



'अल्लाह ही अल्लाह' एक रफ़ी-उश्शान कारनामा

- रफ़ीक़ शाहीन

इब्राहीम 'अश्क' मोहताजे-तआरूफ़ नहीं है। न सिर्फ़ बर्रे-सग़ीर बल्कि सरहदों के उस पार, बैरूनी ममालिक में भी जहां-जहां उर्दू की बस्तियां आबाद हैं उनका नामे-नामी गुलो-गुलज़ार की तरह अपनी महक लुटा रहा है। दुनिया-ए-अदब हो या फिल्म इन्डस्ट्री, उनका सिक्का हर जगह चल रहा है। मौसूफ़ एक हमाजहत व हमारांग क़लमकारो-फ़न्कार हैं। तहक़ीक़ हो या तन्क़ीद, नावेल निगारी हो या अफ़साना निगारी, तर्जुमानिगारी हो या शायरी आप हर मैदान के बांके शहसवार हैं और आपकी मार्काआराईयों नीज़ फ़तूहात का सिलसिला दराज़ है। एक फ़आल क़लमकार की तरह आपके रोज़ो-शब अदबी सरगर्मियों में ही बसर होते हैं। आपकी तस्नीफ़ात की तादाद, काम और रसाइलो-जराइद में आपके नाम का इन्द्राज बज़ाते-खुद इस बात का पुख़्ता सुबूत हैं।

'अश्क' फ़ितरतन एक मुश्किल पसंद इंसान हैं। जिस तरह यूरोप के शायर 'कालवेज' पायमाल राहों पर चलने के बजाय पेचीदा और बलखाए रास्तों पर चलना पसंद करते थे, उसी तरह इब्राहीम 'अश्क' भी इख़्तिरा पसंद वाक़े हुए हैं और अदब में कुछ नया कर दिखाने का उनमें हौसला भी ख़ूब है और जज़्बा भी। शेरी असनाफ़ में रूबाई और दोहा मुश्किल तरीन असनाफ़े-सुख़न माने जाते हैं और यह हक़ीक़त भी है कि जिस तरह रूबाई मौज़ूं करते वक़्त बड़े-बड़े उस्ताद शोअरा के दांतों तले पसीना आ जाता है उसी तरह बज़ाहिर आसन दिखाई देने वाले दोहा ने भी अच्छे-अच्छे शायरों को तंगी का नाच नचा दिया है और जिस तरह ज़रा सी चूक से रूबाई, क़ता के ख़ाने में चली जाती है उसी तरह दोहा भी आसानी से हाथ नहीं आता और अच्छे-अच्छों को गुमराह कर देता है। शायर कहता तो दोहा है और बन जाता है सिरसी छंद जैसा कि जमीलुद्दीन 'आली' के साथ हुआ कि दोहा के नाम पर वह सिरसी बह्र में ही भटकते रहे। नतीजतन नक़्क़ादे-फ़न ने उनके दोहों को बयक जुंबिशे-क़लम मुस्तर्द कर दिया। रूबाई की तरह दोहा भी मख़्सूस बहर, वज़न और मुतअय्यना मात्राओं को पाबंद होता है। इन असनाफ़ में कामयाबी सिर्फ़ उसी शायर का मुक़द्दर बनी है जो इन असनाफ़ के मेहवरो-अवज़ान और अरकान पर अपनी मज़्बूत गिरफ़्त रखता है। इब्राहीम 'अश्क़' अगर इन असनाफ़े-सुख़न में कामयाबो-कारमरान हैं तो इसकी वजह भी यही है कि अरूज़ो-क़वायद पर उन्हें क़ुदरते-कामिला हासिल है। उन्होंने रूबाईयां और दोहे तख़लीक़ कर के उन पर अपनी महारत का सिक्का तो बिठाया ही है लेकिन हैरतअंगेज़, क़ाबिले-तवज्जो और लायक़े-दाद कारनामा तो उनका यह है कि उन्होंने रूबाई और दोहा दोनों मुश्किल असनाफ़ में अल्लाह के निन्यान्वे (99) अस्माए-हुस्ना या तौसीफ़ी नामों को बड़ी फ़न्नी महारत और कामयाबी व ज़फ़रयाबी के साथ मंज़ूम किया है।



अस्मा-ए-इलाही की तख़लीक़ी फ़िक्रो-इबादत इसलिए भी ज़रूरी होती है कि इसके मआनी और मतालिब को सामने रखकर दुआ करने वाला जब दुआ करता है और बारगाहे यज़्दी में रूहो-क़ल्ब की हुज़ूरी के साथ अपनी मारूज़ात पेश करता है तो उन मानी का इस्तख़्सार मज़ीद ख़ुशू-वो-खुज़ू पैदा कर देता है जो दुआ का मग़्ज़ और असली रूह है। दुआ में यह कैफ़ियत बारगाहे-मुजीबुद्दावात में मक़बूलियत का बाइस बनती है और इस्तिजाबत का आला मक़ाम हासिल कर लेती है और यह बात तो शोहरए-आम है कि नस्र के मुक़ाबले में रूह और क़ल्ब पर अशआर ज़्याद: असर अंदाज़ होते हैं जो पर्दा-ए-समाअत से टकरा कर दिलो-दिमाग़ को मुतास्सिर करते हैं और रूह वज्द में आ जाती है व दुआ करने वाले के बदन में इरतेआश पैदा हो जाता है और रोंगटे खड़े हो जाते हैं जो क़ुबूलियते-दुआ के आसार हैं। साहिबे-निस्बत हज़रात का कहना है और तर्जुबा भी है कि जिस दुआ में बदन पर लरज़ा तारी हो जाए और रोंगटे खड़े हो जाएं तो समझ लो कि दुआ क़बूल हो गई।

फ़र्माने-नबवी सल्ल. है 'इन्न मिनश्शेअरि लहिक्मतुन'। बेशक बाज़ अशआर हिकमत से पुर हुआ करते हैं और लोगों के दिलों को मोह लिया करते हैं। ऐसे ही पुरकशिश अशआर में से ये दोहे और रूबाईयात हैं। मोहतरम इब्राहीम 'अश्क' साहब ने अस्मा-ए-इलाही की तख़लीक़ो-तफ़सीर में दोहे और रूबाईयात का जो अनोखा और अछूता तर्ज़ अख़्तियार फ़र्माया है वह उन्हीं सहरकुन (जादू करने वाले) तर्ज़ों में से एक तर्ज़ है और फिर सोने पर सुहागा यह कि बिरादरम मक़बूल 'वाजिद' साहब ज़ादल्लाहु इल्मुहूँ ने इसमें चार चाँद लगा दिए हैं जो कि इस किताब के मुरत्तिब हैं। वैसे भी बज़ाते-ख़ुद जनाब मक़बूल 'वाजिद' साहब एक बेहतरीन सहाफ़ी, नस्र निगार और शायर हैं। मज़मून निगारी और मंज़रकशी में उनको यदेतूला हासिल है। उनकी तसानीफ़ो-तालीफ़ और भी हैं जो मक़बूले-आम हैं। 'अल्लाहुम्म ज़द फ़ज़द' (अल्लाह उनके इल्मो-हुनर में मज़ीद इज़ाफ़ा फ़र्माए।) आमीन!

बहरकैफ़ 'अल्लाह ही अल्लाह' किताब की इशाअत एक अच्छी कोशिश है, जो ख़ैर और भलाई फ़रोग़ देने वाली है। मेरी दुआ है कि अल्लह इज़्ज़ो जल इसको (किताब को) मक़बूले-आमो-ख़ास फ़र्माए और मुसन्निफ़ो-मुरत्तिब के लिए ज़ख़ीरा-ए-आख़िरत फ़र्माए और यह किताब दोनों ही शख़्सियतों के लिए ज़रिया-ए-निजात और मग़फ़िरत का सबब हो। आमीन या रब्बुल आलमीन।

फ़क़त



07/9/2010

(क़ाज़ी अब्दुल लतीफ़ ख़ान क़ासमी)
क़ाज़ी शहर, भोपाल

★★★

बिस्मिल्लाहिर्रहमानिर्रहीम

कलिमाते-तहसीनो-तबरीक

हज़रत क़ाज़ी अब्दुल लतीफ़ ख़ान साहब क़ासमी, क़ाज़ी शहर, भोपाल (म.प्र.)

अल्हम्दुलिल्लाह व सलामुन अला इबादिहिल्लज़ीनस्तफ़ा। अम्मा बआद।

ख़ालिक़े-कायनात अल्लाह रब्बुल इज़्ज़त जिसने इस दुनिया को वजूद बख़्शा और मुख़्तलिफ़ आलम पैदा किए और अपनी सिफ़त यह ज़िक्र फ़र्माई कि वह रब्बुलआलमीन है, तमाम जहानों का पालनहार है और हर ज़ी रूह को उसके लायक़ और मुनासिब रोज़ी फ़राहम करने वाली ज़ात उसी की ज़ाते-अक़्दस है। वह रहमे-मादर में (जनैन को) क़रारशुदा नुत्फ़े को इस्तक़रारे-हमल से लेकर वज़्ए-हमल तक मां के पेट में उसके लायक़ और मुनासिब ग़िज़ा बाहम पहुंचाता है और रहमे-मादर में उसकी बेहतरीन परवरिश करता है। फिर जीता-जागता बच्चा बनाकर उस काल कोठरी से निकालता है और जिस शक्लो-सूरत में चाहता है ढ़ाल देता है। 'फ़ी सूरतिम माशाअ रक्कबक' और उसने रहमे-मादर में लाखों-करोड़ों नक़्शे खींच दिए जो एक दूसरे से कभी मिलते नहीं। वह कितना बड़ा सानेअ व कारीगर नीज़ डिज़ाइनर है कि बेशुमार इंसानों के मुखौटे और चेहरे बना दिए जो एक दूसरे से आपस में मिलते नहीं हैं। गोया वह इतना माहिर डिज़ाइनर है कि उसने जो एक नक़्शा खींच दिया दोबारा उसको बनाना अपनी तौहीन समझता है। लिहाजा नित् नए-नए नक़्शे वह बना रहा है। उसकी इस अज़ीम तख़लीक़ का सिलसिला आज भी जारी है और ताक़यामत जारी रहेगा।

यह परवर दिगारे-आलम वह है जो रूए-ज़मीन पर आदमी से लेकर चरिंद-परिंद तक सभी को रोज़ी फ़राहम करता है तो ज़मीन की तहों में कीड़े-मकोड़ों को भी रोज़ी फ़राहमक करता है तो ज़ुमीन की तहों में कीड़े-मकोड़ों को भी रोज़ी पहुंचा रहा है और उनको ज़िंदा रखे हुए हैं। साथ ही साथ दरिया-वो-समंदरों में भी जो बेशुमार मख़्लूक हैं उनका रोज़ी-रसां भी सिर्फ उसी अल्लाह की वाहिद ज़ाते-पाक है। उसके रोज़ी-रसां होने का करिश्मा तो यह है कि बच्चा अभी पैदा नहीं हुआ कि मां की छाती में दूध के चश्मे जारी फ़र्मा दिए और आने वाले नौमौलूद की रोज़ी का मुनासिब इन्तेज़ाम फ़राहम कर दिया।

उस क़ुदमी-उल-सिफ़ात ज़ाते-गिरामी का जहां एक नाम 'अल्लाह' है (अल्लाह तो उसकी ज़ाती नाम है जिससे वह दुनिया-जहान में जाना पहचाना जाता है) लेकिन उसी के साथ उसके बहुत सारे सिफ़ाती नाम भी हैं जिनमें से बहुतों का ज़िक्र क़ुरआन मजीद में भी है और बहुत से नाम हदीस पाक से भी साबित हैं। इन सिफ़ाती नामों के मुतअल्लिक़ ख़ुद क़ुरआने-करीम में फर्माया गया है कि 'वलिल्लाहिलअस्माउलहुस्ना फ़द्ऊह बिहा' (और अल्लाह के लिए अच्छे-अच्छे नाम हैं, सो तुम हमेशा उसको अच्छे नामों से पुकारो।)

ज़ेरे-नज़र किताब 'अल्लाह ही अल्लाह' जिसकी तालीफ़ो-तसनीफ़ मुहहिब्बी व मुकर्रमी जनाब इब्राहीम 'अश्क' साहब मुद्दज़िल्लहुल आली ने की है और अस्मा-ए-इलाही की तख़लीक़ो-तफ़सीर बहुत अच्छे और निराले अंदाज़ में दोहे व रूबाईयात की शक्ल में की है जिसमें ज़बान आसान और शुस्ता इस्तेमाल की है और कहीं भी शेरी अदब के मयार को गिरने नहीं दिया है।



और अल्लाह के नाम दोहों में ढ़लता रहा। बस ख़ुदा से यही दुआ है कि वह मेरे इस काम को क़ुबूल फ़र्माए और जो कोई उनको पढ़े उनके गुनाहों को भी बख़्श दे।

मुझे यह जान कर बेहद मसर्रत हो रही है कि मेरे अज़ीज़ दोस्त और अदीबो-सहाफ़ी भाई मक़बूल 'वाजिद' साहब अपने इशाअती शोबा 'शेरी' अकादमी, भोपाल के ज़ेरे-इहतिमाम मेरे द्वारा दोहे और रूबाई में कहे गए अल्लाह के इन तमाम 99 सिफ़ाती नामों को 'अल्लाह ही अल्लाह' उन्वान से उर्दू के साथ-साथ देवनागरी रस्मुल-ख़त में भी किताबी शक्ल में फ़ी सबीलिल्लाह शाया करके मंज़रे-आम पर लाने जा रहे हैं। यक़ीनन भाई मक़बूल 'वाजिद' की यह इशाअत क़ाबिले सद मुबारकबाद है और मैं अल्लाह रब्बुल इज़्ज़त से दुआ-ए-गो हूं कि मेरे साथ ही साथ अल्लाह तआला इन्हें भी जज़ा-ए-ख़ैर अता करे और मज्मूआ 'अल्लाह ही अल्लाह' क़ुबूले-आम हो।

इब्राहीम 'अश्क'
सी-3/392, 'अल-अंसार'
मिल्लत नगर, अंधेरी (प.)
मुम्बई-400053, मो. 09820384921

मुम्बई
01 जनवरी 2010

★★★



अलख़ाफ़िज़

(तीन क़वाफ़ी का इल्तिजाम)

इंसान की हस्ती को बनाने वाला
ईमान की बस्ती को बसाने वाला
है नूर से पुरनूर वही अलख़ाफ़िज़
शैतान की पस्ती को दिखाने वाला

अलमुइज़्ज़

(तीन क़वाफ़ी का इल्तिजाम)

शैतान की फ़ितरत को दिखाने वाला
नादान की ज़िल्लत को मिटाने वाला
ऐ 'अश्क़' मुइज़्ज़ है वह बड़ी शान उसकी
इंसान की अज़्मत को बढ़ाने वाला

बंदलने लगा और इसी कैफ़ियत में एक दिन मुझे ख़याल आया कि रूबाई ही की तरह सिन्फ़े-दोहा में भी अल्लाह के 99 नाम कहे जाएं। कई दिनों तक इसी धुन में लगा रहा

अलक़वी

(सिर्फ़ एक क़वाफ़िया बदलता है)

जितनी भी है क़ूव्वत वह उसी के दम से
जितनी भी है क़ुदरत वह उसी के दम से
कमज़ोर है सब वह ही क़वी है यारो
जितनी भी है ताक़त वह उसी के दम से

अज़्ज़ाहिर

(सिर्फ़ क़ाफ़िया बदलता है)

मामूर है हर चीज़ में जल्वा तेरा
भरपूर है हर चीज़ में जल्वा तेरा
हर आंख ये कहती है कि ज़ाहिर तू है
पुरनूर है हर चीज़ में जल्वा तेरा



से देखा जाए। मेरी समझ में कुछ भी नहीं आ रहा था कि क्या करूं? क्या न करूं? उन दिनों मैं रूबाईयात कहने में मसरूफ़ था। यह धुन ऐसी लगी थी कि कई तजुरबाती रूबाईयां जिनमें कुछ गैर मंक़ूता, दो क़वाफ़ी और तीन क़वाफ़ी और सिर्फ़ एक हर्फ़ या एक लफ़्ज़ बदल कर मिस्रा कहने वाली रूबाईयां मैंने कह डाली थी। इसी दरम्यान खुदा ने मेरी मुश्किल आसान करते हुए मेरे ज़ेहन में यह डाल दिया कि मैं अल्लाह के 99 सिफ़ाती नामों को रूबाई के पयकर में ढ़ालने की कोशिश करूं। शुरू-शुरू में यह काम मुश्किल ज़रूर लगा लेकिन जब आग़ाज़ हो गया तो अल्लाह तआला मेरी मुश्किलों को आसान करता चला गया और फिर महीनों मैं इसी धुन में लगा रहा। फिर तो रफ़्ता-रफ़्ता अल्लाह के सभी 99 नाम रूबाईयात में ढ़लते चले गए। चंद रूबाईयात मुलाहिज़ा हों जिनमें क़वाफ़ी के तजुर्बात मौजूद हैं:

कुछ और रूबाईयात मुलाहिज़ा करें जिसमें एक से ज़्यादा: क़वाफ़ी का इल्तिज़ाम मौजूद है या एक ही लफ़्ज़ की तब्दीली से पूरे मिस्रे को कहा गया है।

जब मैंने अल्लाह के 99 नाम सिर्फ़ रूबाईयात में कह कर मुकम्मल कर दिए तो दिलो-दिमाग़ को बड़ा सुकून मिला। लेकिन यह सुकून दुबारा इज़्तिराब की कैफ़ियत में

अस्सत्तार

(दो कवाफ़ी का इल्तिजाम)

इंसान का हर ऐब छुपा देता है
ईमान की इकराह दिखा देता है
ऐ 'अश्क़' बड़ा नाम है सत्तार उसका
शैतान के पंजे से छुड़ा देता है

अलबसीर

(दो क़वाफ़ी का इल्तिजाम)

है नूर से पुरनूर बसारत उसकी
हर चीज़ में मसरूर हरारत उसकी
इक नाम है उस ज़ाते-मुक़द्दस का बसीर
हर नक़्श में मामूर इबारत उसकी

अपनी बात

वैसे तो अल्लाह तबारक तआला की तारीफ़ अगर तमाम ज़मीनो-आसमान को काग़ज बना लें, सात समुन्दर को रौशनाई बना लें और सारे जंगल काट कर क़लम बना लें और फिर उसकी हम्दो-सना लिखें तो भी उसकी तारीफ़ लिखने का हक़ अदा नहीं हो सकेगा। मैंने इसे शायराना अंदाज़ में यूं कहा है:

अल्लाह के 99 सिफ़ाती नाम हैं। उनमें से किसी एक नाम की ख़ूबी या ख़ुसूसियात

धरती को काग़ज़ मैं बनाऊं, सात समुन्दर स्याही
सारे जंगल क़लम बनाऊं, दूं मैं तेरी गवाही
तेरा रूप लिखा नहीं जाए रे सजना, रूप लिखा नहीं जाए

का बयान भी किसी इंसान् के बस की बात नहीं है। ऐसे काम की तक्मील के लिए कहा गया है कि अल्लाह जब भी किसी काम को कराना चाहता है किसी इंसान को वह सलाहियत देकर करा लिया करता है। मेरी बिसात ही क्या कि मैं अल्लाह के इन 99 नामों को रूबाई और दोहे की अस्नाफ़ में ढ़ाल कर उनकी सिफ़ात का बयान करता। सच तो यह है कि अल्लाह ने इस काम के लिए मुझ नाचीज़ का इन्तिख़ाब कर मुझसे यह काम करा लिया। किसी भी ज़बानो-अदब में इस तरह का काम पहली बार हुआ है कि अल्लाह के 99 नामों की सिफ़ात का बयान शायरी में हुआ है और वह भी रूबाई और दोहे जैसी मुश्किल अस्नाफ़ में।

क़ारीयीन हज़रात यह ज़रूर जानना चाहेंगे कि मुझ गुनहगार को यह तहरीक कैसे मिली और मुझे यह ख़याल कैसे आया? दरअसल 'तरकश' के एडीटर जनाब 'फ़राग़' रूहवी ने जब हम्द नम्बर शया करने का इरादा किया तो मुझसे एक मज़मून की दरख़्वास्त की और कहा कि मैं अल्लाह के 99 नामों की सिफ़ात बयान करते हुए एक मज़मून उनके लिए लिख दूं। मैं कई दिनों तक इस पर सोचता रहा। मेरे दिल में बार-बार ख़याल आया कि ऐसा मज़मून तो कोई भी लिख सकता है। मुझे तो कुछ ऐसा तख़्लीक़ी काम अंजाम देना चाहिए जो सब से मुन्फ़रिद हो और जिसे इल्मो-अदब की दुनिया में क़द्र की निगाह



अवज़ानो-औसाफ़ के दायरे में बंधे रहना तो दूसरी तरफ़ दुनिया के ख़ालिक़ो-मालिक के बाबरकत निन्यानवे नामों को उसकी ज़ाते-सिफ़ात और औसाफ़ को शेर में ढ़ालना जिससे मआनी और मफ़हूम में रत्ती-माशे बराबर भी तसन्नो और बनावट की गुंजाईश नहीं, यह किसी आम तख़लीक़कार के दिल-गुर्दे की बात नहीं। लेकिन जिस अक़ीदतो-मुहब्बत और खुशउस्लूबी के साथ जनाब इब्राहीम 'अश्क' ने यह काम सरअंजाम दिया है वह यक़ीनन मुबारकबाद के मुस्तहक़ तो हैं ही साथ ही साथ अल्लाह जल्ले शानहु भी यक़ीनन उन्हें आख़िरत में बेहतरीन जज़ा-ए-ख़ैर भी देगा। ज़बानो-बयान का ऐसा अनोखा और नायाब अंदाज़ शाज़ो-नादिर ही कहीं और देखने को मिलेगा।

यही वजह रही कि पिछले दिनों जब उनका भोपाल आना हुआ तो दौराने-क़याम उन्होंने अस्माउलहुस्ना के दो-चार दोहे और रूबाईयों को जब सुनाया तो जैसे क़ल्ब में एक ईमानी हरारत पैदा हो गई और दिल ने बेशाख़्ता कहा कि इन तमाम दोहों और रूबाईयों को किताबी शक्ल में बग़र्ज़े-सवाब मंज़रे-आम पर लाया जाना चाहिए और अल्हम्दुलिल्लाह अल्लाह के इन निन्यानवे सिफ़ाती नामों को उर्दू और हिन्दी दोनों ही रस्मुलख़त में 'अल्लाह ही अल्लाह' उन्वान से किताबी सूरत में फ़ीसबीलिल्लाह 'शेरी' अकादमी, भोपाल के ज़ेरे-इहतिमाम शाया कर मंज़रे-आम पर लाया गया है कि तख़्लीक़कार भाई इब्राहीम 'अश्क' और मुरत्तिब दोनों के सफ़रे-आख़िरत का सामान साबित हो। उलेमा-ए-दीन का कहना है कि अल्लाह की ज़ाते-सिफ़ात को पढ़ना, लिखना, सुनना और आम करना बाइसे-सवाब भी है और आख़िरत का बेहतरीन कारे-ख़ैर भी। लिहाज़ा इन्हीं मसालिहत के बाइस किताब 'अल्लाह ही अल्लाह' आपकी ख़िदमत में लेकर हाज़िर होने की जसारत कर रहा हूं और अल्लाह रब्बुल-इज़्ज़त से दुआ-ए-गो हूं कि अल्लाह अपने अस्माउलहुस्ना के तुफ़ैल में जज़ा-ए-ख़ैर से नवाज़े और इस तस्नीफ़ को मक़बूले आम करे। साथ ही साथ मैं उन तमाम क़ारीयीन हज़रात से भी इल्तिमास करता हूं कि वह अपनी दुआओं में नाचीज़ को ज़रूर शामिल करें।

मक़बूल 'वाजिद'
महासचिव
'शेरी' अकादमी, भोपाल

भोपाल, 26 जनवरी 2010

अल्लाह अगर मुल्के-अदम वाला है
हर इक का सहारा है करम वाला है
है आलमे - इसरार उसी के दम से
मालिक है इरम का वो हरम वाला है

बाक़ी सभी अस्नाफ़े-सुख़न की तरह रूबाई भी अह्ले-अरब की ही ईजाद है। यह और बात है कि फ़ारसी अदब ने इसे जाहो-जलाल बख़्शा। शुरू-शुरू में इस सिन्फ़ को 'तराना' या 'दो बीती' कहते थे। उर्दू की तमाम अस्नाफ़े-सुख़न में रूबाई सबसे मुश्किल सिन्फ़ है। यही वजह है कि इस अहद में इस मुश्किल सिन्फ़ पर तबाआज़माई करने वाले शायर हज़रात अब उंगलियों पर गिने जा सकते हैं जिनमें बिलाशुब्ह जनाब इब्राहीम 'अश्क' का नाम सफ़े-अव्वल के रूबाई निगार में शुमार किया जाता है। उन्होंने दिगर शोअरा की तरह सिर्फ़ रूबाई की ज़बान पर ही अपनी सलाहियतों को सर्फ़ नहीं किया है बल्कि ज़बान और मौज़ू दोनों को ही बराबर का दर्जा अता किया है। साथ ही साथ दौरे-हाज़िर के इंसानी मसाइल को भी बड़ी चाबुक-दस्ती और महारत के साथ अपनी रूबाईयों में ढ़ाला है जिसमें आम रविश से हटकर नित नए-नए तजुर्बात भी किए हैं। कुछ तजुर्बात तो इतने अनोखे और हसीन हैं कि बेसाख़्ता उन्हें दाद देने को जी चाहता है। जैसे रूबाई का सिर्फ़ एक लफ़्ज़ बदले और मिस्रा वही का वही रहे लेकिन बात में मानी पैदा हो जाए, ऐसा किसीऔर के यहां बहुत कम देखने को मिलता है :

सर-दर्द मुहब्बत में मज़ा देता है
हर दर्द मुहब्बत में मज़ा देता है
ये दर्द बुरी चीज़ है माना हमने
पर दर्द मुहब्बत में मज़ा देता है

इब्राहीम 'अश्क' ने दो हज़ार से भी ज्याद: रूबाईयां कही हैं, जिसमें उन्होंने हर तरह के मज़ामीन को बांधा है और बेश्तर मज़ामीन को नया पयकर अता किया है जो उनका ही वस्फ़े-ख़ास है।

अस्माउलहुस्ना के निन्यानवे सिफ़ाती नामों को दोहे और रूबाई की सिन्फ़ में शेरी जामा पहनाना कोई मामूली काम नहीं है। एक तरफ़ दोहे और रूबाई की मात्रा और



'अश्क' जिनका मैदाने-शेरो-अदब में बड़ा मक़ाम है और सभी असनाफ़े-सुख़न में उन्होंने भरपूर तबाआज़माई की है बल्कि 'लालन' और 'चहारन' जैसी कई सिन्फ़ों के मूजिद भी हैं ने अल्लाह के निन्यानबे सिफ़ाती नामों को दोहे और रूबाई में मंजूम करके बड़ा अहम काम अंजाम दिया है जिसे रहती दुनिया तक लोग याद रखेंगे और जिसका पढ़ना क़ारीयीन के लिए भी अज्रे-सवाब है और आख़िरत में शायर की जज़ाए-ख़ैर का भी बाइस बनेगा।

इस सिलसिले में क़ुरआन मजीद के पारा-9, सूरह एराफ़ की आयत 100 में अल्लाह तआला फ़र्माता है "व लिल्लाहिल अस्माउलहुस्ना फ़दऊहुबिहा" (और अल्लाह के लिए अच्छे-अच्छे नामं हैं सो तुम हमेशा उसको अच्छे नामों से पुकारो) इसी तरह हदीसे-पाक कि किताब 'मिश्कात शरीफ़' सफ़हा-199 में भी आया है कि "बेशक अल्लाह तआला के निन्यान्वें (99) यानी एक कम सौ (100) नाम हैं, जिसने इनको मेहफ़ूज़ कर लिया यानी इनको याद किया और उन पर ईमान लाया वह जन्नत में पहुंच गया।" फ़र्माने-इलाही और इर्शादे-नबवी से ही मुतास्सिर होकर इब्राहीम 'अश्क' ने 'अस्माउलहुस्ना' को मंजूम करने की जसारत की है और माशाअल्लाह ख़ूब से ख़ूबतर और अल्लाह की शायाने-शान ही दोहे और रूबाई के अवज़ान में शेरी जामा पहनाने की कोशिश की है। इस सिलसिले में 'अश्क' साहब खुद ही फर्माते हैं -

सब होंगे फ़ना तू ही रहेगा आख़िर
क़ुरआन से ये बात हुई है ज़ाहिर
कहता है अकक़ीदत से ररूबाई तेरी
बख़्शिश के लिए 'अश्क' हुआ है हाज़िर

अल्लाह को नुक़्ता पसन्द नहीं है मगर वह सबसे बड़ा नुक़्ता नवाज़ भी है। शायद इब्राहीम 'अश्क' के ज़ेहन में भी यह बात रही होगी तभी तो उन्होंने बग़ैर नुक़्ते की रूबाई भी कहकर जहां इसके औज़ानो-अवसाफ़ को क़ायम रखा है वहीं सिन्फ़े-रूबाई को एक नया आयाम भी दिया है। एक ऐसा नायाब तजुर्बा किया है जिसकी मिसाल किसी और शायर के यहां आपको शाज़ो-नादिर (Rare) ही मिलेगी। बग़ैर नुक़्ते की रूबाई का आग़ाज़ उन्होंने अल्लाह की वाहिद ज़ाते-पाक के नाम से ही किया है :-



नमूना है लिहाज़ा बाज़ शोअरा ने इसे अपने शेरी मीज़ान में तौलने की कोशिश की और फिर इसके मंज़ूम होने का गुमान किया।

अहले-मक्का में राइज्ज शेरो-शायरी की इस खुराफ़ात के पेशे-नज़र ही क़ुरआन-मजीद के पारा-19 'वक़ालल्लज़ीन' में 'अश्शोअरा' सूरत आई है जिसमें 'वश्शोअरा यत्तब्बिउहूमुलग़ाऊन' (और शायरों की बात पर चलें वही जो बेराह हैं) जिसकी तफ़सीर शेखुल-इस्लाम हज़रत मौलाना शब्बीर अहमद साहब उस्मानी रहम. ने यूं बयान की है कि 'क़ाफ़िर लोग पयग़म्बर (हज़रत मुहम्मद सल्ल.) को कभी काहिन बताते, कभी शायर। सो फ़र्माया कि शायरी की बातें महज़ तख़ैय्युलात होती हैं, तहक़ीक़ से उसको कोई लगाव नहीं होता है। इसलिए उसकी बातों से बजुज़ गर्मी-ए-महफ़िल या वक़्ती जोश और वाह! वाह! के किसी को मुस्तक़िल हिदायत नहीं होती। (हालांकि पयग़म्बर की सोहबत में क़ुरआन मजीद सुन-सुन कर हज़ारों आदमी नेकी और परहेज़गारी पर उतर आए) इसी तरह शायर ने जो भी मज़्मून पकड़ लिया उसको बढ़ाते ही चले गए। अगर उसकी तारीफ़ की तो आसमान पर चढ़ा दिया और अगर मुज़म्मत की तो सारी दनिया के ऐब उसें जमा कर दिए। मौजूद को मादूम और मादूम को मौजूद साबित करना उसके बाएं हाथ का खेल है। ग़र्ज़, झूठ, मुबालग़ा और तख़ैय्युल के जिस जंगल में निकल गए फिर मुड़कर नहीं देखा।

मगर जो कोई शेर में अल्लाह की हम्द कहे या नेकी की तरग़ीब दे या कुफ्र की मुज़म्म्त या गुनाह की बुराई करे या काफ़िरे-इस्लाम की हिजू करे या उसका जवाब दे या किसी ने उसको ईज़ा पहुंचाई उसका जवाब दिया ऐसा शेर ऐब नहीं। चुनांचे हज़रत हस्सान बिन साबित रज़िअल्लाह अन्हु वग़ैरह ऐसे ही अशआर कहते थे। इसलिए हुजूर सल्ल. ने फ़र्माया कि "इन काफ़िरों का जवाब दो रूहुल क़ुद्दूस तेरे साथ है।"

इससे साबित होता है कि हम्द, सना, मन्क़बत, सलाम और नाते-पाक वग़ैरह की काविश जिसमें कि शायर अल्लाह की मदह और सरवरे-कायनात हुज़ूरे-पाक सल्ल. के औसाफ़ बयान करता है बेशक यह उस शायर का कमाल है। वैसे भी हर अदीबो-शायर थी यह दिली ख़्वाहिश होती है कि वह इस निस्बत से अपनी जज़ा-ए-ख़ैर के लिए कुछ न कुछ ऐसा कारनामा ज़रूर अंजाम दे जिससे उसे आख़िरत में सुर्ख़रूई नसीब हो। मेरे अज़ीज़ दोस्त और हिन्दो-पाक के मशहूरो-मारूफ शायर व नग़्मा निगार भाई इब्राहीम

अर्ज़े-मुरत्तिब

शायरी की रिवायत बहुत क़दीम है। शायद उतनी ही क़दीम, जितनी कि आदमी के आलमे-वजूद में आने की तारीख़। अल्लाह-रब्बुल-इज़्ज़त ने जब हज़रत आदम अलै. को गोयाई (बातचीत का सलीक़ा) अता किया होगा तो बहुत हद तक मुम्किन है कि उसमें ग़िनाईयत, मौसिक़ी, रानाई और खुशलिहानी सभी कुछ शामिल रहा होगा और यही सारे औसाफ़ तो शायरी के अहम जुज़ होते हैं। अय्यामे-जाहिलियत के ज़माने में तो पूरे अरब में उमूमन और अह्ले-मक्का में खुसूसन शायरी का बड़ा बोल-बाला था। उस वक़्त शायरी उरूज पर थी और शायरों की बड़ी क़द्रो-मंज़िलत की जाती थी। यह आम रिवाज था कि सबसे अच्छे शायर का कलाम जली अल्फ़ाज़ में रक़म करके ख़ाना-ए-खुदा (हरम शरीफ़) के दरवाज़े पर आवेज़ां कर दिया जाता था और पूरे साल अह्ले-मक्का बिलखुसूस शोअरा-ए-किराम हसरतो-इश्तियाक़ की नज़रों से उस कलाम को देखा और पढ़ा करते थे। कहने का मतलब यह कि वह शायर अपने आपको बहुत खुशनसीब समझा करता था जिसका कलाम दरे-मौला पर आवेज़ां कर दिया जाता था इस तरह अह्ले-मक्का में वह **'बेस्ट शायर ऑफ द ईयर'** के लक़ब से सरफ़राज़ किया जाता था और भरपूर दादो-तहसीन व इनामो-इकराम से भी नवाज़ा जाता था।

अरब में जब दीने-इस्लाम का ज़ुहूर हुआ तो इस फ़र्सूदा रस्मो-रिवाज को हमारे नबी-ए-करीम सल्ल. ने शिर्को-बिद्अत क़रार देते हुए इसे सिरे से ख़ारिज कर दिया लेकिन बहुत से शोअरा-ए-किराम का आज भी कहना है कि क़ुरआन मजीद जो अल्लाह की किताब है वह भी मंज़ूम है। जिस वक़्त नज़ूले-कुरआन का सिलसिला शुरू हुआ वह अय्यामे-जाहिलियत का ज़माना था और लोगों की ज़बान और दिलो-दिमाग़ पर शेरो-शायरी का ग़लबा था। चूंकि अह्ले-मक्का नस्र से ज्यादा नज़्म (शायरी) से रग़बत रखते थे मुम्किन है अल्लाह तआला ने उनकी दिलचस्पी और पसंदीदगी को बरक़रार रखने के लिए क़ुरआन पाक की आयाते-करीमा को मंज़ूम नाज़िल किया हो ताकि आसानी से उनके क़ल्ब में उतर जाए। वल्लाह आलम बिस्सवाब। मगर हक़ीक़त यह है कि चूंकि क़ुरआन मजीद जिसमें अल्लाह का कलाम है और जो फ़साहतो-बलाग़त का आल

इन्तेसाब

उस ख़ालिक़े-कायनात के नाम!
जिसने हमें अदम से वजूद बख़्श कर
अपने नाम व सिफ़ात से रूशनास कराया!
और इन नामों को पढ़ने वाले
उन तमाम हज़रात के नाम
जो अल्लाह के नामों से
अक़ीदत और मुहब्बत रखते हैं।

अल्लाह अगर मुल्के-अदम वाला है
हर इक का सहारा है करम वाला है
है आलमे - इसरार उसी के दम से
मालिक है इरम का वो हरम वाला है

इब्राहीम 'अश्क'

"Allah He Allah" by Ibrahim 'Ashk' Compliled by Maqbool 'Wajid'
Shairy Academy Bhopal. H-8, Police Radio Colony, Bhadbhada Road, Bhopal (M.P.) Mobile : 09425377323

नाम किताब	:	**अल्लाह ही अल्लाह**
तख़लीक़	:	इब्राहीम 'अश्क'
संकलन	:	मक़बूल 'वाजिद'
परामर्श	:	सुहैल ख़ान (ले. 'कमसारनामा')
सहयोग	:	हाफ़िज़ फ़ैय्याज़ अहमद बांदवी, ख़ालिद अमीर, हाजी नेसार ख़ान, 'अक्स' वारसी, 'ज़ख़्मी' ताजपुरी, 'अज़ीज़' ग़ाज़ीपुरी सरफ़राज़ अहमद 'आसी', सी.पी. 'सुमन' 'अहकम' ग़ाज़ीपुरी, कुंअर नसीम रज़ा
पृष्ठ संख्या	:	
मूल्य	:	फ़ी सबीलिल्लाह
संस्करण	:	प्रथम 2010 ई. 1000 प्रतियां
कम्पोजिंग	:	स्टार ग्रफिक्स, भोपाल मो. 09893857352
आवरण	:	वलीउल्लाह 'वली', भोपाल, मो. 09826359471
मुद्रक	:	शाईन ऑफसेट एण्ड प्रिंटर्स, भोपाल फोन : 4270458
प्रकाशक	:	'शेरी' अकादमी, भोपाल

-: मिलने का पता :-

✡ 'शेरी' अकादमी, भोपाल

एच-8, पुलिस रेडियो कॉलोनी, भदभदा रोड, भोपाल, मो. : 09425377323

✡ इब्राहीम 'अश्क'

सी-3, फ्लैट नं. 302, 'अल अंसार' मिल्लत नगर, अंधेरी (प.) मुम्बई, मो. 09820384921

✡ सुहैल ख़ान 'दारुल सुहैल'

हुसैनाबाद, दिलदार नगर, ग़ाज़ीपुर (उ.प्र.) मो. : 09450723189

✡ 'ज़ख़्मी' ताजपुरी 'बज़्मे-आसी'

दरगाह हज़रत शाह दिलदार अली, बरबरहना, ग़ाज़ीपुर (उ.प्र.) मो. : 09415890045

✡ सरफ़राज़ अहमद 'आसी' 'ख़ामोश अकादमी'

यूसुफ़पुर बाज़ार, मुहम्मदाबाद, ग़ाज़ीपुर (उ.प्र.) मो. 09335535060

✡ मदरसा अहसनुल-मदारिस

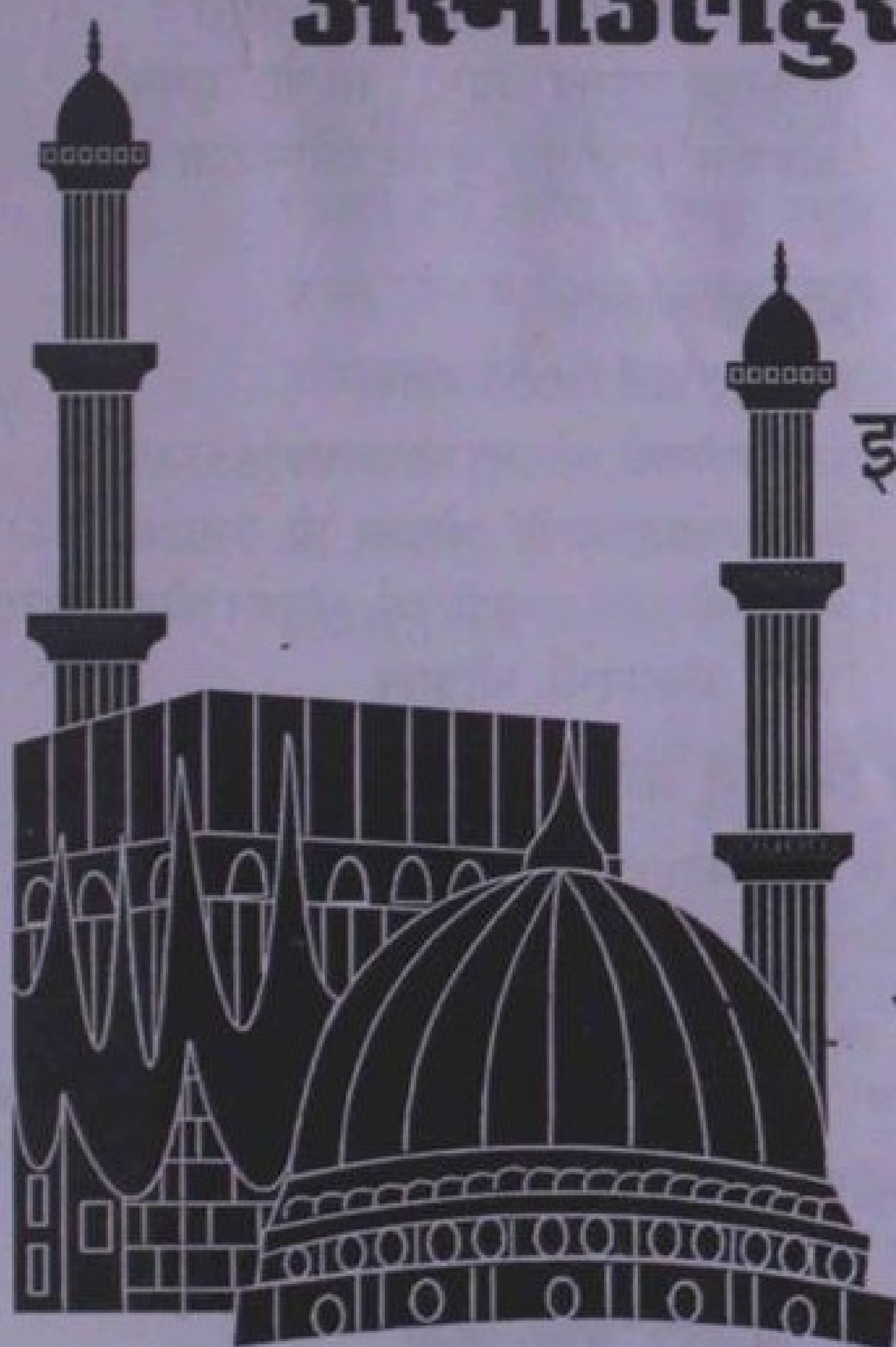
मस्जिद फ़ौजदारान, गिन्नौरी, भोपाल, मो. 09893750039

वलिल्लाहिल अस्माउल हुस्ना फ़दऊहु बिहा

"और अल्लाह के लिए अच्छे-अच्छे नाम हैं, सो तुम (हमेशा) उसको अच्छे नामों से पुकारो"
(सूरह एराफ़, पारा 9, आयत 180)

अल्लाह ही अल्लाह

अस्माउलहुस्ना



इब्राहीम 'अश्क'

संकलन

मक़बूल 'वाजिद'



'शेरी' अकादमी, भोपाल

'शेरी' अकादमी, भोपाल की अन्य पुस्तकें

प्रकाशित पुस्तकें

	पुस्तक	विधा	भाषा	मूल्य
1.	**ग़ाज़ीपुर का संक्षिप्त इतिहास एवं युग पुरुष** (मक़बूल 'वाजिद')	शोध-प्रबंध	हिन्दी	रु. 10
2.	**अफ़क़ार** (मक़बूल 'वाजिद')	निबंध-संग्रह	उर्दू	रु. 35
3.	**हस्ताक्षर** (मक़बूल 'वाजिद')	शायरी संकल	हिन्दी	रु. 15
4.	**ज़माने के लिए** ('मंज़र' भोपाल)	शायरी संकलन	उर्दू/हिन्दी/अंग्रेजी	रु. 20
5.	**अब शाम हो गई** ('रज़ा' रामपुरी)	शायरी संकलन	उर्दू	रु. 30
6.	**कारवां गुज़र गया** (मक़बूल 'वाजिद')	निबंध/ कहानी संग्रह	हिन्दी	रु. 10
7.	**इंसानियत का ख़ून** (मक़बूल 'वाजिद')	निबंध-संग्रह	हिन्दी	रु. 10
8.	**यादगार-ए-सिद्दीक़** (मक़बूल 'वाजिद')	जीवन वृतांत	हिन्दी	रु. 35
9.	**अलमास** (इब्राहीम 'अश्क')	ग़ज़ल-संग्रह	हिन्दी	रु. 25
10.	**मुलाक़ात** (सुहैल ख़ान)	जीवन वृतांत	हिन्दी	रु. 10
11.	**अल्लाह ही अल्लाह** (इब्राहीम 'अश्क')	शायरी संकलन	उर्दू, हिन्दी	फ़ी सबीलिल

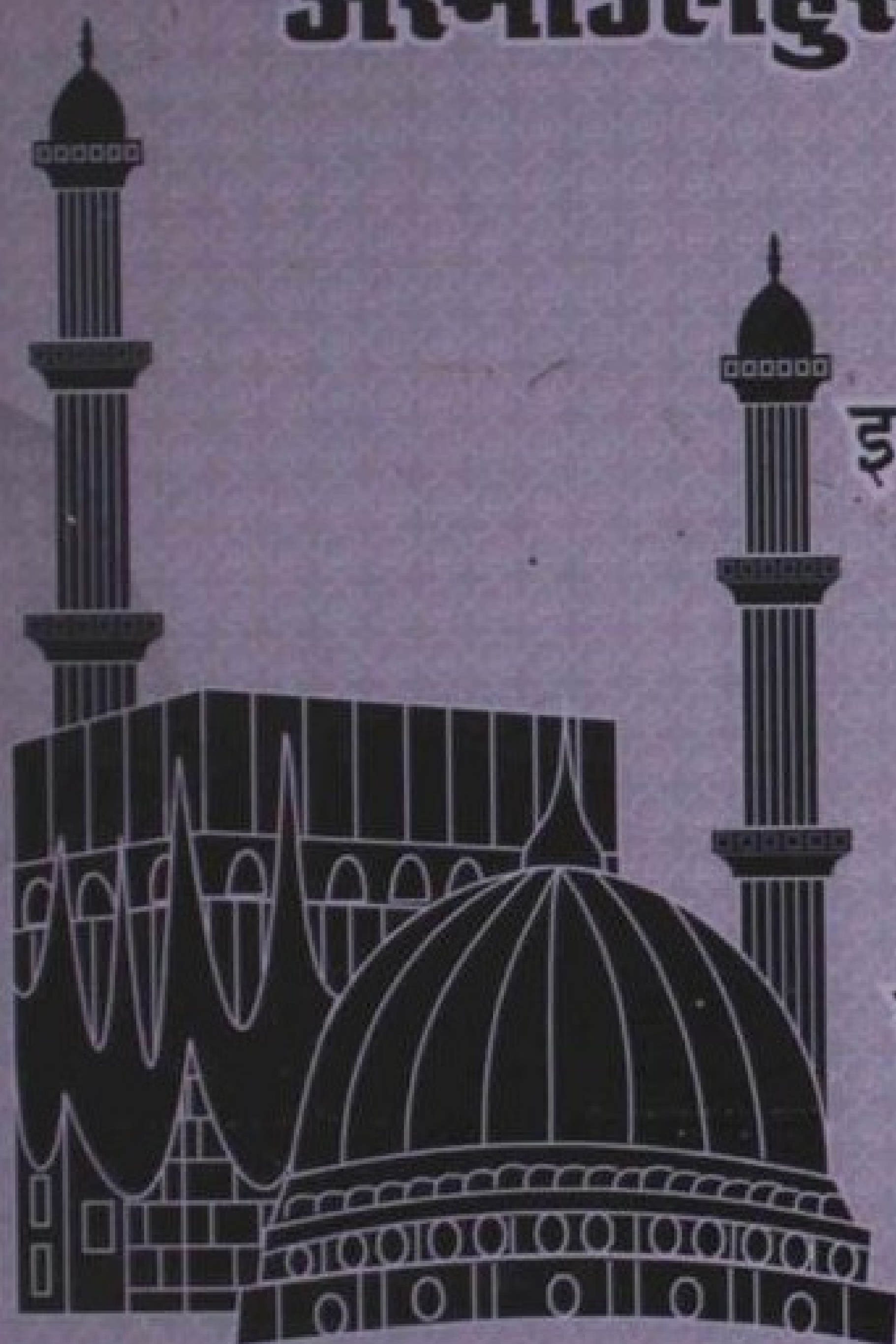
अप्रकाशित पुस्तकें

	पुस्तक	विधा	भाषा	मूल्य
1.	**ग़ाज़ीपुर की अहम शख़्सियात**	शोध-प्रबंध	उर्दू/हिन्दी/अंग्रेजी	रु. 50
2.	**चांद पर शबनम** ('ख़ामोश' ग़ाज़ीपुरी)	ग़ज़ल-संग्रह	हिन्दी	रु. 25
3.	**रेत पर शबनम** ('शेरी' भोपाली)	ग़ज़ल-संग्रह	हिन्दी	रु. 25
4.	**सफ़रनामा-ए-मिश्र** (मौ. ख़ालिद ग़ाज़ीपुरी)	यात्रा वृत्तांत	उर्दू	रु. 20
5.	**'शेरी' भोपाली हयातो-कारनामे** (मक़बूल 'वाजिद')	शोध-प्रबंध	उर्दू	रु. 35
6.	**मुझसे मिलो मैं 'क़ैसर' हूँ** (क़ैसर-उल-जाफ़री)	शायरी संकलन	उर्दू/हिन्दी/ अंग्रेजी	रु. 25
7.	**इब्राहीम 'अश्क' की रूबाईयां**	रूबाईयात	उर्दू	रु. 35
8.	**सुब्हे मशरिक़ की अज़ान** (चन्द्रभान 'ख़याल')	शायरी संकलन	हिन्दी	रु. 25
9.	**इंसानियत की पुकार** (मक़बूल 'वाजिद')	निबंध-संग्रह	हिन्दी	रु. 20
10.	**अफ़साना लिख रहा हूँ** (मक़बूल 'वाजिद')	कहानी-संग्रह	हिन्दी	रु. 20
11.	**युवा मार्ग-दर्शक** (सुहैल ख़ान)	निबंध-संग्रह	हिन्दी	रु. 10
12.	**'बर्फ की रेत पर' और 'ख़याले-शगुफ़्ता'** (सरफ़राज़ 'आसी')	ग़ज़ल-संग्रह	हिन्दी	रु. 10 प्रत्येक

वलिल्लाहिल अस्माउल हुस्ना फ़दऊहु बिहा

अल्लाह ही अल्लाह

अस्माउलहुस्ना



इब्राहीम 'अश्क'

संकलन

मक़बूल 'वाजिद'



'शेरी' अकादमी, भोपाल